

در کتاب مناسبات عامل ہو تو یہ جو عمدہ کتاب ۱۲۷۱ھ میں لکھی گئی ہے
 یہ ۲۴ ضائع ہو چکی ہیں لیکن بارہ ورق آخر کے ہمیں

تمنن الرحمة عند ذکر الصالحین

الحمد لله المنة

کہ درین ایام شایب و جناب حضرات فقیہ علیہ السلام و صاحب نقشبندی
 مجددی سجاد شیر خاں تھانہ زکوری لکھنؤ دیرہ ایل خاں



در مناقب قطب زمان غوث جہان حضرت پیر صاحب

فضل احمد مصوفی قدس سرہ کہ در ۱۲۳۱ھ جیل حق کریدہ

در مطبع فیض عام لاہور طبع کریدہ

صحت نامہ کتاب تحفۃ المرشد از صفحہ ۶۵ تا صفحہ ۱۱۱

صفحہ	سطر	تکلیف	صحیح
۶۵	۲	دور رکعت	دور رکعت
۶۵	۳	الی الیہم	ولا الی الصلیم
۶۹	۱۲	روس الجبر	روس الجبری
۶۹	۱۰	تقد	تقد تہ
۷۱	۱	و علی الصلوۃ	و علی آلہ الصلوۃ
۷۱	۱	ورلق	درحق
۷۵	۱۵	ادوینا دیا	ادوینا دیا
۷۲	۱۹	تام شد	تام شد
۷۳	۵	کہ مہرکہ	کہ بہرکہ
۷۳	۷	و بیل	و بیل
۷۳	۱۰	اول صدق	اول صد
۷۳	۱۸	ختم کبیر شد	ختم کبیر تمام شد
۷۵	۲۱	ما سمو	ما سمو
۷۷	۹	المحی	المحی
۷۸	۲۱	مستغنی	مستغنی
۷۷	۱	وانت	وانت کہ این ختم را
۷۹	۴	بزرگ گیرند	بزرگ میگردند
۸۰	۱۲	جمہ و روز	جمہ و شب و روز و شب و سنت یا امام دیگر صلوۃ
			بینا بر روح پر فتوح حضرت رسول مختار علیہ علی
			تہ صلوۃ و سلام الی دارالقرآن میفرستد و سوائے
			و عودا در ہر شب
۸۰	۱۳	شب	ہر شب
۸۳	۱	فضل	فضل
۸۳	۲	ومات	وفات
۸۵	۱	وقیات	جہات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۶	۱۹	تن روران	تن پروماں
۸۸	۳۱	عیان	روان
۹۰	۱۳	مرض	مرضتہ
۹۱	۲	وعدور	وعدور
۹۳	۱	خواستہ	خواستہ اند
۹۳	۱۰	ماشید باقی	شرائط ذکر جہر پیرا اند کہ دریں زمان مفسق و اند ۱۲
۹۴	۱۸	حال	حماں
۹۴	۲۰	افہ	فدا
۹۹	۱۳	دیران	دبران
۱۰۴	۱۸	تقل	قل
۱۰۵	۲۰	بحکم	بخلم
۱۰۵	۲	گردند	کردند
۱۰۵	۳	گرده	کرده
۱۰۶	۱	کگرت	کزتہ
۱۰۶	۱۹	خبر	ککی
۱۰۶	۱۶	گردم	دعا خیر
۱۰۶	۶	مقارت	کردم
۱۰۸	۲	مقارت	مقارنت
۱۰۸	۱۶	مادہا	از خاظم محوشہ ایشان قسم کردہ فرمودند (ایں عبارت نایب است روارا
۱۰۹	۱۶	المہ	المہ
۱۱۰	۵	کہ دروے	کہ دروے
۱۱۰	۱	دورماہین	دورماہین
۱۱۱	۱۲	ویکی چنداں ہیرم	ویکی چنداں ہیرم
۱۱۱	۱۱	کردم	کرده ام
۱۱۱	۲۰		

رتبہ بر بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا تعسرتم بالحسیر

حمد ثنائی بلا نہایت آن خداوند مبدی را کہ از بدایت صبح وجود تا نہایت رطل عدم ہرچ
ہست در قیاد شاهی اوست و شکر و سپاس بیغایت آن احد و ہدی را کہ از پیشگاہ عقل
تا پانگاہ طبع ہر کہ ہست در تحت تصرف ادا و رد و نواہی اوست فردی است کہ افراد صبح ادر
تحت فہم و ہم نیاید احدی است کہ احاد و فتمت شش در حد عقل و نقل و بگنہم جی است کہ حیوۃ جمیع
کائنات رشتہ از فیض رحمت اوست عالمی است کہ جملہ معلومات نقطہ از دائرہ علم اوست
قادری کہ جمیع مقدرات مقہور و مقصور قبضہ قدرت اوست مریدی است کہ مجموع مرادات
رقی از کتاب شیت اوست تمیمی است کہ اختلاف لغات و اصناف خطرات پیش از صماثر و بروز
اصوات سمعی شنوایی اوست بصیری است کہ حرکت مورچ صغری در تحت اثری منظر بینی
اوست مشکلی است کہ طوق اقبال ادا و رد و نواہی ادر گردن جمیع مخلوقات ارضین و سموات
طوفا و کرنا تہ سیر گواہی اوست گویانی است کہ بیک امر بیچون و بیچگون کن جمیع کلمات بلی است
واوہات و بی قصدت انات موجود شد نہ کہ لا ارادہ لقضائہ ولا معقب حکمہ لفعیل
اللہ ما فیما و بحکمہ مایرید مشغولی در ہمہ کار و در ہمہ حالت کارگر بی توسط است
اثر او ہر عدم کہ رسیدہ رخت با خطہ وجود کشیدہ و صلوات زاکیات و درود نامیات بران
صاحب لہائی اعظم و سید ملوک و سلاطین عرب و عجم و بہتر و بہتر اولاد ابوالبشر حضرت آدم اعنی
جناب حضرت محمد مصطفی و احمد مجتبی صلی اللہ تعالی علیہ و علی جمیع الانبیاء و المرسلین

وبارک و سلم و برآل و صاحب او که منار انوار ولایت و منار آثار هدایت اندر بیت ناطقه
 خوش سمر عاجز می شود و لا جرم آغاز کرد و زمزمه اختصار به آما بعد بگوید بنده مسکین نظام الدین
 بلخی مزاری بن میر محمد عزیز انصاری متولی بن قاضی میر محمد امین انصاری متولی بن حاجی
 الحرمین الشریفین میر محمد یعقوب انصاری متولی روضه حضرت علی مرتضوی کرم الله
 وجهه الحکیم این کتابست مسمی به تحقیقه المرشد در بیان مقامات و بعضی از احوال الطوار
 و اوضاع پیر بزرگوار و مرشد عالی مقدار قطب الطریق و غوث الحقیقه بدر الزمان و شمس الاولیاء
 معدن الخیرات و البرکات منبع المکارم و الحسنات الناطق بالحق و الصواب مثل جده الاثر
 عمر بن الخطاب هو الشیخ اکمل و اکمل و الصابر المتحمل و الشاکر المتحمل مجد الوقت و غوث الدهر
 العالم الثری و العارف البخیر جناب قطب العالمین و غوث الحقیقین و برهان المتأخرین الاخرین
 شیخ الاسلام و الشیخ بر شاد الانبیاء و المرسلین عنی سیدنا و شیعنا و قبلتنا و امامنا و مولانا
 حضرت شیخ فضل احمد معصومی المعروف و الموصوف به حضرت جناب صاحب قدس الله تعالی
 سره العزیز و بیان اولاد کبار و بعضی از خلفاء نامدار ایشان کثریم الله سبحانه بآید و انست که
 بار ما بخاطر فاطمه این کترین خادمان آن مخدومان خطور میکرد که بقدر وسع چیزی مدین باب
 بیان کرده شود تا مریدان و دوستان ایشانرا سبب تسلی خاطر گردد و فوراً خلق و هجوم عوام
 و اثر و حام خلق چند گاه این امر شریف و این سخن لطیف موقوف مانده بود و بعضی کل
 امر در حضور باوقاستها به تسلیف و تاخیر انجامیده درین ایام خسته فرجام و درین اوان
 سعادت انجام که سنه هزار و دو صد و چهل و ام از هجرت نبوی بود علی صاحبها الصلو
 و السلام که ناگاه و رود قدوم سمیت لزوم جناب عمده السالکین و زبدة الکاملین و قریه
 الحقیقین و اسوة المذقین بران الولایة المحمدیه حجة الشریعة المصطفویة المخدم الاکرم و
 الاعظم صاحب الجود و اکرم و جامع الکمال استمع الحسنة و مورد العذبات الالهیه و مبد العنايات
 الالهیه الغائص فی بحر المعرف و الحقولات و الموقوفات و الغائص فی دقایق التصوف

والتلق والالیت سیدنا مولانا محمد و سنا و مطاعنا الکریم ابن الکریم اغنی قطب برحق حضرت
شیخ فضل حق جو صاحب الملقب بحضرت میان اولیاء علی الله تعالی شأنه فی الکونین
وسلمهم الله تعالی سبحانه عن الافات والبلات فی الدارین والملوین کہ
ولدار شد و در بند و جانشین آنحضرت اندر رضی الله تعالی عنه وارضاه عنا کہ بجهت زیارت
حضرت خواجگان و وزرات بزرگان ماوراء النہر بموجب استدعا علی امیر الکبیر الاحمر الرحمان عالی
حضرت میر المومنین سید میر حمید سلطان خلد الملک و سلطانه کہ ملاقات شان اشتیاق تمام و صحبت
شان آرزو کمال و استند اشتیاق افتاد و بہ زیارت حضرت ختم الخلق و حضرات ام البلاء و بلخ یزید
شدند و دین انما بہ فقیر شفقت و امر فرمودند کہ این مقامات را کہ محل الہامات است و اما تمام افتادہ بنویس
و با تمام آن بقدر وسع امکان کبوش ہر چند این خضر نا کر وہ کار را یا زانی آن نبود کہ این خطیر
د باعث گرد و دین کار پس نظیر ناگزیر را بہ انصرام رسانید و لیکن بمضمون المامور معذور
بقدر وسع امکان پیے زیادت و نقصان آنچه از صحبت آنجناب مشاہدہ نمودہ بود و چیز را کہ از
تفات شنیدہ بردارم و در ظلم آورده انشاء الله تعالی تا وہ بستان را ذکر ایشان بہتر از باغ و
بوستان و در بیان را گفت و گوی آن عالیشان خوشتر ازین دان باشد و با لہ التوفیق بیت
سدا محمد کہ آن نقش کہ خاطر سنجاست آمد آخر پس پردہ تقدیر بیرون

باب اول در ذکر نسب شریف حضرت ایشان علیہ الرحمہ والرضوان

بدانکہ نام غیبہ فرجام طاوت انجام قطب عالم حضرت شیخ فضل احمد معصومی کہ لقب حضرت جو صاحب
القدس السعادی سرو الاقدس و در اہل حضرت شاہ میان غلام محمد است کہ ثانیاً بالہام ربانی و القا
معدنی و عنایہ بنیایت رسول کریم اشغفت و التفات بی نہایت پیغمبر عظیم اوصلی علیہ وسلم
خطاب فی فضل احمد یافتہ اند و باین آئم و تقب و در بیان انس و جان شہرت گرفتند بیت سزد
مرش نویسم تخلص را نقاب ۴ بہا ہتاب ۴ حاجت شب تجلی را ۴ و ایشان ولدار شد حضرت

کتاب فی فضائل حضرت جو صاحب

کتاب فی فضائل حضرت جو صاحب
کتاب فی فضائل حضرت جو صاحب

کتاب فی فضائل حضرت جو صاحب
کتاب فی فضائل حضرت جو صاحب

شیخ شهید اکبر عمدة الاولیٰین قدوة العارفين ابو داود حضرت شیخ نیاز احمد اندلس سرمد و ہوا بن
 قدوة المحققین وغوث السالکین حضرت میر صفراء بن سید العاشقین حضرت شیخ محمد فضل اللہ
 بن مال الحسناات النوادر حضرت شیخ عبدالقادر بن عارف الیقین حضرت شیخ محمد امین بن کاشف
 اسرار الخلاق حضرت شیخ شاہ عبدالرزاق کہ برادر کلان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت
 شیخ احمد سرہندی قدس سرہ اند و ہوا بن عارف بالمد احمد حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد بن قدوة
 الاولیٰین حضرت شیخ زین العابدین بن سراج السالکین و بہاج العابدین حضرت شیخ عبدالحی
 بن حضرت شیخ محمد بن شیخ الاسلام حضرت شیخ حبیب الدین عارف العالم الکمال حضرت شیخ امام
 رفیع الدین احمد بن شیخ الاسلام حضرت خواجہ نصیر الدین احمد بن قطب الاولیا حضرت خواجہ
 سلیمان بن حضرت خواجہ یوسف بن حضرت خواجہ اسحاق بن حضرت خواجہ عبدالقدار و قی بن
 حضرت خواجہ شعیب فاروقی بن امیر الامراء الخافقین حضرت خواجہ شہاب الدین احمد اللعوب بفتح
 شاد کالی بن حضرت خواجہ نصیر الدین بن حضرت خواجہ سلیمان بن حضرت خواجہ مسعود بن
 حضرت خواجہ عبدالواحد الاصفہر بن حضرت خواجہ عبدالواحد الاکبر بن حضرت خواجہ
 ابو الفتح بن حضرت خواجہ اسحاق بن حضرت خواجہ ابراہیم بن حضرت خواجہ ناصر بن حضرت
 عبدالمدین امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم جمیع بن خطاب بن فیصل
 بن عبدالعزیز بن ربیع بن عبداللہ بن قروطہ بن رواج بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب
 بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدکۃ بن ابیاس بن مضر بن نزار بن معد
 بن عدنان آباد و نست کہ حضرت ایشان علیہ الرحمۃ از طرف پدر فاروقی و از جانب مادر سید
 از انکہ والدہ حضرت خواجہ ناصر بن حضرت عبداللہ بن حضرت عربت امام حسن رضی اللہ عنہم انتہا
 طریقہ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما در وقت ولایت خود در بعضی از بلاد اسلام کی از دھقان
 امام حضرت مذکور را رضی اللہ عنہم گرفتہ بودند و عقد خود آوردہ بودند چنانکہ والد شریف ایشان
 حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہم ام کلثوم بنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا گرفتہ بودند

ابن شہید اکبر عمدة الاولیٰین
 بن عروہ الرضی امام
 محمد مسعود بن حضرت
 عبد القادر بن عارف
 بن مال الحسناات النوادر
 بن عارف بالمد احمد
 بن قدوة الاولیٰین
 بن سراج السالکین
 بن عارف العالم الکمال
 بن خطاب بن فیصل
 بن عبدالعزیز بن ربیع
 بن عبداللہ بن قروطہ
 بن رواج بن عدی بن کعب
 بن لوی بن غالب بن فہر
 بن مالک بن نضر بن کنانہ
 بن خزیمہ بن مدکۃ بن ابیاس
 بن مضر بن نزار بن معد
 بن عدنان آباد و نست کہ حضرت ایشان علیہ الرحمۃ از طرف پدر فاروقی و از جانب مادر سید از انکہ والدہ حضرت خواجہ ناصر بن حضرت عبداللہ بن حضرت عربت امام حسن رضی اللہ عنہم انتہا طریقہ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما در وقت ولایت خود در بعضی از بلاد اسلام کی از دھقان امام حضرت مذکور را رضی اللہ عنہم گرفتہ بودند و عقد خود آوردہ بودند چنانکہ والد شریف ایشان حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہم ام کلثوم بنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا گرفتہ بودند

یعنی ام کلثوم را
نیز کشتند

وزید نام فرزندی از ایشان تولد یافته و این زید را در کوفه بر علی کشتند و مادر زید ام کلثوم نیز
این خواجہ ناصر از جانب مادری سید حسنی میباشند رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ قصہ ابن چنانست کہ
حضرت فاروق رضی اللہ عنہ از نوکران مذکور اولاد بمن با ولاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریک
شوند ازین وجہ کہ از دختران حضرت علی کرم اللہ وجہہ کچھ نسبت کردند اما از اولاد نماند لهذا حضرت
عبداللہ ابن عمر از پیغمبر حضرت امام حسن را بگو و گرفته و از ایشان حضرت ناصر تولد شدند چنانچہ ابن
قصہ نسب را بقاوی آثار ثانی در بیان روایات اولاد حضرت عمرہ ثابت میکنند ان ثلث
فارجمع الیہا فی الفصل السادس عشر فی الوصیۃ لا ولاد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم و سئل الفقیہ ابو جعفر عن رجل اوصی لا ولاد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ابو قیس ابن یحیی کان الوصیۃ لا ولاد الحسن
والمحسین ولا تكون لغيرهما فالتمیث فیہل یدخلون فی هذه الوصیۃ قال
نصیب الی کل من یسب الی الحسن والمحسین وینظر بہما یدخل فی هذه الوصیۃ
لانہ کان للحسن بنت زوجت من ولد عمر رضی اللہ تعالی عنہ نقل من فتاوی
تاتارخانی فی کتاب الوصایا و نیز خویشی و نسبتہا پیوندی این حضرات عالیہ رجات با
مسادات عالیہ صفات بسیار شده است چہ در اسلامت و چہ در اخلاف جناب حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی قدس سرہ و والدہ ماجدہ حضرت جو صاحب علیہا الرضوان از نسأ عارفات و
صالحات و قاضیات بودہ اند رحمہما اللہ تعالی و وفات آن عقیقہ مخدرہ رحمہما اللہ تعالی در سال ہزار
و دویصد و چہار و ہزار ہجرت بودہ است و در مجلہ پشاور مد فون انہی بنت مشرف بمقام رضا حضرت
شاہ محمد رسالت قدوة العرفاء حضرت خواجہ محمد پارسا بن مروج الشریعت حضرت شیخ عبید اللہ بن
عروہ الدققی حضرت ایشان خواجہ محمد مصمم بن محمد و الف ثانی و امام الربانی و وفات الصمدانی
حضرت شیخ احمد سرہندی الفاروقی الشیب و الفی المذہب و القشیری الشرب بن حضرت
مخدوم عبداللہ بن قدوة الصلین حضرت شیخ زین العابدین المذکور الصدر قدس اللہ تعالی

یعنی حضرت جبریل علیہ السلام
اظہار آبار و اجداد
محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عنہما
تاریخ وفات آن عارف
و کتب و مودہ اند
وفات مجتہد

ارواحهم و نیز حضرت ایشان علیه الرحمۃ والرضوان می فرمودند که این فقیر فضل احمد بن بنت بنت
 بنت حجة الله حضرت خواجہ محمد نقشبند بن عروۃ الملقی حضرت شیخ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف
 ثانی قدس سرہ می باشد و نیز می فرمودند که این فقیر این بنت بنت عارف زکی حضرت شیخ محمد نقی
 بن بیل احمد حضرت شیخ عبد الاحد الملقب ببیان کل بن خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سمید بن حضرت
 مجدد الف ثانی قدس سرہ تعالیٰ اسرارهم می باشد و نیز فرمودند که جدا حضرت شیخ میر صفرا احمد قدس
 ابن بنت عروۃ الملقی حضرت شیخ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی اند رحمۃ اللہ علیہم امین و نیز
 می فرمودند که والد شریف من حضرت ابو داؤد نیاز احمد ابن بنت قدوۃ اہل الد حضرت شیخ محمد صنیعہ
 الملقب بقیوم زمان بن عروۃ الملقی حضرت شیخ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی اند قدس
 سرہ تعالیٰ ارواحهم +

باب دوم در ذکر سلسلہ پیران حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان

برای محقق قطب العالم حضرت شاہ فضل احمد معصومی رحمۃ اللہ علیہ در اول مرید پیر مادر خود قطب العالم حضرت
 شاہ محمد رسا قدس سرہ بوده اند در طریقہ نقشبندیہ و شب و روز در خدمت شان حاضر بودند و چنان
 آداب بجای می آوردند کہ در حضور شان نمی نشستند و بغیر التفات نمی کردند و آنچه کہ خدمت شان بود
 ہمہ بخود گرفته بودند مثل آب طهارت و غیرہ و نماز تنجد بہ ہمراہ ایشان آمدہ میگذارد و نماز عشاء را ثلث
 شب بجماعتہ ادا کردہ بخانہ میرفتہ و شب را بقیام و روز را بصیام میگذارد و با وجود کثرت سبب
 معیشت ظاہری ہمہ را ترک می نمود چنانچہ کہ از نسبت و چهار ہزار روپیہ و بیہ ہزار غریہ و رونی داشتند
 سوائی اسباب این تمامی را گذارستہ بہ صحبت مرشد اختیار کردند و بودند بارہا بطریق صالحہ شان و با جد
 کار عرض مینمود کہ ہر گاہ شما این قدر شوق و محبت حق تعالی داشتید پس مرا چرا کہ در عقد خود در آمدہ
 کہ ہر یک یکبار وقت نماز عبادت حق تعالی فارغ نمیشدید آخر الامر در آن صالحہ را چنان کشش
 فرمودند کہ او نیز تمامی اوقات خود را صرف در طاعت الہی مینمود و از آن مقالہ استخفا فرمود

میفرمودند که چنان غلبه محبت پیدا شدیم هرگاه ایشان لعاب دهن بهارک خود می انداختند میگفتم
 که به دهن خود بگیرم من بسیار بارها آرزو میکردم مامور میشدم علیها القیاس و بعد از وفات آن
 ذات بابرکات اخذ طریقہ قادریہ و حشیتیہ از خدمت حضرت شیخ عبدالمد بخاری الملک بہ حضرت میر
 صاحب گرفتند کہ از خلفاء حضرت بیل احمد ابن حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت خواجہ مجدد الف
 ثانی قدس سرہ بود و اند جناب مسنطاب حضرت ایشان قدس سرہ میفرمود کہ فقیر خدمت حضرت
 میر صاحب را ہم علیہ الرحمۃ بسیار کرده ام و این ہمہ برکات کہ یافته ام از اثر التفات و محبت ایشان
 است و جناب حضرت شاہ محمد رسا موصوف علیہ الرحمۃ مرید الدبیر بزرگوار خود حضرت خواجہ محمد پارسا
 بوده اند و ایشان از پدر بزرگوار خود حضرت شیخ عبید احمد و عم شریف خود حضرت خواجہ محمد نقشبند
 ثانی رخصت یافته اند و این ہر دو بزرگوار از پدر عالی تبار خود یعنی حضرت ایشان عروۃ الوثقی حضرت
 شیخ محمد معصوم رخصت یافته اند و ایشان از پدر بزرگوار خود حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ
 رخصت یافته اند و جناب حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان در طریقہ قادریہ و حشیتیہ و قادریہ
 و حشیتیہ ازین اکابر کہ موصوف شدند ممنون مجاز و مخلص شدہ بودند و ہر کدام ازین سہ طریقہ شریفہ
 را بہ یاران تعلیم میدادند اما طریقہ نقشبندیہ را بیشتر تعلیم میدادند و میفرمودند کہ درین فساد زمان و بعد
 عہد نبوت تعلیم این طریقہ علیہ او تعلیم طرق دیگر اولی و انسب است کہ التزام شریعت و متابعت
 سنت درین طریقہ از طرق دیگر بروجہ اتم و اکمل موجود است و معلوم است کہ ہر کہ متابعت بیشتر کمال
 کمال بیشتر و ہر کہ متابعت کمتر کمال کمتر و ہر کہ ایسج متابعت نی یح کمال فی جماعی احکام شریعت است
 چون شایع عام و بیرون مرد و از راه شریعت یک گام و ہر کس کہ سر از حکم شریعت پیچد و دزد بہ
 اہل معرفت نیست تمام و حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ و اول در طریقہ حشیتیہ شیخ بودہ
 اند و مرید حضرت شیخ رکن الدین غزنوی کہ در طریقہ حشیتیہ مخلص بودہ اند و این شیخ رکن الدین
 از پدر خود حضرت شیخ عبدالقدوس غزنوی مجاز و مخلص شدہ اند و ایشان از حضرت شیخ محمد
 بن شیخ عارف و ایشان از جد بزرگوار خود حضرت شیخ احمد بن شیخ عبدالحق و ایشان از حضرت

شیخ جلال الدین پانی پتی و ایشان از حضرت شیخ علاء الدین علی بن احمد صابر و ایشان از
 حضرت شیخ فرید الدین مسعود الملقب بکجج شکر و ایشان از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار او شکی
 الکاکلی الدہلوی و ایشان از حضرت خواجہ عیسیٰ بن حسن السجری الحشتی البغیری و ایشان از
 شیخ الاسلام حضرت خواجہ عثمان ماروئی و ایشان از حضرت حاجی شریف زندنی و ایشان از
 حضرت خواجہ قطب الدین موور و الحشتی و ایشان از حضرت شیخ الاسلام و الماویاء شیخ احمد
 جی الملقب بزنده فیل و ایشان از حضرت و الماویاء سید ناصر الدین ابو یوسف آجشتی و
 ایشان از حضرت شیخ ابو محمد ششتی و ایشان از حضرت شیخ ابواسحاق شامی و ایشان از حضرت
 شیخ علو دینوری و ایشان از حضرت شیخ بصری و ایشان از حضرت شیخ حذیفہ ربیع و
 ایشان از حضرت سلطان ابراهیم بن ادریس ثنی و ایشان از جلال المله و الدین حضرت خواجہ
 شیخ فضیل بن عیاض الکوفی و ایشان از حضرت شیخ عبدالواحد بن زید و ایشان از امام
 اتا عین حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و علیہم جمیع و ایشان از امیر المؤمنین و امام
 شیخ الشاہین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و ایشان از حضرت رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و امت و بارک و بکرم خصت یافته اند و بعد از آنکہ مجد و معجز و الف ثانی و امام الزبانی
 امینی حضرت احمد سرہندی قدس سرہ العزیز سلوک طریقہ عالیہ حشیتہ را بخدمت و المشریف خود
 با تمام رسانیدہ اند و مجاز و مخلص شدہ طریقہ انیقہ قادریہ را از جناب ملاذ الغریاء و قطب الفقراء
 حضرت شاہ اسکندر قدس سرہ اخذ نمودہ مجاز و مخلص شدہ اند باین طریقہ کہ ہر مونی اللہ و لیس
 خیرۃ القادس یتیمہ حضرت شاہ اسکندر و ہومن ید جددہ و شیخہ سید شاہ کمال
 کہتلی و ہومن ید شیخہ شاہ فضیل و ہومن ید شیخہ سید شاہ گدا
 رحمن ثانی و ہومن ید شیخہ شمس الدین الثانی العارف و ہومن
 ید شیخہ سید شاہ گدا رحمن کبیر اولی بن سید شاہ ابو الحسن و ہومن
 ید شیخہ سید شمس الدین الصحرانی و ہومن ید شیخہ سید عقیل و ہومن

من یذی شیخ سید بهاء الدین و هو من ید شیخ شیخ شاه عبد الرزاق و هو من ید
 المبارکة شیخ و ابیه حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر حیدر فی رضى
 الله تم عنه و عنهم اجمعین بر آنکه حضرت غوث الثقلین الاعظم رضى الله عنه را سلسله
 نسبت طریقت در طرف است یکی بر والد بزرگوار خود حضرت شیخ ابو صالح سید موسی الملقب بملکی
 دوست و ایشان از والد شریف خود رخص شده اند حضرت سید شیخ عبد الله و ایشان از والد
 ماجد خود حضرت سید محمد بن ابی ایشان از پدر بزرگوار خود حضرت سید داود و ایشان از پدر بزرگوار
 خود حضرت موسی و ایشان از پدر بزرگوار خود حضرت سید عبد الله و ایشان از پدر بزرگوار خود حضرت
 سید موسی چون و ایشان از پدر بزرگوار خود حضرت سید حسن شمشیری و ایشان از پدر بزرگوار عالی
 تبار خود حضرت امام حسن و ایشان از والد ماجد خود امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضى الله عنه
 و والده ماجده خود حضرت فاطمة الزهراء رضى الله عنها و حضرت امیر و حضرت زهرا علیهم السلام
 و التنا از بناب حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین علیه و علیهم الصلوات و التسلیمات محازو
 رخص شده اند و دیگر سلسله نسبت حضرت غوث الثقلین رضى الله عنه به حضرت شیخ ابراهیم
 مبارکسون علی المخزومی قدس سره میرسد با نظریه که حضرت غوث الاعظم قدس سره خود
 پوشیده رخص شده اند از دست حضرت شیخ ابراهیم مبارک بن علی المخزومی و ایشان از حضرت
 شیخ ابوالحسن بن محمد بن یوسف اقرشی و ایشان از حضرت شیخ ابوالفرج الطوسی و ایشان
 از حضرت شیخ ابوالفضل عبد الواحد بن عبد العزیز البیتمی و ایشان از دست حضرت ابوبکر الباقی
 و ایشان از دست قیصر است سید الطائفة حضرت شیخ ضحیه البهاری و ایشان از دست مبارک
 حضرت شیخ نوری الباقی و ایشان از دست مبارک حضرت شیخ معروف رضى الله عنه و
 عنده و ایشان از انتساب در تصرف در طرف است یکی به حضرت امام علی بن موسی الرضا رضى الله عنه
 تعالی عنه که نشان الله تعالی میبازین بیان خواهد یافت و دیگر حضرت امام داود طائی که ایشان از
 دست قیصر است حضرت سید حبیب بنی رخصت یافته فرق پوشیده و اند و ایشان از پدر

این کتاب در کتابخانه
 مجلس شورای اسلامی
 تهران ثبت شده است
 شماره ثبت: ۱۳۵۷
 تاریخ ثبت: ۱۳۵۷
 این کتاب در کتابخانه
 مجلس شورای اسلامی
 تهران ثبت شده است
 شماره ثبت: ۱۳۵۷
 تاریخ ثبت: ۱۳۵۷

مبارک امام التابعین حضرت شیخ حسن بصری و ایشان از دست مبارک حضرت شاه مردان علی
مرتضی کرم الله تعالی و جبهه الحزیم و ایشان از دست حق پرست مبارک حضرت پیغمبر صلی الله تعالی
علیه وآله وسلم رخصت یافته اند رضی الله تعالی عنہم اجمعین و بعد از آن که حضرت مجدد الف ثانی
قدس الله تعالی سر و بعد از چند گاه بار او زیارت حسین شریفین زاد هم الله تعالی
تشریفاً و تکریماً از بلده سرسند که وطن مولود و مالوف ایشان است به دلی رسیده مکتوبی فیروز
نام موصی قریب دلی به ملاقات و ارادت حضرت خواجہ محمد باقی نقشبندی احراری قدس سرہ
مشفوع شدہ از آن جناب علی خطاب اخذ نسبت شریفہ طریقہ سنۃ نقشبندیہ کہ نمک خوان مشایخ
است رحمہم اللہ نموده اند گنہ مرتبہ و صحبت با سعادت کثیر البرکت آن عالی حضرت رسیده اند و
از آثار انوار عنایت و ہدایہ ایشان با وجود اویسی بودن یافته اند آنچه یافته اند بہیت

کار نہ این گنبد گردان کند ہر چه کند بہت مردان کند
و این مردے تو بہ مروی گیسہ میرا گرفت در آن دم بیسہ
تا کہ شوی زندہ جاوید از ان با ہمہ گان قبلہ امید از ان

بدانکہ حضرت مجدد الف ثانی رحمت اللہ علیہ در طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجاز و مخلص و خلیفہ شدہ اند
از دست حق پرست حضرت خواجہ محمد باقی الدہلوی البیہقی السمرقندی قدس سرہ و ایشان از
دست مبارک حضرت مولانا خواجہ کنگی الکیشی و ایشان از دست مبارک الدین بزرگوار و حضرت مولانا
وردیش و ایشان از دست مبارک مال مایع خاں و حضرت مولانا محمد زبیر بخش داری و ایشان از دست مبارک شیخ بزرگوار و حضرت
نامہ اللہ اگر خواجہ عبید السہار شاشی ثم سمرقندی ایشان از دست مبارک حضرت امام مہام مولانا سید
چرخ فیضی ثم حصاری و ہون یہ المبارک خواجہ بزرگوار الحق و الدین محمد بن محمد نقشبند بخاری و
ایشان از دست مبارک حضرت سید امیر کلال بخاری و ایشان از دست مبارک حضرت خواجہ
بابا محمد سہاسی البخاری و ایشان از دست مبارک حضرت عزیزان خواجہ علی راہیمی بخاری ثم
خارزمی و ایشان از دست مبارک حضرت خواجہ محمود انجیر فتنوی البخاری و ایشان از دست

سے
خوای شدن از دست حق پرست
و این مردے تو بہ مروی گیسہ
تا کہ شوی زندہ جاوید از ان

سے
دست مبارک حضرت مولانا
برجانی صاحب تہذیب
شعبہ و ہر دو حضرت مولانا
علامہ الدین عطار است
و از خلیفہ حضرت خواجہ
بزرگوار نقشبند قدس سرہ
است کہ فی اشعار

Marfat.com

بواسطہ تسلیم تصرفات آن مقتدا بہ کلی بیرون آمد و بودی بسے از کمال و کمالان دیگر نیز تربیت
 و قبول یافتندی و بشرف صحت و سعادت خدمت ایشان رسیدندی و انوار علوم و معارف
 و احوال از ایشان اقتباس کردندی و نسبت انتساب ایشان در تصوف علم باطن مستند و حقاقت
 شدی و شیخ شہید محمد الدین بغدادی قدس اللہ تعالی روح اشارت باین معنی فرمودہ اند کہ
 در سند علم باطن ہر چند بواسطہ بیشتر اسانیدن عالی تریزیر کہ شایخ عظام قدس اللہ تعالی
 ارواحہم کہ مقتبس از انوار حقیقت انداز مشکوٰۃ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و لا غیر ہر چند
 انوار باطن ایشان را اجتماع بیشتر را در طالب بواسطہ آن روشن تر کہ نور علی نور ہست
 اللہ لنورہ من یشتاء و ازین جاء است کہ ہمہ شایخ را رحمہم اللہ تعالی اتفاق است کہ حضرت
 شایخ معروف کرخی را قدس سرہ کہ سلسلہ اکثر شایخ ایشان می پیوند و انتساب در علم باطن
 بدو طرف است یکی بہ حضرت امام دارو طائی است قدس سرہ کہ اورا نسبت درین معنی بہ
 حضرت شایخ حبیب عجمی است قدس سرہ و ما بہ حضرت امام ہمام شمس بصری است قدس سرہ
 و ایشان بلا واسطہ بہ امیر المومنین حضرت علی است کرم اللہ تعالی وجہہ و ایشان را بکبرتہ سالک
 پیار می اللہ علیہ و آلہ وسلم و دیگر حضرت شایخ معروف کرخی را رحمۃ اللہ تعالی انتساب درین
 علم بہ حضرت امام علی رضا بن حضرت امام موسی کاظم است رضی اللہ تعالی عنہما و ایشان را بہ پدر
 بزرگوار خود حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ و عنہم و طریقہ ایشان طریقہ اہل بیت
 است ابا عن جد رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین چنانچہ مشہور است سلسلہ
 ائمہ اہل بیت را رضی اللہ عنہم از علم ظاہر و علم باطن علماء و کبراہ است رضی اللہ عنہم بیانا لافترقا
 و نفاساتہا و تعظیما لشانہا و علوہا سلسلہ الذہب می نامند و حضرت شایخ
 ابوالحسن غرقانی را قدس سرہ انتساب در تصوف بہ سلطان العارفین حضرت شایخ ابویزید
 بسطامی است قدس سرہ و در بیت ایشان در سلوک از روحانیت حضرت شایخ ابویزید است و او
 شایخ ابوالحسن بغدادی زوفات شایخ ابویزید بہ رقی است و شایخ ابویزید انتساب در تصوف

چنانکہ این فقیر بارہا بمنعے از زبان مبارک حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان شنیدہ
است کہ خطاب بہ فضل احمد معصومی یافتہ بودند کہ ہم نسب ایشان بالیشان می پویند
و ہم سلسلہ ایشان بالجامہ اسجناب العجوبہ روزگار و بوقلمون وار و دیار بودند بیت
تو بعد از زہر کوچہ پروں سے آئی من بیک چشم کد این سر را بہت گیرم
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ و انعمۃ و سرمدیہ

باب در بیان

شرح احوال حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان

بطریق اجمال باید دانست کہ جناب حضرت جمیو صاحب قدس اللہ تعالیٰ سر و العزیز عالم بودند
بعلوم ظاہری و باطنی و از کبار شایخ روزگار و از عظام بزرگان نامدار و ہر و دیار بودند و از اول
تا آخر عمر شریف توفیق استقامت بر جادہ شریعت و متابعت سنت کہ بزرگترین کرامت پیش
محققان این طائفہ علیہم انست یافتہ بودند و درین کار کشیدہ اعتبارشان بعلیم داشتند
و هیچ کس را در باب استقامت بر جادہ شریعت و اتیان سنت و اجتناب از بدعت اگر چه حق
نماند مثل ایشان درین روزگار کہ اعتبار کسی ندیدہ است و در حقائق و دقائق و معارف
و ظرائف این طائفہ علیہ لاشل و ضرب لاشل بودند بیت

توئی کان نمک ما و شور بختان خدا این داد ما را و ترا آن
نیابت قوت گفتار کس نیست جمالت طاقت دیدار کس نیست
شمار موت در عالم گنج چہ جائے فہم و ہم آن نہ گنج

و اسجناب مستغنی الالقاب از آن بندگان در عالیجہ حضرت سبحان بودند کہ ہمیشہ ترس و
ہیبت و خوف و خشیت حضرت مدتیہ جل سلطانہ ایشان را خاموش گردانیدہ بودند و چون وقت

سے
منہ شاہد
لیکن بعضی علماء
از ادب حضرت
چنانکہ اسجناب
اکثر دعوت
الرضوان و در ہم
بزرگ دعا و ستودہ
و مدح

فنجی از تکلم و گفت گو باز مانده بودند با آنکه از قوام فصحا و از اعلام ملجا بودند و نطق به وسعانه
و به گفتار از و تعلی و تقدس و باندیشته بقای امان خود فنا و مضمحل و تسلاشی شده بودند و به
تیشته اندیشه ریش نهال نفس ظلم و ستم پیشه را از باغ دل مبارک برکنده بودند و بحق سبحانه و
تعالی حضور دائمی داشتند و آنس نبود در ایشان از اجزای او تعالی و در ایشان از خلق عظیم این بود
که هیچ محبت نبود جز اندیشه ذات او سبحانه و بجز فکر صفات بی جهات او تعالی و اعتماد
کلی با او بود تعالی و تقدس و از او را می طلبیدند و سخن از او گفتند سخن با او گفتند و با او می نمود و با او
می زیستند و با او از عالم رفتند

بچند دست به بیت سحر از جا خمیند
ای گل سوری عاشق بتو فردا خمیند
آفتاب را قدس سره اضطرابی بود بیگون و سکونی بود بی اضطراب نظری داشتند صحیح بے
موت بصر بینا و زبانی داشتند فصیح بینت زبان گویا و عیشته تمام و کمال و شوقی بی اندازه و زوال
قراستی صادق و رایت را نقد و کرامتی بحد استقامت و طاعت و سعادت بی منتها و نهایت داشتند
در باب دنیا و اصحاب و عناصرون متابعت نص مازاع البصر و ماطغی و در دیده بشار
و چشم بصیرت ایشان خوار و بی اعتبار بودند و آرد خاکستر در نظر حق بین ایشان برابر و یکسان
می نمودند و پادشاه و گدا و سلطان و دهرقان در دربار عالی تبار ایشان کم از هم و یک تفرقه
داشتند و آفتاب اشرف اهل محبت و ازال موت بدوستی حق تعالی بودند و خبرند آشتند که
در دنیا محبت و محبت بیت

بچند دست به نشیمن بود
آدمی هست و عالمی موجود
ستوکل کار الحین فما صنع الله و محرم اسرار و الامتداد لی الله وقت بودند کشفه صریح و الهام صحیح
و در دست کلام و در دست شاک و قوت باطن و استقامت ظاهر و معرفت در در معرفت و در ظهور و ظهور سر وین بیان
عین و دیده یقین دیده داشتند که هر یک را در نزد اهل رمز و معانی معانی علاحد است
بالجمله هر که اهر چه بود از غیر و سعادت و توفیق و استقامت و حال و مقام و رتبه و برگی ایشان

علاصفتی بیت
باز از جامی خود و از جامی
بچند دست به نشیمن
تو هست و وجود باشد
و گل سوری به زردی
با دست خود و خود با دست
بچند دست به نشیمن
و صلیک غایتی باشد
بچند دست به نشیمن
آن خند و غایتی
و حسن و کرمی
که سانی افکار و مصلحت
بچند دست به نشیمن
و در دست و در دست
فصلی حکم و بچند دست
و محمد حسن

را آن همه بکمال و تمام بود با وجود آن تشنه لب بودند و هل من مزید میگفتند اگر چه سخت
 دریا را در کشیده بودند لهذا استواصل الحزن و دائم الفکر و غم زده بودند بسمیت
 بهفت دریا در کشیده این نهنگ باز میگویی نخورم هیچ آب
 و اوقات شریف خود را مدام بوظائف طاعات و عبادات بی شائبه رسم و عادات معروف
 میداشتند و جز غنائم امور و در کارهای رخصت از رسم ال عادت نمی پرداختند و بر روایت
 قیل و فتوی خلاصه کار نمی بستند و همیشه در تحقیق مسائل دینی و غنائم کارهای یقینی بودند و
 صحبت خاص ایشان اکثر اوقات بلکه مدام از علماء کبار حاضر بودند و با ایشان از علوم و
 مباحثه دریان می انداختند و می شنیدند و شوق سندی شدند و خود نیز مناظره و گفت و گویا
 ایشان می نمودند و اظهار الثواب تقیّش میکردند و مرایشان را بجز حصول نیک و جات از
 راه علم و تقوی و زهد و عمل خیر فرصت کارهای دیگر برگزین بودند و الا بقدر ضرورت و حاجت و بار
 سبیل قلت و قدرت و شد و زت و سال مائی سال ریاضات و مجاہدات بجدولی نهایت
 کشیده بودند که طاقت درویشان وقت و بزرگان زمان نبود که عشرتشان باز کشند و
 آن کار کنند الا من شاء الله سبحانه و تعالی که عبارت از محافظت سایر امور و احوال است
 از امور مأموره بر بند و باطن تقوی که اشاره به نیت و اخلاص و مجاہد و محال و شایسته است
 در حق سالکان بار یافته این دو دمان در حق ایشان بعینه ادا یافته بود و تمام شد و دست
 نماز هیچ عبادت که کردی از سر صدق ضا جرات بر مودت است و بهت و بهت
 بیشک و بی ارباب انتخاب را از سایر اهل این باب خدا متعالی که کریم غائب است مقام اعلی
 و مرتب اعلی و دائم که درین روزگار اند و او را روزی اتفاق مردم اتفاق و نجات صنی است
 قطب علی الاطلاق و غوث الاستحقاق بودند و اهل مشرق و مغرب از ستم و ستم و ستم و ستم
 برخشان و بخلا تا حد کاشخه و قرقانه و ام و کج و کمال و قدر و قدرت تا حد کج و کمال و کج و کمال
 و صر و شام و مجاز و عراق و کج و کمال و کج و کمال و کج و کمال و کج و کمال و کج و کمال

این
 فیاض و حافظ در این
 نشان و بی و حافظ و غیر
 و غیر

راجع الاسلام و المسلمین میدانستند و محبت ایشان از طریق اکبر و انکار آنجناب راز هر ملاطفت و تم
 قائل می شمرند و از دعائی با برکات آن ذات ستوده صفات امیدوار و از غضب آن بزرگوار
 نامی ترسان و هر اسان بودند و آنجناب و الا خطاب حنفی مذموب و فاروقی النسب و نقشبندی الحسب
 و مجددی المنصب و معصومی القب و محمدی المشرع بودند و نیز سفینه بحر دیانت و سکنه اهل امانت و
 آبروی دین و ملت و بدرقه کرامات و آئینه مقامات و آفتاب جهان تاب عوالم ارضین و سماوات
 قلوب اهل ظل و صد و مال و قول و آرزای جمعیت و احباب عاقبت باذن حضرت محمدیت حل
 و علما بودند که حضرت حق سبحانه و تعالی از کرم عظیم و فضل و لطف بییم خود ایشان راز برای رفع
 خواطر پشیمان بر خلق خود از انس و جان ظاهر و آشکار گردانید و قبول عظیم و عظمت تمام
 قلوب سلیم اهل نفیس از خاص و عام فی الیالی و الایام نهاد و به مرتبه قطبیت کبری و توحشیت
 عظمی از درجه ولایت صغری به علما برود و به درجات و سطی مخصوص گردانید و باین صفت
 موصوف و باین اسم و سیم موسوم و مرسوم ساخت و جمیع طوائف مخصوصین مسلمین را از علما
 و فقهاء و فضلاء و کبرا و سلاطین و خوافین و امرا و خوانین اهل سائر مسلمین را از فقهاء و غربا
 و ذکروا نثی و اعلی و ادنی از اقطار ارض تا حد شمال از آفاق تا نفس اهل ماتحت این
 نه رواق باذن حضرت خلاق همه را توجیه و هدایت و تامل و توجع بجناب عرش تاب آن
 کثیر الاحباب داد و قلوب جمیع طوائف انام را از خواص و عوام فی الیالی و الایام سحر سلطان
 همیت و قهرمان عظمت آن ذات باکنت ساخت مضار قطب الوقت و سلطان
 الوجود و امام العابدین و حجة الصالحین و روح المعرفه و قلب المحقیقه
 و سائر الاسرار و خلعت الابرار و خلیفه الله فی ارضه و وارث کتابه و
 نائب رسول و الوجود العزت و النور الصرف و سلطان الطریق و اهل
 الطریقه و محبت و زمانه و عراونه الوثقی و کلمه العلیا و قیوم زمانه و معصوم
 دهره و آ وانه و حجة الحق علی الحق و السید و السند و الملک کل اولیای زمانه

این کتاب از کتب معتبره
 ایشان است که در
 کتب معتبره است
 و کمال سائنده است

و افضل القیام عصره و اقرا نه و صاحب القلین فی کل المکان و
بارز السلوین فی اهل الزمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن آباء العظام
و اعمہات الکرام الی یوم القیام

باب چهارم

در بیان بعض از بشارات که حضرت ایشان را علیہ الرحمۃ و الرضوا
از عالم غیب شدہ است و بشارتی کہ خود بہ دیگران دادند بہ
حضرت ایشان علیہ الرحمۃ و الرضوا می فرمودند کہ بہ فقیر وقتی الہام شد کہ یا فضل احمد
عفرت لك و لمن توصل بک بواسطۃ اولیغی واسطۃ الی یوم القیامۃ یعنی حضرت جو صاحب مذکور
مغفرت کردم مترادف آن کسانی را کہ متوصل شوند بتو بواسطہ یابی واسطہ تا روز قیامت می
گویند بذہ ضعیف کاتب حروف غنی المد عنہ کہ این سخن حق است و این بشارت بہ بزرگان
از ایشان بدگیران راست است المسمی اش چنان میشود کہ ہر کہ بتو متوصل شود باین طریقہ کہ
گفتار و کردار و احوال ترا کہ از روی علم و عمل و اخلاص تمام بجا آورد و بران باشد و بران از دنیا
رود و البتہ مغفورست کہ ان اللہ لا یطیع ابراہیم و کریم ان وعد اللہ
حقا و کریم رضی اللہ عنہم و رضوا عند ذالک لمن حشی ربہ و مانند آنہا
و لالت بر این قسم مغفرت دارد پس زعم کے کہ مجرود دخول و توصل طریقت دانستہ بود و بالکل
مغلوب الرجا و یا یمن خیال میکرد و اطل شد فافهم فانه ینفعک ان شاء اللہ تعالیٰ
بماء الیمین ربی مبہد اچنانچہ کہ این بشارت و الہام مجید بزرگوار جناب شان امام ربانی
مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہم شدہ بود چنانچہ کہ در رسالہ سبہ و معاد مرقوم فرمودند و ان

یعنی یمن از جناب
و عذاب حق تعالیٰ
۱۲

کیک فرسنگ راه تخمیناً باشند بالبدتر و در ثانی مرتبه چون بخار می آمد از تنگی تاشش قورغان تا
 باغات نو که نیم کرده راه بود یانی کیار ختم قرآن مجید کردم و در مرتبه سیوم و چهارم که از پشاور به
 بخارا آمد از تنگی تاشش قورغان تا باغات که نصف کرده باشد یکم هفده ختم قرآن کردم
 بحمد الله سبحانه و تعالی که بسط زمان و طی لسان این فقیر را روز به روز زیاد است و این یعنی
 مرادی را از کمال متابعت سید عالم صلی الله علیه و آله و سلم حاصل میشود و هرگاه که روح
 با قوت شود کارها بیک ساعت کرده شود که مردم در سالهای سال نتوانند کرد و لیکن مردمان این
 معنی را از ما قبول ندارند و هرگز باور نکنند بآنکه این مذکور و عمل کار است و کارهای دیگر پیش
 اند که نظریات این کارها فضول اند و از بحث خارج رانم حروف میگوید که این سخن طی لسان
 حضرت ایشان مردم چند بار تجربه هم کردند چنانچه که در میر غلام معصوم المشهور به میر جوی و اما در حلیه
 آنحضرت که ذکر ایشان در باب خلفاء است اله تعالی مذکور کرد و روزی در محفل بتقریبی بیان
 کرامات و خوارق عادات آنحضرت نمودند و در آنمیان بیان بسط زمان و طی لسان حضرت
 ایشان نیز به زیارت آوردند که حضرت ایشان بار حق سبحانه و طی لسان کرامات فرموده که در
 دو گانه کلمان هر روز بعد از نماز پیشین تا اول وقت عصر دوازده صد بار سوره سین مبارک
 میخوانند و روز جمعه پانزده صد بار شفعه در آن مجلس نشسته بود گفت که دیگر آنچه که در باره حضرت
 جیو صاحب بگویند قبول کنم اما این خواندن سورتیست قبول نکنم که این قدر در اینقدر حال
 است مگر آنکه بخندم من حضرت حبیب صاحب با و از بلند بخوانند من بشنوم و بشمارم بعد از آن
 تصدیق سخن شما خواهم نمود و اگر مجرد دعا باشد پس من هم دعا میکنم که من هر روز هزار بار
 ختم قرآن مجید میکنم میر جیو مذکور از سخن او ساکت شدند و آمده قصه برگزیده را بجناب حضرت
 جیو عرض نمودند و گفتند که دوباره آن شخص چشم خود دوچار نموده نمیتوانم مگر آنکه حضرت بخند
 آنکس با و از بلند بخواند که تا او بشنود و بشمارد جناب حضرت ازین سخن اعراض فرمودند چونکه
 میر جیو بسیار از کار آن شخص بیان نمود و فرمودند که این کار فقیر کرده شمارا با نکار ما چه عرض هر چند

جناب ازین سخن ابامی فرمودند میرجو الحاح زیاد می نمودند چونکه میرجو را بر حضرت ایشان حق
پیرزاده گی بود لا علاج قبول نمود و فرمودند که آنکس را بعد از نماز عصر بجا بیاوران در مسجد
حاضر سازید میرجو ازین معنی چون گل بشگفتند و آن شخص را بعد از نماز عصر بجا بیاوران که
زیاده از سه کس بود حاضر آوردند حضرت ایشان بیک کس از آن حلقه نشینان فرمودند
که تا تسبیح در دست گرفته درود شریف اللهم صل علی سید المخلوق محمد و آله و سلم
صد بار تا و از بلند بخواند خود حضرت به صوت بلند بفرموده سوره سیس مبارک مشغول شد و پناهی
که یاران همه می شنیدند و آن شخص منکر هم می شنید و شمار می نمود قاری درود شریف یک صد بار
درود شریف خواند جناب حضرت جیو صاحب یازده بار سوره سیس مبارک خوانده بودند که هیچ
تغیری در لفظ و اعراب و وقوف راه نیافته بود آن شخص منکر بشاگرد این کرامات از جناب
چون نمک می گذشت بعد از فراغ حضرت نادم گردیده تائب شد و از مردمان حلقه گوشان
گشت بیت

مشرق و مغرب بود یک گام او باوجان من مندا می نام او
و هم میفرمودند که طریقه فقیر درش شریعت است نه ماوراء آن و من فضلی ام نه کسیت و هم میفرمودند
که این فقیر بخود دین بارگاه نیامده است و حال آنکه پیرا کسان کسان آورده اند و او نه
است نه مرید بیت

من در باختر بسیار خود میروم از قضا او آن دو کند عنبرین میبرد کم کسان کسان
و هم میفرمودند که بر کمالاتی که متقدین را بعد از جماعت معطوعین حاصل شده است فقیر را بان
مخصوص گردانیده اند و هم میفرمودند که هر که این فقیر را گم کند یا هیچ چیز را نیابد و هر که این کمینه
را یافت همه چیز را یافت اگر چه فی الفور چیزی ندارد بیت

گر طلب کاری مشود و روز کمال از مجتهد بعدی و لیساً مرشد
و هم میفرمودند که مرید مقلد را چاشنی و بهر از مقام قرب و درجه تحقیق خواهد بود و مجرد داخل شدن

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
وآله الطيبين
الطاهرين
البراهین

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
وآله الطيبين
الطاهرين
البراهین

در طریقہ فقیر خالی از عنایتی نیست ۵

بهر ناقابل از صحبت نیکان مشو بهجور
شود سیاهی چون شود لاله بر ششم دور
و هم میفرمودند که هر که با مورات مائل نموده همه را به تمام و کمال اداء نماید از اکابر اولیاء شود و لیکن
درین روزگار مرید کم است و همه به نفس خود پیرایند و پیر دای پیر ندارند و هم میفرمودند که در طریقه فقیر
با وجود علم قلیل و عمل اندک کمالات بسیار بدست می آید و هر که مداومت باین طریقه بقیه نماید
علم لدنی حاصل آید و هم فرمودند که مرید در او دل نگیرد و او شغلی حال را من خصا من که بصدق
و کردار زن کو شد مرد و مقبول گردد و بطنه و بصلوات آید و شقی سعید گردد و انشا الله تعالی و هم میفرمود
که هر که راهی سخت پیش آید و یا مضطرب گردد و بکار خود در ماند و یا ظلم و گمراهی و گناه کاری لطالت
و غفلت و وسوسه شیطان ویرا فرو گیرد و باید که برابطه فقیر کو شد آن بلیه دفع گردد و کار او سبوی
بر آید معنی رابطه حفظ صورت پیر است در نظر و خیال و اگر فقیر باندیده باشد فرزندان و یا یکی
از خلفا فقیر پیوند و عقید و محکم بند و نیز این حکم دارد انشا الله مستحان و هم میفرمودند که من میبشر
شده ام که فردای یوم اشره مریدان من همه به شفاعت من اگر چه گناهکار و بیکار باشند بهشت
روند امید است که دود و وزخ را نه بنیند و نسوزند و اگر بوعده و ان منکسر الاواردها
بر آتش روید و آتش نسوزند چنانچه زبانیه و وزخ بر آتش می در آید و حال آنکه آتش از ایشان
ایشان از آتش خبر ندارند و به معنومن جها یا هو من فان نورک اطفاء فارسی است
شادمانی و آسالی عبور از مقام پرستور میکنند و هم می فرمودند که مرا بشارت داده اند که فردا
قیامت دوستان و غلمان خود را جمیعاً شفاعت کنم بلکه ملت مردم روزگار خود را از مسلمین و
مسلمات به شفاعت من وعده کرده اند که در بهشت درآیند باذن صالک یوم الدین
تعالی و تقدس و بصدقه حبیب و متابعت نبیه صلی الله تعالی علیه
و علی آله و سلم منقول است از ثقات کان منکام که حضرت ایشان علیه الرحمة والرضوان
درین خوردی درگاه وارد بودند شیرین بی نمازانی خورده اند و کفش بهشتی و دوزخی را

شریفہ حضرت ایشان علیہم الرحمۃ والرضوان - بدانکہ

عمل حضرت ایشان ماقدس سرہ ہر مہمہ و در کلی و جزئی بآیات باہرات و احادیث شریف
نبوی بود آنچه کہ در مقامات و کمات احوال و اقوال و نسبتہای حضرت امام ربانی و مجدد
ثانی و عروۃ الوثقی حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نوشتہ بود کل و تمام عمر حضرت
ایشان ماقدس سرہمان احوال و نسبت بلکہ از انہا زیادہ داشت زیرا کہ نسبتہا و فیض کہ در زمان
حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی کہ بودہ اند در وقت حضرت خواجہ بزرگ بہا و الدین نقشبند
از آن زیادہ شد و بعد از آن در وقت حضرت خواجہ عبید المدا از آن زیادہ شدند و بعد از آن
در وقت وزمان حضرت مجدد الف ثانی و حضرت ایشان صد چندان از آن زیادہ شدند این
تا وقت حضرت ایشان ماقدس سرہم العلیہ زیادتی نسبت بتلاحق افکار و تالیفات الطارست
لیکن چہ دین کم و بیش از احوال و اطوار آنحضرت نوشتہ می آید تا مخلصان از آن بہرہ و مریدان
را از آن فائدہ برسد باید دانست کہ عاوت با عاوت حضرت ایشان چنان بود کہ در ستاو
صیف قبل از نصف الیل بر می خواستند و آیات مسنونہ آنوقت مثل ان فی خلق السموات
والارض الخ و احادیث ماثورہ آن زمان مثل الحمد لله الذی احیانا بعد
ما اماتنا الیہ البعث والنشور و عینی ہم خواندہ بہ تہیہ و ضوے پر و ختمند بول
کر وہ استبرأ فرمودہ و ضویرا مستقبل القبلة بار عایت کسن و آداب و سجات بجا آورده بہ نماز تہجد
مشغول میشدند و در وقت وضو چار و ر و مال کلان و در گرون مبارکے بستند برای احتیاط
تا آب و قطرات از عضوہا بر جا رہنچکند کہ در آب مستعمل فقہاء را اختلاف است ہر چند کہ در وقت
طہارت چنان ہر عضو را میمالیدند کہ گویا خشک میکردند و نماز تہجد آنحضرت مع تہیہ وضو و وازو
رکعت میبود و گمانہ اول مخفف ادا میفرمودند و در آن قرائت قلبا و قل ہوا میبود و در باقی
سورۃ پس میخواندند تا کہ صلوۃ تسبیح در وقت سحر گاہ بمع صلوۃ الصبح میخواندند اگر شب تا تابستان

مراد فیض احوال است

میبود بعد از ادای نماز تہجد براقبہ مشغول میشدند و یا کہ امام خلص اصحاب در الوقت حاضر میبودند و تہجد
 آنها میسر و آهسته و اگر شب زمستان میبودند بدو گانہ کلان مشغول میشدند تا صبح صادق
 و گاہ قبل از صبح فارغ میکردند خود را و اندکے بر همان محلے دست زیر سر کردند و چشم می
 پوشیدند و خواب میکردند تا بتجدد بین النومین واقع شود و گاہی بتجدید وضو فرموده و گاہی بہا
 وضو تہجد سنت فجر را در خانہ اداء فرموده روانہ مسجد میشدند اصحاب و یاران کہ برای ایشان
 بر سر دروازہ آمدہ می نشستند ہمراہ میشدند و کسیکہ در راه سلام میداد جواب آنها میدادند و مجرد
 دخول آنحضرت مسجد چون ہمہ یاران حاضر و منتظر نشسته میبودند مؤذن اقامت سبکیت
 بنفس نفیس خود امام میشدند و قراءت طوال مفصل بتبریل اداء میفرمودند و تبریل را معنی ادا
 حروف و رعایت وقوف ملاحظہ میفرمودند چون آنحضرت در اداء قراءت و شنوایدن سجدت
 میشدند تقربان ہمہ در گریہ میشدند چنان قرآن مجید میخواندند آہستہ آہستہ و نرم نرم اگر کسی
 میخواست کہ حروف را بشمارد نمیتوانست و اگر چه امی و ناخواندہ میبود معنی و مضمون آنرا میدانست
 چون سن شریف آنحضرت از ستین تجاوز شدہ بودند و اسنان مبارک خصوصاً علیا افتادند
 از برای احتیاط شاید کہ در اداء حرفی از حروف نقصان پذیرد یکی از حضرت مخدوم زادگان
 کہ در سن کبیر میبود و ہر ہمہ عالم و حافظ و قاری بودند امام میفرمودند و در عدم حضور ایشان
 یکی از خلفا کہ عالم و عال میبود امام میفرمودند بعد از ادائی صلوٰۃ استغفار و یکبار اللہم
 انت السلام خواندہ ہر یک شصت شصت مرتبہ خواندہ در ہمان مکان نشسته کلمہ توحید
 لا ایلہ الا انت ارجو من النار واللہم ادخلنی و زوجنی محجور عین
 مستوجبہ قوم معیشہ دعا میخواندند و در دعاء بسیار دعا میخواندند و تطویل میکردند خاص بوقت نماز
 اثر اجابت و قبولیت را انتظار میفرمودند بعد از فراغ دعاء کلمہ سبحان اللہ و الحمد للہ
 واللہ اکبر ہر یک سی و شہ بار و آخر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
 ولد الحمد بیدہ الحین عجیب و عیت و ہر علو کل شئی قدیر یاران ہر جدا جدا
 این بیان از ہنرمندان

سلام میدادند و جواب همه را خود اداء میفرمودند باز در میانها مسجد یاران و مریدان مراقبه می فرمودند
تا بر آمدن آفتاب عالم کتاب بقدر دوستی و عجز و قاری خوش الحان و مقرر فصیح اللسان
قرآن مجید میخواندند بقدر دوری یا بلع یا روزه و دعای فرمودند نماز اشراق بمع یاران مشغول
میشدند نماز اشراق را چهار رکعت اداء میفرمودند و در رکعت نیت اشراق و قرائت آن سوره
یس میبود و دو گانه ثانی بنیت استخاره و قرائت آن مخفف میفرمودند مثل دو گانه اول
پنج قرات آن میبود و در حلقه آنحضرت یاران و مریدان در پیشاو بعضی از ایشان بخارا شریف بآیات
و گاهی بالوف میبودند اما این الوف در روزهای اول که به بخارا شریف داخل میشدند بعد از
فراغ اشراق یاران و طرفه دست مالمسته استاده میشدند و سلام میدادند و آنحضرت بمع
فرزندان و خلفاء کبار و میان گذشته و جواب سلام همه را داده و خل چله خانه خود بمع فرزندان
و غیره صاحبزادگان و خالص خلفاء و باقی یاران بر در چله خانه و طرفه صفها بسته می نشستند و
آنحضرت بتوجه آنها مشغول میشدند و بهر یک خاص توجه عنایت میفرمودند و بعضیها و نسبت
مشرف میساختند و در اثناء توجه ادعیه مأثوره و غیره ادا و هم میخواندند حضرات مخدوم زادگان و
صاحبزادگان و خلفاء را توجه بوار و نوبت نبود و دیگر یاران که بر سر دروازه چله خانه
میبودند بنوبت و بوار میبود و چون کثرت اهل توجه میبودند مخدوم زادگان کلان بعد از گرفتن
توجه خود و مادر و دیگر چله خانه مانده بسته به یاران توجه میشدند و مشخص از اعیان و خواجها و زادگان
بخارا شریف منصور خواجها نام باین خدمت مقرر بود که بر در چله خانه می نشست و دو نفر را
یکی ازین صف دومی را ازین صف به ترتیب میگذاشت تا رفته رفته بچیز و چون بیرون
میشدند و نفره میگذشت و چون بیکس نمی ماند و همه خلاص میشدند و فرمودند و درون
شده توجه می گرفت علامت فارغ و خلاص از درون شدن خواجها و کورس هر چند که از امر او علما
و انعیان و خواجها و زادگان میبودند و عذر خواج در س گوئی بیان اظهار میدادند منصور خواج
میگذاشت که سینه حضرت امیر المومنین سلطان امیر حمید رغازی خلد الله علیه و سلطانه را عادت

انما از نماز غیره را خوانده شانه به ریش مبارک میفرمودند مومانی که از ریش مبارک جدا میشدند جدا
 در خط مخلصان نگاه میکردند بعد از جمع هر کس آن مومنی مبارک را برای تبرک میکرد فتنه دور
 حاشی از آنها مدو استعانت میخواستند چنانچه که از آن مومانی تبرک که حال نزد مخلصان می
 بودند و در روز ما تبرک مخلصان و غیره برای زیارت می برارند و نشان میدهند مجروحان
 وضوء تحت الوضوء را در همان مکان بلا توقف و محن در میان ناکرده میخواندند بعد ستار
 مبارک از سر فرو آورده چنانچه که بسته میبودند همان طریقه پنج پنج را جدا جدا می کشادند
 باز چین چین کرده استقبال قبله شده می بستند و گاه گاه بمیر جیو یعنی میر غلام معصوم بستن
 می فرمودند و در وقت بستن در دو مبارک و سورة و الضحی میخواندند بعد و عصارا به دست
 گرفته روانه مسجد مبارک بعد یاران که بر سر دروازه آمده بر اوقات انتظار بمیر معبر و نذر روانه
 می شدند در وقت خروج از خانه پاسبان را بیرون کرده و در وقت دخول خانه و مسجد
 با دراست را اندرون کرده و ادعیه سنونه آن وقت را خوانده توبه مسجد مشغول میشدند بعد
 چهار رکعت سنت فی الزوال را خوانده گاه به قرائت خفیف یعنی به چهار قل و گاهی بقراءت
 طویل یعنی بسورت بس چهار رکعت سنت قبل ظهر را میخواندند بعد بمیر تجیری میگفت بعد خود
 بنفس نفیس خود امام شده یا یکی از مخدوم زاده های کبار را پیش کرده قراءت آنرا
 بطول مفصل اداء میفرمودند بعد مجروحان از فرائض اللهم انت السلام الخ
 خوانده دو سه بار که استغوا الله خوانده اشتغال بسنت تم میکردند بعد چهار رکعت دیگر میخواندند
 بعد و در کعبه میگردیدند حفظ الایمان می خواندند که در فصل اول این دو
 رکعت آمده سهر که این دو رکعت را بعد النهم به این نیت خوانده
 باشد او را بمسلیمای او را خواهند بخشید بعد روبرو قبله دعا کرده دست برداشته
 و کلمات سبحان الله و الحمد لله و ابد اکبر راسی سه بار خوانده متوجه قدم میشدند حافظ و قاری سورة
 اما قنار میخواندند عالمی و فاضلها قراءت کدانی از کتاب فقه فارسی که مسائل واضح و بهمان

من
 استعانت خوستن
 به تبرکات
 فایده من
 چنانچه که بمیر جیو
 ایشان یعنی حضرت
 علم محمد رضا و قاضی
 بیاید تبرکات حضرت
 موجود و در مدفن
 ایشان مبارک و مومانی
 و دندان مبارک و مبارک
 مبارک و مبارک
 حضرت ایشان چنان
 موجودند
 محمد حسین

محمد حسین
 بیرون خطا شده
 می آورده که با حضرت
 محمد حسین

بیان داشته برای شنوایان یاران میخوانند بعد مکتوبات شریف جناب امام ربانی مجدد
 الصلواتی حضرت شیخ احمد سرمندی را میخوانند بعد از فراغ دعا خوانده برمی خواستند باز
 یاران صفهاست دو طرفه استاده میشدند حضرت ایشان از میانه می گذشتند باز به چله خانه
 در بجا داشتند و در پشاور اگر تابستان میبود در ته خانه اشنی زیر زمینی که برای خود ساخته
 بودند برای سفر طابستان پشاور داخل میشدند و اگر زمستان میبود در حجره همان خانه درآمد
 به دو گانه کلان مشغول میشدند تا به عصر و بر درهای محله در وقت نماز سابق قبل مسجد جامع
 بعد اصحاب تشریف میفرمودند و تا آخر نماز سبب ضعف بدن و مرض ترک فرموده بودند و
 وجه ترک دیگر هم بود که در مسجد جامع پشاور پنج و شش و شصت سوال فقراء و قیل و قال
 و خطی رقاب عوام و خواص میکردند و نیز طالب علمان مذاکره و قیام و اله در حقیقت مجاوله و
 مبارزه بل مصاربه و محاربه میخواندند و بهر بنام والا غزل خانی ثانی افغانه و دست و پا
 کوبی و رقص و لغز و غیره کارهای نامشروع میکردند و نیز خطیب جامع علم داشت و نماز ترک
 کرد و مات بل زیاده ازان میشد و در بنار شریف خالقا حضرت ایشان از اندرون و بیرون
 کلان و وسیع نیز مسجد جامع پشاور بود و تمام ایشان قدس سره الغرض بعد از فراغ دو گانه
 کلان هر کسی که در آنجا از فرزندان و غیره نیازمندان حاضران میبودند و میکنایند از باز
 بخانه منیع آستانه تشریف فرموده و تلاوت حضرت قرآن مجید با وجود حفظ دیده میفرمودند
 که این ثواب روبرت جدا شود باز به همان وضوء نظر اکثر و همیشه و اگر گاهی حاجت میشد نماز و وضوء
 فرموده و گاهی تخته الموضوء او فرموده روانه مسجد شریف میشدند و ادب قول مسجد را بجا آورده جواب سلام یا ملک یا و
 گاهی تخته مسجد مشغول میشدند بعد چهار رکعت سنت عصر را میفرمودند و ثنوی اقامت میکرد
 بعد نماز را بهمان نحو با وسط مفصل ادا میفرمودند بعد رکوع با قیوم کرده دست برداشته
 دعا میفرمودند و باز راقبه در همان مکان نشسته بود یا آن بجز میفرمودند و بجز قیامی فرموده و گاهی گاهی
 حاضر میکرد و قطار میفرمودند یا آب در گرمای تابان و خطبه میفرمودند و ثنوی اذان سکینت بعد فراغ از میسر

حضرت شیخ احمد سرمندی
 خوانده بر می خوانند
 که شنوایان
 فقه و صوفی
 وقت بجز آن بوده
 که کس را طلب علم
 که فتنه است بجا نشود
 و بعضی این دو فن از
 جهت سخت تشنگی مردم
 بجز فتنه سالی آن
 میبود

ع
 بکنای از مسجد جامع خود
 می خوانند و در مسجد
 حافظ از صاحب را
 حافظ از خود
 که عالم بود و نیز خود
 بزرگی و عظمت میکردند
 پیشتر حضرت حافظ
 خطبه و خطبه العوام بود
 بزرگی و عظمت خود
 طلب میفرمودند
 میبود

فرو آمده اقامت میکرد باز شروع در نماز خود یا به فرزندان اقامت کرده بعد از فراغ فرض زود
 نسبت بلافاصله استاده میشدند و نیز الکسی گاه بعد از سنت و گاه پیش از سنت میخواندند
 بعد از فراغ سنت در همان مکان و همچون بهیت ده بار کلمه لا اله الا الله و حده
 لا شریک له الحمد و معیت و معیت بار کلمات اللهم ادخلنی الجنة واللهم اجر فی من
 النار را خوانده دعا دست برداشته مستقبل قبله می فرمودند و باز به نوافل او امین غیره
 مشغول میشدند بعد از فراغ نوافل و خواندن او عیبه مألوفه آن وقت اگر در پشاور
 میبودند آنک ناسته آنچه روزی برای رل و عیال نچته میشد کمتر نگاه میداشتند از آن
 افطار میفرمودند و در سجده و باز به و گانه کلان مشغول میشدند و اگر در بخارا شریف تشریف
 میداشتند بعد از فراغ نوافل مغرب بهمان خانه تشریف آورده طعام را با یاران و صحاب
 خاص تناول میفرمودند و باز به نوافل و غیره او را داشتند سیکر وند امیر المومنین سید امیر
 حیدر سلطان چنین عرض و مقرر کرده بودند که آنچه تبرک سر قوط و آتش حضرت ایشان باشد
 هر روز بار سیده باشد شام به شام آنحضرت عرض و التماس ایشان را مقرون با حاجت فرمود
 هر روز بدست یکی از یاران خود میفرستادند هر چه که خود تناول میفرمودند از قسم طعام هندوستان
 یا ترکستان آنچه که نچته میشد بدون تکلف حضرت امیر بخادم جناب ایشان هر روز پنج اشرفی
 طلا میدادند روز دویم به خادم دویم روز سیوم بصوفی سویم اینچنین بوار هر که را میخواستند
 تبرک فرستادند باز صوفیان در میان خود مابور غلو کردند سه اشرفی شد حضرت ایشان
 چون جنجال صوفیان دیدند خادم خود را موقوف نموده باسید جواب فرستادند که کمجا از
 ملازمان سرکار مقرر کنید که تبرک می برده باشد چنین کردند عادت بادشاهان خراسان
 چنان بود که برای زیارت و توجه گرفتن بعد از شام به خدمت حضرت ایشان می آمدند
 و روزی از برای حشمت و جاه خود ما شرم میداشتند که بنجانه کس برعد و شها غیر بر خانه خود ما
 جاء غیر وند شل شاه محمود و شاه زمان و شاه شجاع الملک شاه ایوب و شاه سلطان علی و شاه

جهان در سپهران تیمور شاه در آن و شاه کامران پسر محمود شاه دو گنج شایه را و آنچه که
 باو شامان ترکستان بودند روزانه برای اخذ توجہ می آمدند مثل امیر معصوم شاه مراوغازی و
 سعید امیر المومنین امیر حمید سلطان الغرض بعد از فراغ اظفار و توجہات بہمان وضو
 و گاہی تجدید وضو فرمودہ روانہ خانقاہ میشدند بہ مسجد و دخول یاران صحفہا بہ استاذہ می
 شدند و ہمہ سلامہا میدادند جواب سلام ہمہ را وادہ چہار رکعت سنت عشاء را وادہ فرمودہ مؤذن
 اقامت میگفت باز خود با یکے مخدوم زاوہ مارا امام فرمودہ قراءت آنرا و اساطیر فصل
 خواندند بعد از آن فراغ شدہ بار استغفار خواندہ و کلمہ اللہ انت السلام الحمد را خواندہ آیہ
 الکسی را گاہ پیش و گاہ پس از سنت خواندہ قیام الیل را چہار رکعت میخواندند بسورہ کلان
 سورہ حم سجده و سورہ دخان و سورہ ملک و سورہ مزمل بعد کہ تسبیحات را ہر یک سی و دو
 بار خواندہ و آخر لا الہ الا اللہ و حمدہ ان لم یزور و قبلہ دست برداشتہ دعاء میفرمودند بعد از ادای
 دعا و بطرف قوم میفرمودند و قاری از ہر جا یک رکوع قرآن مجید میخواندند و دعا خواندہ درون
 خانہ فیض استنانہ میشدند و یاران ہمہ بہ ہمراہ می آمدند و آنحضرت بر سر دروازہ استاذہ
 میشدند و یاران ہر یک جدا جدا سلام میدادند و از پیش رو مبارک آنحضرت میگذاشتند چون
 فارغ از سلام میشدند آنحضرت چند حروف سخن از تصوف و حکایت بزرگان و وعظ و نصیحت
 بہ یاران فرمودہ و درخواست قیام آخر سلام و دعا وادہ درون حرم سرای میشدند فرزندان
 و صاحبزادہ های قوم و بعضی خلص اصحاب و بعضی خدام تا اندرون دروازہ خاصان ہر
 یک فرقتند باز قری بہرہا آنہا استاذہ شدہ و اگر کدام امر و حاجت میبود بآنها فرمودہ باز سلام
 دیگر وادہ داخل حرم مبارک میشدند بہ مجر و دخول آنحضرت حضرات مستورات ہر ہمہ دست بہتہ
 استاذہ میشدند و سلام اورا آنحضرت میدادند و باز آنہا اگر بشہاء رستان میبود و کجرات
 مستورات از انخت و نہات و غیرہ غلصات توجہات میفرمودند و رستان رہزینہ توجہات
 میفرمودند بعد از فراغ توجہات فوافل پیش از رسیدن سال مبارک متین استاذہ

این
 چنانچہ شیخ امام محمد رضا
 صاحب بلد تہران
 سکونت اندوخت
 در روزہ می رفتند
 حسین

و بعد از شصت سال سن مبارک رسیدن نشسته میخوانند اما بسیار میخوانند و شب روز پا رکعت میرسد و در همین وقت بسیار میخوانند بعد طعام حاضر می آورند قدری طعام تناول فرموده بعد اهل و عیال آزار نیست صوم میفرمودند خوراک بسیار اندک بود بعد از بلوغ صوم آنست یاز فرمودند عمر مبارک بهشتاد و سه رسید بهشتاد و سه سال جنب شان شامل میفرمودند نیم پا و پشاور میبود الغرض در شب و روز از نیم پا زیاد نمیبود نیم پا و پشاور می عبارت یازده تکه است که مشقال باشد بعد بر سر فرش مبارک برآمده و در عیله ماثوره خواب را خوانده دست مبارک است رازیر سر کرده خواب میفرمودند و آنست که دو گانه کلان عبارت از آنست که سالک راسته مرتبه است ابتداء و توسط و انتها، معین در حق مبتدی ذکر لطائف است و از برای متوسط النفع نفی و اثبات بحسب است و بجهت نیت سودمند صلوة بطول قرائت است لهذا حضرت ایشان ماصلوت بطول قنوت باین طریقه مقرر فرموده بودند که نیت دو رکعت نفل بسته میکردند و در آن قرائت سورت یس میکردند و سورت سطوره مکرار میفرمودند تا بحدیکه باین رتبه رسیدند بود که هر روز پوزده صد و پوزده جمع یک و نیم هزار بار رسانیده بودند و در رکوع و سجده کلمه مبارک تحمیدی میخوانند هزار بار و این خواندن در یک وقت میسر و ادا نمیشد باوقات مذکور میخوانند بعد صلوة ظهر و بعد از نماز شام و در وقت سحر و در تابستان مابعد از فرائض و جهات مریدان هم میخوانند اگر به قیام استاده میشدند بعد از پیشین تا نماز دیگر استاده میبودند و اگر به رکوع میبودند بعد از مغرب بعشله به رکوع میبودند و اگر به سجده میبودند از نصف شب تا به صبح صادق سجده التلاوة میخوانند اما مقدر معلوم کرده سورت یس در خارج صلوة بعد از ظهر تا نماز دیگر خوانده معلوم میکردند که چند خوانده شده اند بهمان قیاس در صلوة معلوم میفرمودند و یا در خارج صلوات ساعت بخومی از غمی مانده سورت یس خوانده یعنی در یک ساعت بخومی در خارج صلوة چند بار خوانده میشود بهر همان قیاس در صلوة قیاس

و اوقات غفلت ایشان
مجدد با حضرت ایشان
در وقتی بود که حضرت ایشان
از بغداد سال تجاوز
کرده بودند و محمد حسن

در آن وقت که در آن
بعد از آنکه حضرت ایشان
بودند و محمد حسن

تمام حضرت ایشان
بهشتاد و سه سال بعد
از آنکه اوقات با حضرت ایشان

در آن وقت که در آن
بعد از آنکه حضرت ایشان
بودند و محمد حسن

کرده میشود اگر چنان می فرمودند که یکی از خاص اصحاب مقرر و باین خدمت مرفراز
 می فرمودند و امر میکردند که در خارج ماسوره لبس میخوانیم و تو تکرار کلمه مبارک طیبه لا اله الا الله
 محمد رسول الله تکرار کن و یک هزار بار تکرار کلمه طیبه و خود چند بار تلاوت سورت لبس میفرمودند
 و آن بار و اصحاب تکرار کلمه طیبه میفرمودند چون یک هزار بار میخواند مسکینت یک هزار و اگر
 دومی خواند و هزار و اگر هزار میرسد مسکینت سه هزار شد چار بار آنحضرت چو شش و
 عادت شریفه که بر آن عدد داشتند سلام داده از دو گانه فارغ میشدند اما حضرت
 رب العالمین مقربان و اولیاء خود را قوت طی لسان و زبان داده است چنانچه حضرت
 عزت موسی علی نبینا وعلیه السلام تورات را که مشتمل بر هزار سیپاره بود هر سیپاره مشتمل
 بر هزار سورت و هر سورت مشتمل بر آیت و هر آیت مقدار سوره بقره بود و در یک رکاب یک
 بشروع میکرد و تا رساندن قدم ثانی بر رکاب ثانی باغیر میسرساند بنوعیکه لفظ به لفظ حاضران
 میشنیدند و همین مقدار از جناب امیر المومنین حضرت علی رضی الله عنه در تلاوت قرآن
 مجید میگذاشت که برگذاشتن یک پاء در رکاب و لدل آغاز میفرمودند و در رکاب ثانی باغیر
 میکرد بنوعیکه حاضرین هر حرف جدا جدا می نمودند از نیکه علماء امتی کافیا بنی اسرائیل حدیث
 بنویست و آنچه که مدد و معاشش ظاهر می و سرکار بادشاهان خراسان هدیه و نیاز حضرت
 ایشان بعد از اول تا آخر مبلغ شصت هزار روپیه معیت سر بود مبلغ بیست هزار روپیه جاگیر
 است و دیات در پشاور مقرر بود که باسم فرزندان خود در سرکار بادشاه کرده بود و مبلغ
 ده هزار روپیه بر ذریه غازیخان برای صاحبزاده های قوم خود و غیره علماء و مخلصان و
 مریدان جناب شان مقرر فرموده بودند ازین مبلغ بیست هزار و ده هزار نیاز حضرت ایشان
 بادشاه کرده بود و ده هزار روپیه شاه محمود بادشاه بجزرت مخدوم زاده حضرت میان فصل
 حق صاحب خاص و هدیه و نیاز مقرر فرموده در پشاور بموجب از بیست هزار روپیه دیات
 و قراء داده بود و در خالصه قراء لاله و کاله و چکها و جویم کنده می و حل بوده و خیر و کبری نمره
 جمع تقریباً ۱۱

حضرت امیر المومنین
 علی بن ابی طالب
 علیه السلام

و این بیت را بخوانند که بیت

گر طمع از در آن خالق نسیم داری
بر درختان مخلوق چرامی آئی

و هرگز لطافت زبان نامحرم و سپران صاحب جمال در مدت عمر خود به قصد حشمت یار نظر
نکردند و مردم را ازین فتنه قویّه بکلی منع می کردند و می گفتند که در حدیث صحیح آمده است
که النظر سهم مسمومه من سهام الا بلیس یعنی نظر کردن بر نامحرم تیری است از

تیرهای زهر آلوده شیطان بیت

بنامحرم نظر دل را کند کور
دولت خانه قرب انگند دور

سکوتان کم نگرمانشوی کورول
کور شود از نظر چشم سگی سلخه

و در این اوقات روزه دار و متراض بودند چه در سفر و چه در حضر و چه در گرمای عظیم و چه در
سرمای عظیم و اگر به ناگاه بیمار می شدند هم دل ایشان در روز طعام نمی طلبیدند اگر چه در آن
اوان روزه نیگرفته و در بیماریهای سخت نماز جماعت را ترک نمیکردند و تمام جمعه جماعت را
اهتمام مینمودند و هیچ هذرتی ترک نمیکردند مگر نماز جمعه را در حال مرض صعب و در حین سفر چون
در شهری و قریه نبودند که در میانان می بودند نماز چهار ترک میشد و با وجود آن مبلغ و حسرت می خوردند
بر وقت آن از جهت آنکه برگزاردن جمعه حریص بودند و اگر جمعه از ایشان به ناگاه فوت میشد مرض
نادرشین را تمنائی میگذاشتند و جماعت آن را که دست سگفتند با وجود آنکه حریص بنماز
جماعت داشتند و در نمازهای تراویح ختم قرآن مجید هرگز ترک نمی کردند و اکثر اوقات
خود سماع میشدند و با تمهید میدادند زیرا که ایشان حافظ کلام الله بودند و اکثر اوقات
مانان در ماه های رمضان مبارک سه ختم قرآن در نماز تراویح تمام می یافت و گاه هشت
یک سپاره و یک ربع ختم می شد و در شب مسیت و هفتم ماه مبارک رمضان ختم تمام می
یافت و آنجا که سیادت آداب تسبیحات تراویح نیست میخواندند و کسی را نیگذاشتند که بلند
گوید و از برده و دریا که ایشان ذکر اعلانیه نمیگفتند و مریدان را از آن منع میکردند و کرده است

و این بیت را بخوانند که بیت
و هرگز لطافت زبان نامحرم و سپران صاحب جمال در مدت عمر خود به قصد حشمت یار نظر
نکردند و مردم را ازین فتنه قویّه بکلی منع می کردند و می گفتند که در حدیث صحیح آمده است
که النظر سهم مسمومه من سهام الا بلیس یعنی نظر کردن بر نامحرم تیری است از
تیرهای زهر آلوده شیطان بیت
بنامحرم نظر دل را کند کور
دولت خانه قرب انگند دور
سکوتان کم نگرمانشوی کورول
کور شود از نظر چشم سگی سلخه
و در این اوقات روزه دار و متراض بودند چه در سفر و چه در حضر و چه در گرمای عظیم و چه در
سرمای عظیم و اگر به ناگاه بیمار می شدند هم دل ایشان در روز طعام نمی طلبیدند اگر چه در آن
اوان روزه نیگرفته و در بیماریهای سخت نماز جماعت را ترک نمیکردند و تمام جمعه جماعت را
اهتمام مینمودند و هیچ هذرتی ترک نمیکردند مگر نماز جمعه را در حال مرض صعب و در حین سفر چون
در شهری و قریه نبودند که در میانان می بودند نماز چهار ترک میشد و با وجود آن مبلغ و حسرت می خوردند
بر وقت آن از جهت آنکه برگزاردن جمعه حریص بودند و اگر جمعه از ایشان به ناگاه فوت میشد مرض
نادرشین را تمنائی میگذاشتند و جماعت آن را که دست سگفتند با وجود آنکه حریص بنماز
جماعت داشتند و در نمازهای تراویح ختم قرآن مجید هرگز ترک نمی کردند و اکثر اوقات
خود سماع میشدند و با تمهید میدادند زیرا که ایشان حافظ کلام الله بودند و اکثر اوقات
مانان در ماه های رمضان مبارک سه ختم قرآن در نماز تراویح تمام می یافت و گاه هشت
یک سپاره و یک ربع ختم می شد و در شب مسیت و هفتم ماه مبارک رمضان ختم تمام می
یافت و آنجا که سیادت آداب تسبیحات تراویح نیست میخواندند و کسی را نیگذاشتند که بلند
گوید و از برده و دریا که ایشان ذکر اعلانیه نمیگفتند و مریدان را از آن منع میکردند و کرده است

در کتب فقہی گفته اند و نماز لیلۃ الرغائب را که جمعه اول ماه رجب است و نماز بر امت را که در
شب پانزدهم ماه شعبان مبارک است تنهایی جماعت ادایکند و ندوات جماعت آنکه مکروه
تحریمی است در کتب فقہی کلی مردم از آن منع می کردند و معین بودند که فرض جماعت
و نفل با جماعت از حائل و تلبیس التلبیس است چه در کار است که کسی عبادت بکند که
خالی از خلل و عاری از عطل نباشد و هر روز سوائی قرائت طی لسانی چند جزو از روئے
کلام التلاوت میگردند و از ثواب علیحدہ است میفرمودند و ختم احزاب و ختم کبیر و ختم صغیر
نیز بسیار میگردند و دیگر اوراد و وظائف و ادعیه ماثورہ و در و دماے مبارک در سفر و حضر بسیاری
خوانند که احصائی آن مستحذر بود و نماز ملا نوافل را در شبان روزی تخمیناً از پانصد رکعت بیشتر
در اکثر اوقات میگزارند و در دو رکعت نماز دو گانه کبیر هر روز هزار و صد مرتبه تمام سوره حضرت
یس را میخوانند و در روز جمعه یک هزار و پانصد بار میخوانند و نیز هر روز پانصد بار و سوره
الم نشرح هزار بار و حسن الحسین و قصیده برو و قصیده امالی و در اوائل کافیه هم و غیره
ادعیه ماثورہ که انشا اللہ تعالیٰ تفصیل در آخر ہمہ را خواہم نوشت هر روز میخوانند و سوا
این دیگر وظائف هم داشتند که جدا آہن را میخوانند و این معنی را در محل مجمع علماء و مجلدا شنیده
ام چنانچہ اسلامی رعایت و قوف و بی تصحیح حروف و بی ترتیل و آہستگی و بر حسن و
آگاہی برگزادانی یافته است و کلمہ تجید را بعد از تسبیح نماز و ارکان آن و بار و در سجده
اول هزار بار میخوانند و باسنہ زندان و صوفیان و باران طعام در یک جای میخورند و در اول
طعام بسم اللہ و در اوسط آن یا واجد یا ماجد و یا واحد یا احد یا صمد و در آخر آن الحمد للہ
رب العالمین و در و دماے میگفتند و می فرمودند کہ کشتہ الایدی فی الطعام برکت قضیۃ
مقررہ است و لقمہ را خورد می گرفتند و درست و چنانی می خوانید و روزی لقمہ مان و روز دومی
خوردند و خلوت سیر آن را پرسیدم فرمودند کہ رسیدم کہ در گناہانی فرو گیر و من بہ طعام
خوردن مشغول باشم و طعام اندک میخورند و در شبان روزی از یک بار زیادہ آب طعام

در کتب فقہی گفته اند و نماز لیلۃ الرغائب را که جمعه اول ماه رجب است و نماز بر امت را که در
شب پانزدهم ماه شعبان مبارک است تنهایی جماعت ادایکند و ندوات جماعت آنکه مکروه
تحریمی است در کتب فقہی کلی مردم از آن منع می کردند و معین بودند که فرض جماعت
و نفل با جماعت از حائل و تلبیس التلبیس است چه در کار است که کسی عبادت بکند که
خالی از خلل و عاری از عطل نباشد و هر روز سوائی قرائت طی لسانی چند جزو از روئے
کلام التلاوت میگردند و از ثواب علیحدہ است میفرمودند و ختم احزاب و ختم کبیر و ختم صغیر
نیز بسیار میگردند و دیگر اوراد و وظائف و ادعیه ماثورہ و در و دماے مبارک در سفر و حضر بسیاری
خوانند که احصائی آن مستحذر بود و نماز ملا نوافل را در شبان روزی تخمیناً از پانصد رکعت بیشتر
در اکثر اوقات میگزارند و در دو رکعت نماز دو گانه کبیر هر روز هزار و صد مرتبه تمام سوره حضرت
یس را میخوانند و در روز جمعه یک هزار و پانصد بار میخوانند و نیز هر روز پانصد بار و سوره
الم نشرح هزار بار و حسن الحسین و قصیده برو و قصیده امالی و در اوائل کافیه هم و غیره
ادعیه ماثورہ که انشا اللہ تعالیٰ تفصیل در آخر ہمہ را خواہم نوشت هر روز میخوانند و سوا
این دیگر وظائف هم داشتند که جدا آہن را میخوانند و این معنی را در محل مجمع علماء و مجلدا شنیده
ام چنانچہ اسلامی رعایت و قوف و بی تصحیح حروف و بی ترتیل و آہستگی و بر حسن و
آگاہی برگزادانی یافته است و کلمہ تجید را بعد از تسبیح نماز و ارکان آن و بار و در سجده
اول هزار بار میخوانند و باسنہ زندان و صوفیان و باران طعام در یک جای میخورند و در اول
طعام بسم اللہ و در اوسط آن یا واجد یا ماجد و یا واحد یا احد یا صمد و در آخر آن الحمد للہ
رب العالمین و در و دماے میگفتند و می فرمودند کہ کشتہ الایدی فی الطعام برکت قضیۃ
مقررہ است و لقمہ را خورد می گرفتند و درست و چنانی می خوانید و روزی لقمہ مان و روز دومی
خوردند و خلوت سیر آن را پرسیدم فرمودند کہ رسیدم کہ در گناہانی فرو گیر و من بہ طعام
خوردن مشغول باشم و طعام اندک میخورند و در شبان روزی از یک بار زیادہ آب طعام

نی خوردند و میوه و چیزهای لذیذ اصلا نمی خوردند و تکلف در طعام و شراب و لباس
 هرگز نمی کردند و الا ایالی در زندگانی داشتند و خواب ایشان اندک بود و از برای تپ و
 بیدارها تقوید میدادند اما آیت و اسماء الصلانی نوشتند بلکه نام مائی مبارک شایخ را
 از برای تقوید تعیین میکردند و میفرمودند که از مجربات است که نام مبارک شیخ محمد صادق
 بن حضرت محمد و الف ثانی را قدس سرها نوشته برگردن هر بیماری که بر بند انشاء الله
 تعالی صحت یابد خصوصا از برای جن زده و زیان داشت از مجربات است و آنجناب
 سیادت مآب دائم الاوقات با طهارت بودند و اصلکای طهارت منسوب بودند و بی وضو
 هرگز خواب نمیکردند و بعد از نقص وضو تا حاضر شدن اسباب طهارت تیمم میکردند و
 وضو را به کمال و تمام و اسباب او می نمودند و فوته برگردن مبارک می بستند تا آبهای
 مستعمل به بدن و یا بر لباس ایشان نمیرسد و درین باب ایشان و اولاد ایشان
 بسیار اهتمام و احتیاط تمام داشتند و در مدت عمر خود عیب کسی و غیبت کسی نه کرده اند و گناه
 کبیره اصلا از ایشان به وقوع نیامده است بلکه صغیره عمدانیز صادر نشده و اکثر خلق عالم
 ایشان را فرشته روی زمین می گفتند روزی این محقر در بخارای تشریف بعضی از یاران
 ایشان در مجمع بعضی از علماء کبار آنجا بروجه طبعیت گفت که پیر بزرگوار خود را بگوئید که نزد
 فرشتگان آسمان که خویشان ایشان اند بروند و آنجا سکونت نمایند و عبادت کنند
 کسی که در صورت بشر باشد و در تشریف از وی صفات بشریت به وقوع نیاید و می باشد
 مگر ملائکه و حال آنکه این بزرگوار عالمی مقدار به کمال و تمام از صفات بشریت برآمده به
 صفات ملک و روحی داخل شده است و در روی زمین با چنان انوار و آثار مبین درین فساد
 زمان میان مردمان پریشان چه میکنند بیت

ملک را با فلک و میندگی هست زمین را با مبین اقوام بدست
 بر یک انسان مستحی کردند بالاخر این خیر طبعیت اثر را به سمع بندگان اشرف اعلی رسانیدند

در وقت ملاقات آن نوات ستوده صفات باین بنده شرمندگی خطاب مستطاب کرده
 فرمودند که فلانی ما شنیدیم کہ تو مارا چنان گفتہ باما بجز گناہ و نامہ تباہ و عصیان فراوان
 و غفلت و پریشانی و سہو و نسیان و خطا و نقصان و دیگر چیزی نمیباشد و تو از کمال محبتہ
 در حق ما ظن راست و کمان نیک کردی حضرت سبحانہ و تعالی جلشانہ بمظنون ظنوا المؤمنین
 خیرا بر تو امید است کہ حسنہ نویسد و ما را ازین قیود جسمانی و ہواہمائی طبیعت و انسانی
 و نزعات بے غایات شیطانی بہ غایات ربانی امید است کہ نجات حاصل شود و این
 بگفتند و از دیدہ گان مبارک ایشان اشک روان شد بعدہ این معراج خواندند کہ مصرع
 چو بید بر سر ایمان خویش می لرزم و زک مستحب و ادب از ایشان ہرگز بوقوع نمی
 آمد و مدام عزیمت در ہر گاہ اختیار کردہ بودند و دعائی نماز مائی را در اکثر اوقات خصوصاً
 در بادادہ و دراز و بسیار میکردند بحیثیت کہ قریب بہ وقت اشراق عائد میکرد و روزی بعضی
 از یاران بعضی ایشان رسانیدند کہ حضرت تم دام غم نہ کم فاتحہ را دور و دراز می خوانند ازین
 وجہ بعضی از یاران ملال میشود چہ میشود کہ دعا را کوتاہ خوانند ایشان فرمودند کہ خوب
 شدہ است بعد ازین انشاء اللہ تعالی موافق طبع یاران خواهیم کرد و چون بادادہ شد
 باز دعائی مارا بیشتر از پیشتر می خوانند و باز بعضی از ایشان جرات و گستاخی کردہ -
 بعضی رسانیدند کہ از اول ہم دعا را از ترشد فرمودند کہ بہ فقیر چنان معلوم میشود فاتحہ
 را کوتاہ می خواندہ باشم و چون گفت و شنیدہ یاران ایشان دین شان بسیار شد آن
 عالیشان ما ایشان تند شدہ فرمودند کہ ہر کس کاری داشتہ باشد بغایت فقیر گاہ بخردہ
 و خود فاتحہ خواندہ بکار خود برود این منع کردن شما را ازین لذت مناجات الہی
 عز اسمہ بدان سیمانہ کہ شخصے با حلال خود صحبت میکرد و دوران استراکہ انزال واقع میشد
 کہ خلاصہ لذت است بوالفصلی گفت کہ ہرے این کمن عیبیہ کہ مرعی مرادی بجز
 رضائی پرنداشتہ باشد و شما کہ بر پی مرادات خود میرودید و خود تیری بکار میبردید مرید ہستید

آید خبر بر این فقیر پس اینمہ شورش چراست علما رحمہم اللہ تعالیٰ گفتہ اند کہ من احب شیاً
 لعیسای فاعنا محبوبہ ذالک الغیث و چون یاران ازیشان این نصیحت سعادۃ نشان
 از صدق شنیدند ہمہ تائب و مستغفر شدند و از حرکات بی برکات خود پشیمان گردیدند و آن
 جناب سیادت تائب در دعا ما پیوستہ است حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عموماً دعائے خیر
 میکردند و میگفتند کہ اللہم اغفر لامت محمد اللہم ارحم امتہ محمد اللہم تجاوز
 امتہ محمد عن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام و نیز می گفتند اللہم ارحم امتہ
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آلہ و اصحابہ رحمۃ عامتہ بالجاء در وقت
 دعا و مناجات ادعیہ ماثورہ را بسیار میخواندند کہ اگر تمام آن را بیان کنم کتاب دراز شود و از
 مقصود بازمانم و در مناجات خفی در وقت دعا فرو می نشستند و مستغرق بودند و بہ تعظیم تمام
 مالا کلام می نشستند و اکثر اوقات از بیت الہی جل سلطانہ رنگ بشرہ نورہ ایشان
 را تغیر عظیم میشد و زمان مبارک ایشان در آن زمان مشاہدت نشان از گفتند میماند و بہ
 زبان یزبانی و بلسان الہام ترجمانی تکلم می کردند و گاہ در آن وقت قبسم نمیدادند خداوند
 جل و علاکہ بہ آنحضرت در آن حضور چہ ماروی میداد و چہ لذت در آن مناجات از عنایات
 حضرت قاضی الحاجات حاصل میکردید کہ رباعی

بد حال سختہ رسید چہ حسام

باجملہ حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان خیر خواہ ہمہ بودند و ہیکل پس و ناکس بدخواہ و بد
 روا در نبودند و اسرار مردم را ہرگز فاش نمیکردند و تمام و خبر کس را بدی دیدند و دیدہ را ناودیدہ
 و شنیدہ را ناشنیدہ می انگاشتند و چنان حیاء و حلم و تواضع نسبت بایشان غالب بود کہ
 مافوق آن تصور نبود و گاہ گاہ در خلوت ہما می نشستہ بودند کہ اگر در مشرق کسی از مریدان
 من بود کہ کار نامناسب میکردہ باشد و من در مغرب باشم امید از خدا تعالی است کہ مرا
 چنان کلام اطلاع بخشند چون است کہ بعضی از یاران بی پروائی مائی فرادان میکنند چون

بجز آن دعا نیست
 حضرت علیہ السلام
 سنت است و باید بود
 پس

بلکہ خلاف شرع شریف در بعضی وقت ہا از ایشان بوقوع می آید و تو بہ و استخار
 ناکر وہ بہان بے باکی و ناپاکی نزد فقیر بے آئینہ و در حلقہ در ایشان
 می نشینند۔ و توجہ بگیرند و گمان میکنند کہ فقیر از آن معنی واقف باشم و مرا از غیب
 بران عیب الہام نہ کردہ باشم حاشا و کلا ثم حاشا و کلا بلکہ بہتر احوال شامت کمال
 ایشان میکنم و اطہار ان اطوار خبیثہ آن اقوام پریشان نمینمایم و بہرہ ستاری مسطور
 و بقطیفہ غفاری معذور من اللہ العفویر یا لطائف نعماء الہی را کفو مسارت نمینمایم
 کہ توفیق و امانت نسبت بآن فرقہ بی نکست و با کثرت عنایت نماید بیت

مصلحت نیست کہ از پرودہ برون افتد را و نہ در مجلس ندان خبری نیست کہ نیست

دین بیت حضرت خواجہ حافظ شیرازی را قدس سرہ درین باب میخوانند و میفرمودند کہ

یاران از خدا تعالی ترسید پیش از آن روز کہ می شمار اتر سازد و نسبت ہا و تعالی و عبادہ

سجائہ و تقدس خصوصاً میشد خود با وہ زندگانی کنی کہ یحییٰ بے اوب بجد از سیدہ است

و نخواہد رسید کہ بنائی طریقت بر اوب است کہ الطریقۃ کلہا ادب قضیہ مقررہ بزرگان

است رحمہم اللہ و معنی اوب آن نیست کہ نزد فقیر آمدہ سر خود را خم کردہ نشیند کہ آن نیز بے

ادبے دیگر است بلکہ معنی اوب درین باب آنست کہ از حکم شریعت غرادر از طریقیت بیضاویدہ و

دانستہ معین شرعی نہ بر آید و بخلاف شرع بے ہا گمانہ قدم نہ نہید و از جلال و عظمت خدا تعالی

ترسیدہ کہ ویر گیر است و آن بطور ربک لشدید را در قرآن خبر داده است و از روح پر

فتوح حق رسالت پناہی سے امد علیہ وسلم شرم کنی کہ در ہمہ احوال شما بالعد و عالا

و در جمیع اوقات شما در ہر مکان و زمان حاضر و ناظر است و ہر گاہ کہ است گاہی را ترک

شود آنحضرت غمگین خواہند شد زیادہ ازین چہ بے ادبی باشد کہ از برای مرا نفس نسیم

کے رسول کریم را اندہناک گردانند و در حضور رواج انبیا و اولیا و حضور لایکبار من سما

علیہم السلام گناہ کنند و شرم کنند و این کمال بے ادبی خواہد بود و احیاء من الامیان و

فائدہ
 اینجاست کہ ادب بجد از سیدہ است

ف
 اینجاست کہ ادب بجد از سیدہ است
 در بیان زمان عالم
 در وقت ۱۱

و چون کے شب ایمان را بر ہم زند و حیاتی را کہ دلیل ثنایان و سرکشی است پیش گیر و خود
معلوم است کہ با و شاء تعالی باغی و طاعی را در دوزخ برود و عذاب کند پس چه توقع ثواب
و فیوضات باشد آنکس را کہ حق ترین اہمقان است قال فی احیاء العلوم الا حق
من اتبع ہواہ و تمیخی علی اللہ المعصۃ سے

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقتے

و آن جناب قدس سرہ را در سخن گفتن من و مانمی گفتند فقیر گفت و فقیر شقید میفرمودند
و اطہار ولایت و غرق عاودہ و کرامت و کشف و دعوی حال و کمال از ایشان در
مجالس بہ وقوع نمے آمد و بہ ترک دعاوی و کتمان محلے زیادہ از حد یکوشیدند و
البصار و انظار خاص و عام اہل روزگار می پوشیدند و گاہ گاہ بریل ریز و ایا بکدامی کہے
خواستند ازین باب چیزی میگفتند و تاکید میکردند کہ تا ما زندہ ایم از او پوشیدہ دارم و فی
فرمودند و ہر جبہ سلمان کہ تکلیف طعام میکرد در خانہ وی میرفتند و طعام ویرا میخوردند
و هیچ کس و هیچ چیز را عیب و امانت و تحقیر و تصغیر نمی نمودند و صاحب طعام را طلبیدہ
پس خوردہ خود را از جہت تبرک با و دادہ و از کار وی و اخلاص دی خود حسند شدہ بہت وار
ہر گاہ حضرت باری و حق وی و فرزندان وی دعا می بارکت و رحمت میکردند و ہر چکس
و هیچ چیز افتخار و مہامات نمی نمودند و کہے را در حضور می می و ثنائی گفتند و دل بہ سج
مخلوقے را از انسان و حیوان نمی آزد و ہر کسی کہ بطور خود از ایشان میر سخند چیزی
با و دادہ آن کہینہ را از سینہ او دفع میکردند و آن آزار را از آن خدا میر زاد و میر نمودند
و دیر اہماکن از خود راضی می ساختند و زیارت اہل مستور پابرہند میر فتنہ و و علمائی کرد
اجبار و انکار دین باب وارد شدہ است بسیار سخنانند اولاً چیزی از قرآن رو بہ
قرآن برگزینستہ پشت بہ قبلہ آمستہ میخواندند و در مراقبہ میشدند و ثانیاً از جابر خواستہ
مدہ قبلہ شدہ از جانب پشت آن عزیز و علت کردند و حالیکہ قائم بودند و دعا می میر از برا

زیارت اہل
مستور

مردگان در آن زمان فراوان میکردند و حالیکه تمام تقویم تمام تقویم تکمیل نمیکردند
 از مقبره بیرون می آمدند و در ایام متفکر و محزون و مستغرق بودند و حساب عدد ترکی می
 داشتند و تمام بازار را می رفتند و از صحبت خلایق رسیده بودند و وحدت و عزت میگزیدند و
 دائم به مجاهده و ریاضت و عبادت بودند و به طرف کس در پنج و نقره و اشال آنها بے
 ضرورت استعمال نمیکردند و تمام در سفر و ابرق از همراه داشتند و بان وضوء میکردند و با دشمنان
 و کدو فقر و امراد سلاطین و رعایا و خواج و بنده و صالح و طالح به لطف و رحمت و عنایت
 ایشان برابر بودند و یکے را از دیگری ممتاز نمی نمودند مگر سادات و اهل علم و شایخ را که از دیگران
 مستثنی میکردند و عزت و تعظیم و احترام و تحريم نسبت بان طائفه علی واجب تعظیم مینمودند و
 در راه رفتن التفات بجهات کثر می نمودند و در کار با سلب اختیار کرده بودند و اگر هر که هر چه
 میگفت براه می میرستند و دل و پراخوش میکردند و نفس مروم را از نفس نفیس خود عزیزتر
 میدانستند و خوردن و خوش خلق و خوش صورت و شیرین زبان و نرم گوی و زیاده خواهی
 و عطر بوی بودند و بمشورت دوستان و انا و بمصلحت محبان دل و بیاد و بی استخاره های
 مستعد و دلی الهامات متجدد و هیچکاری را اختیار نمیکردند و در ساجد و خواتم و بیوت و
 مقابر اهل امد در دخول اول پایی راست می نهادند و در خروج اول پایی چپ بیرون
 می نهادند و در متو صفا و بلد و خانه و هر وطنالمان و جباران با عکس
 قدم می نهادند یعنی در دخول اول پایی چپ و در خروج اول پایی راست
 بیرون می نهادند و سر برهنه کرده طعام نمی خوردند و شراب نمی آشامیدند و بی طهارت و بی تعظیم
 طعام نمی خوردند و بی طهارت بودن را بدی میدانند و اگر روزی مثلاً چند بار طهارت ایشان
 رو به نقصان می آورد و در حال طهارت میکردند و در کت نماز شکر و صغری گنجد و نماز
 توکل را و دعای ماثوره را هرگز در سفر و حضر و حال صحت و مرض و در حین قیض و بسط
 ترک نمیکردند و تمام بخوانند و تسبیح در دست اصلا نمی گرفتند و تمام عقد امانت و بیعت و بیعت

۱
 خلایق سلاطین و
 دیگر و قضا و قضایان
 بسیار چیزهای می شود
 بنظر نفیس و واجب است
 روی

۲
 دیگر حساب کردن و بیعت
 بیعت و بیعت و بیعت
 منتهی است و بیعت
 بیعت و بیعت

تسبیحات و ذکر و تہلیل میخوانند و نماز مائی تو اقل و اور او بار بار بسیار حریمیں بودند و غراراً
 شہید شدن را دوست میداشتند و دام در پائین فکر و آرزو و قصد بودند و چند مرتبہ بہ کفار ہند
 غر کرده اند و بہ پائین نیست از ولایت بیرون آمد و اندوہ الدما جد ایشان کہ شیخ اکبر و شہید
 اعلیٰ حضرت شیخ شاہ نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ نیز شہید شدہ اند و دام در آرزوی شہادت و
 در گورستان بقیع مدینہ منورہ مدفون شدن بودند و ہمیشہ قصد و آرزوی زیارت حرمین
 شریفین زاد ہما اللہ تعالیٰ تشریفاً و تکریماً داشتند و ازین باب تکلم و ترغیب بہایران می
 کردند و خود ہر نایاب آن در بر ول مبارک داشتند و از ہمت شادی دل و خوش زمان و مریدان
 و وابستہ بودند اہل عالم و مردم بی نہایت این سفر مبارک را موقوف ماندہ بودند و اگر چہ
 در طایرہ صورت این امر خطیر نصیب آسجناب شدہ بود لیکن از ہواہ دل و معنی ہزاران ہزار
 حج اکبر از آن جناب ولایت تاب بہ ظہور پیوستہ بود بیت
 در کعبہ چہ پیروی ولی را در یاب بہتر ہزار کعبہ آمد یک دل
 و دعا و ایشان در اکثر اوقات این بود کہ اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک و حمل
 صوۃ ببلد رسولک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسجناب علی القاب ہمیشہ
 بوحمد مائی بارتیجائے اسید و اربودن و از وعید ہمارا و سبحانہ ترسان و ہر لسان بودند
 و در ول ماحیب و بر در ماحیب بودند و بہ صدق و صفا و علم و حیا و اخلاص و تقوی
 و جود و سخا و ہر و وقار کافہ بر لایا و عار و عایا ثابت قدم و درین امور مذکورہ از قرآن مجید
 و از منظر تشریف بنظر بودند و ہمیشہ از خدا تعالیٰ در جمیع احوال و الطوار و راضی و شاکر بودند
 و ہرگز از قسمت و تقدیر او سجانہ و چنانا و پیر شکایت و حکایت تقریر نکردند و بیان میمان
 باہل و ملن ہی نورند و در ہر وجہ و مضائب رضا و مولی از ہر اہل سکینت و بہشت
 او تامل و تقضائی اورا راضی و بہ بلا سہا و صابر و بہ نعم او شاکر و بذکر او مستند و بودند و
 اللہ بکاف عبیدہ سکینت من لہ العالی ظہر الکل غنایت میفرمودند و در حدیث صحیح

۹
 و چون من حاجت
 حاجت دامن منقذ ہند
 ہند حاجت حاجت منقذ
 ملکہ دامن منقذ ہند
 "نیکو سن"

است که هر که تمام مہمات دنیاوی خود را دگذاشته یک مہم آخرت را اختیار کند حضرت پروردگار
جلشائے تمامی مہمات دنیوی او را نیز کفایت کند سگفتند و این بیت را درین باب
میخوانند کہ بیت

تو بندگی چو گدایان بشر طمزد مکن کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند
و بہ عمارت و زینت دنیا اصلاً و قطعاً التفات و دل برداشتن و بدی دیدن و اگر دیگری بگوید
منع نمی کروند و می فرمودند کہ لولا الحماۃ مخربۃ الدنیایں ہر آئینہ اگر آفتان
نمی بودند کہ عمارت نمیکردند ہر آئینہ خراب میشد آبادانی دنیا چہ دوتان تجارت آن مشغول
است عاقل و دانا از مالا بدستہ دنیا و ہرگز کار نہ کنند و ہم میفرمودند کہ بعضی از مردویشان
گمان میکنند کہ عمارت بدستخواہد بود و مہمات مہمات نہ چنان است کہ ایشان گمان میکنند
بلکہ تعمیر عمارت دنیا ظاہر سبب تخریب عمارت باطن است بیت

ہر کہ در بند عمارت مے شود ہر چہ دارد حسبہ غارت می شود
و مشائخ و پیران و استاذان و علما و سادات راعزت و حرمت و تعظیم و تکریم بسیار میکنند
و بہ بریدان و یاران درین باب تاکید بسیار نمودند و امانت را ہرگز خیانت نہ کردہ اند
و دروغ اصلاً نگفتہ و ہزل و دروغ قطعاً بر زبان ایشان جاری نشدہ بلکہ در ہر کار صدق
داشتند چہ جد و چہ ہزل ایشان راست گفتار و راست رفتار و راست کردہ بودند کہ
ہرگز ریا و عجب و حسد و کبر و کمینہ و حقد و نخل و روقی از اوقات و انگیز ایشان نشدہ است
و صلہ رحماء و خویشان مثل ایشان بجای پس بجا نمی آرد و اکثر خیرات و صدقات و نذرت
و تحفہ و ہدایا کہ از ہر جامی آمد بہ خویشان و اقربایان خود از دور و نزدیک پہنان از نظر
مردمان میدادند و سنت نمی نہادند و او را ایذا و جفا از روی جلا و خفا نمیدادند و ہر چند جفا از
خویشان خود بیشتر میدیدند و فاد و مروت و کرم و اکرام و عطا و انعام نسبت باو بیشتر
از بیشتر مے نمودند و فتوحات را بچو قہم و ہر یا و کچہ صرف میکردند و از اسراف و سوا

فایده
اختیار یک مہم آخرت
در حصول مہمات دنیا

فایده
زینت عمارت

معمور پر پزیرگی نمودند و آن شرک خفی است میگفتند و از مال دنیا هیچ چیز را ذخیره
نکردند و در انبارهای آنها و نقد و پیشش پیش روز مرقه که می آمد همه را خرج میکردند و نگاه نمی
داشتند هر چند که در بعضی وقت مایه صدور و سپه بلکه هزار هزار روپیه می آمد و از اجناس
متاع و هر چیز از خوردنی و پوشیدنی و کار آمدنی که در ملک همه را انجام می دادند و سخنان
صرف می نمودند و از اسباب سوختی مالابند هیچ چیز همراه ایشان نبود و از چیزهای بدو
ایام سوء و جارسوء و صاحب بطلال و در همه احوال بالعز و والاتصال به حضرت ذوالجلال
والافضال پناه میطلبیدند و دعائات که در اخبار و آثار نقل از علماء کبار درین باب آمده است
بسیار میخواندند و نبوت را افضل از ولایت است اگر چه ولایت خود آن نبی باشد میگفتند
و بر این اعتقاد و اقرار بودند و برین از عالم رفتند و عقل انبیاء علیهم الصلوٰة و السلام بر
از عقل اولیاد کس السلام برهم عقل اولیا برتر از عقل دیگران است میگفتند
و ائم از خون خاست ترسان و هراسان بودند و بیاران خود میفرمودند که تکیه بر بزرگی
ما نکنید و تل خود را اندک دانید و استغفار بسیار کنید و از خلاف شریعت و از بے ادبی
طریقت دور باشید و فقر و فاقه و ریاضت و عبادت را دولت دارید و بار خود را بر گردن
مردم نه نمیدوبی ضرور در خانه کس همان مشوید و از هر کس و ناکس نان مجزید و نان
خود را از هیچ کس دریغ مذارید و بار مردم را به نیت داری کشید و این بیت را درین باب
می خوانند بیت

ہر کہ عاشق شدا گرچہ نازنین عالم است ناز کی کی راست آید بارے مجاہد شید
روزی باین محقر مہربانی کردہ فرمودند کہ بابو تو خوب کہ بیچ سرو برگ و مال و زرا
و نیاز داری بعد از ان این بیت را خواندند کہ بیت

عاشق تو خوشی که سرمداری
مغلس تو خوشی که زرنه داری
هر کس که فقیر نام را و بیچاره بودی
میداشتند و از جباران و متکبران

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

دینا ویرا سید پیر روز و رنجار تخت روان ایشان بر داشته و بالا رگستان بخارا میگذرند و آن آنا بار شاه
 و امر او ارکان دولت ادب استتعال ایشان پاینده آمد و سلام کرد و آنجا حواصلی نیز بود که بالباس بدله ایشان
 سلام کرد آن عالی حضرت جواب سلام وی به تبسم و نظر رحمت ادا کرده تا از آنجا غایب
 شدن بروی چنان بطاعت میگردستند و تبسم می نمودند گویا بدستند که اینجا پادشاه که بود و
 پادشاهان کدام بود و بیاران میفرمودند که هوش در دم و نظریه قدم و سفر در وطن و خلوت
 در محبت را بخود لازم گیرید و نیز کلمه یاد کرد و باز گشت و یادداشت را که از کلمات مصطلحه
 این اکابر است به یاران تا کید التزام آن می نمودند و دائم بایاد و او باشد و مشغولی کنید
 می گفتند و اگر کسی میگفت که فلان کس شمارا بدی گوید و امانت میرساند می گفتند که راست
 گفته است و این همه بدی در شان من موجود است بلکه صد چندان گمان وی بدی در من
 است میفرمودند و درین باب این رباعی را میخواندند که رباعی

از هیچ کس خوشتر با حشرم
 از هیچ کس بدتر با حشرم
 هر چند به حال خوشتر می نگرم
 یک جبهه نیز روز قوم با حشرم
 دین رباعی را درین معنی نیز می خواندند و در وقت می نمودند که رباعی
 فسخ است و مجزور و هر روز ما
 می خندد روزگار و می گردید عسر
 و این را نیز می خواندند که رباعی

گر طاعت خود بهرسم بروی نانی
 و آن نان بنم پیش کس بر خوانی
 آن سگ صد سال آرسنه در زندانی
 از تنگ بر آن نان نه زند و ندانی
 دوزی کاتب این حروف معنی آرسنه این رباعی را از خود گفته از نظر ایشان گذریده
 که رباعی
 مانیم که از بدان عسالم بدتر
 ما چون حسن وی آب مردم گوهر

این رباعی را درین معنی نیز می خواندند و در وقت می نمودند که رباعی
 فسخ است و مجزور و هر روز ما
 می خندد روزگار و می گردید عسر
 و این را نیز می خواندند که رباعی

هر کس دارد بر عالم هنری و ما غیر کند و گرداریم هنر و این فرو بیت را از خود گفته نیز از نظر
سپارک ایشان گذرانند که بیت

سخت و کارم که الطوار اخصل خاص من در غور کردار و مراد است عام نیست
ایشان استخوان کرده پسند کرد و این مصرع خوانند که

ای وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

بعد از آن در حق فقیر و غایب خیر کرده فرمودند که بحمد الله و المنة و لعنة الله سبحانه
و بصدقة حبیبه صلی الله تعالی علیه و سلمه که شمار نوعی از فناء نفس و نحوی از
نیستی و کمال این طائفه علیه حاصل شده است و خرابی رو داده اسید از خداست که از نیم خراب
تر گردید آنحضرت قدس الله تعالی سره الا قدس مدام نفس نفس خم را از همه کس کمتر میدانستند
و عجز و بیچارگی را دوست میداشتند و کسیکه درین کار گذارد داشت ویرا بسیار دوست میداشتند
و طاعت و عبادات خود را با وجود کثرت و بنیاتی آن اصلا در نظر نمی آوردند و ما فضلها نیم
سگفتند و آیه قل بفضل الله و برحمته و بذا الک فلیفحوا بهمیشه مد نظر اسید ایشان
بود و دعای اللهم اعف عنک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارجی عندی من
عملی مدام چشم داشت آنجناب بود و این بیت را میخوانند که بیت

فما رمی بچ کونه تو شتر راه بجز لا تقنطوا من رحمة الله

مع ذلک لطافات و عبادات و عزائم امور از همه عرض تر و زیاده کنند هر بودند که فتویا
اسمه هرگز راه نمی یافت روزی این محقر عنقر الله ذنوب و ستی الله عیب و خلوت
خاص ایشان نزد آن عالم ایشان آمد و دید که تنها نشسته اند و بخود زمزمه دارند و دست برد
زده این بیت را صریحی را میخوانند که بیت

نمیازم به پیر این میسازم به عریانی جنونی کرده ام پدایه شهری نه بیابانی
و این بیت را نیز میخوانند که فرد

جنون عشق را پیدائے کر دم چہ سیکروم
چو مجنون سرورین صحرایکروم چہ سیکروم
و نیز گفته اند کہ بہیت

تقدیر بیک تاقہ نشاندہ و محصل
سلماتی حدودش تو و سلیمائی قدم را
و نیز گفته اند کہ

من ازان شہر کلام نہ ازان وہ کہ تویی
باہمہ خلق جہان دار و مدارے دارم
و در اخرا این دو بیت را گفتند کہ بہیت

سپروم بتو بایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را
نیاروم از خانہ چیزی سخت
تو دای ہمہ چیزین چیزت

بعد ازان دست بہ دعا بردار و وہ دعائی غیر از کسر صدق و اخلاص یا و گرد و بعد از فراغ
دعا التفات کردہ فرمودند کہ شمارا نیز دعا کردیم و اثر قبول آن بر ما ظاہر شد امیدواریم
از عنایت باری عز اسمہ آنست کہ آن دعائی بابرکت و رحمت و مہربانی من بدر کلام
اعتبار را دوست برمی کند باذن اللہ سبحانہ انشا اللہ تعالی و تقدس و دران
روز جزاء جزیل از رب حلیل محض فضل و کرم بی نقصان و علیل من کثر اقل قلیل
اقل دلیل در رسد بہیت

میتوانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول
ایکہ در ساختہ فقط رہ باران را
و آنجناب بیادوت بیمار انزل اسلام من الخواص و العوام بسیار میرفتند و بیمار را دل
آسانی میدادند و سخنان خوش کہ دل وی شاد میکردید می گفتند و دست رحمت بردست
و سر وی می نهادند و ویرا دعا میکردند و بروی از کلمات قرآنی از برای شفا میخواندند و امان را
ببیادوت بیمار ترغیب میکردند و درین باب ایشانرا تاکید مینمودند و بشارت حدیث شریف آئین
عابدون الم یحق را بیمار ان اعلام می کردند اگر آن بیمار وفات می یافت یا فی روی چون
آنجناب را خبر می کردند بجنائزہ وی حاضر میشدند و بروی نماز می کردند و دعائی مغفرت میخواندند

و در شان و کسان او را دلاری میدادند و دعای صبر و سلامت از برای اهل مصیبت میخواندند
 و چون بوی خوش بنام ایشان میرسید صلوات میخواندند و از احوال بیوه گان و یتیمان
 و اسیران و مسافران اهل اسلام نیک خبردار بودند و تهنید و تهنیت و تیار می نمودند و هر یک
 بقدر روح و احوال و اشار چیزی میدادند و در کارها تعجیل نمیکردند و در جای ضرور و کار ضرور
 و در رنج و بلا و مصائب و آلام و اسقام کمال صبر می نمودند بلکه در اکثر جاها شکر گذار می
 و تمیز می نمودند که این همه احوال و مرضای اوست تعالی و تقدس و رضای مولی از همه اوست
 است و وی تعالی محبوب است از محبوب هر چه صادر شود وی نیز محبوب است و در ماه های
 دوازده گانه هر آنچه از پیران خود و طالبات و او را و متقین و تسلیم گرفته بودند همه را به تمام کمال
 بجای آورند و ترک اصلاحی نمودند و اگر بسبیل قنوت و ترک ترک میشد بسیار اندوه ناک و
 غصه مند میگرویدند و قضای آنرا او میفرمودند و استغفار میکردند و در ماه های رجب و رجب بر
 روز صدبار استغفر الله و العجل و الاکرام من جميع الذنوب و الاثم میخواندند و
 به یاران بخواندن این تاکیه میکردند و در ماه های شعبان العظیم هر روز صدبار درود شریف
 اللهم صل على سيدنا محمد و آله و سلم را میخواندند و یاران را نیز میخواندند
 آنرا میفرمودند و در ماه های مبارک رمضان هر روز صد مرتبه سوره اخلاص بالتسبیحین می
 فرمودند و خود به عمل می آوردند و میفرمودند که ماه رجب ماه خدای تعالی است و این ماه از سده
 زمینه استغفار بدرگاه حضرت غفار است و ماه شعبان ماه حضرت پیغمبر است صلی الله علیه
 و سلم و این ماه انسب و الیق کثرت صلوات است بکفرت خواجگان علی و آله و صحابه و
 الف صلوات و سیمات و التسلیمات و البرکات و ماه مبارک رمضان ماه امتان حضرت پیغمبر
 زمان است صلی الله تعالی علیه و آله و آله و سلم پس درین ماه سوره اخلاص مناسب است که
 بنده از اخلاص خلاص از شرک و نفاق گردد و حجت از وفاق با حضرت خلاق علی الاطلاق حل
 جلالت و راء الانفس و الآفاق قایم گردد و به کمال عبودیت و مقام عبودیت که فوق مقام ضار

است و بالاتر از ان مقام نسبت میرسد نسبت

بند چون صدق بیاورد و بدرگاه احد عاقبت از در اخلاص و صدیقان شد

چون بخواجی متافق شد و کذاب و سیم در درین بقیان سائق زندیقان شد

بالمجده حضرت ایشان علیه الرحمة و اگر عنوان سطر نور و انوار و مظهر سرور و اسرار و منبع سعادت

و معدن استقامت و استقامت و سرچشمه و فواید عین العلم و وحدت و صفای بودند آنچه از

اخلاق حمیده و اوصاف مجیده و اطوار سالکین و انوار و آثار غار ضنین و واصلین بودند همه را به تمام

و کمال بالغند و الا حاصل برای رضائی حضرت خود الجلال و شریا و سمع و خیال و نه برای برای دنیای

و زرو مال بجای آوردند و هر آنچه از افحال روی و اطوار و

اخلاق در رویه بود هر یک را از جهت ترس و خشیت حضرت صمدیه جل و علایک میکردند و بکلی

از ان اجتناب می نمودند فکان رضی الله عنه عین النور و نور العین و انسان

الکامل و الفی و الجامع و جمع الجمع و جامع المقامات و الامع الالهات

و منبع الکرامات و معدن السیادت و السعادت و برهان السلف

و سلطان المخلف و صاحب الولاية الاصلية و محزن الاسرار الالهية

و قدوة العلماء الصالحین و زیادة الکبراء الواصلین المشرقت بمقام

الرضا و العبدية و المتبای عن الاوهام و انخیالات و الصندیة و المعراء

من الکذاب و الغیبة و الغیمة و لقیة الصالحین و نقیة المفالحین و ظریف

الطراف الزمان و شریف الشفاء المكان فی تلك الزمان رحمت الله

تعالی علیه رحمة و اسعته ربیت

آنچه اسباب جمال است رخ خوب ترا بر وجه کمال است که به شیخ

باب ششم

در بیان سلوک و طریقه علیہ رحمت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان
 باید دانست کہ آنجناب قدس سرہ در یکی از رسائل خود نوشته اند کہ بعد از حمد و صلوات عیسیٰ
 این چند سطر آنکہ چون بعضی از ایمان التماس ازین فقیر حقیر خادم در گاہ احد فضل احمد
 کردند کہ سبقہای طریقه نقشبندیہ را بہ ترتیب از ابتدا تا انتہا باید نوشت ہر چند کہ جناب حضرت
 محمد والعت ثانی و ولہ از حمید ایشان عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ تعالی
 سرعہ و دیگر ابناء و خلفاء ایشان اجمالاً و تفصیلاً و مکتوبات و رسائل خود ما بیان طریقت نوشتہ
 اند کہ حاجت بہ بیان کردن و نوشتن دیگران نیست ولیکن اجابتہ لا التماس للفقیر چند
 سطور بی زیادت و نقصان و مستور در بیان طریقه مبارک نقشبندیہ نوشتہ میشود تا فایده
 آن عام تر و نفع از برای ساکنان طریق بود چرا کہ چون طالب پیش شیخ باید باید کہ شیخ
 اول دو رکعت نماز استخارہ بگذارد و در رکعت اول بعد از الحمد قل یا ایہا الکفرون و در
 رکعت دوم بعد از الحمد سورۃ احسان یکبار بخواند و بعد دعا می استخارہ را کہ اللہم انی
 استخیرک بعلمک واستقامتک بقدرتک است یک بار تا آخر بخواند و سید
 استغفار را کہ اللہم انت ربی لا اله الا انت است نیز تا آخر یکبار بعد از صلوات
 قبل از اللہم اغفر لی بخواند و بعد از آن متوجہ قلب خود شود و ہر گاہ کہ اقبال قلب معلوم کرد و در حق
 خدیشینہ و بجز اقبال قلب کمال نیز قیام مقام تقاہ است و در این طریق معالگیر و استغفار اللہ تعالی ربی
 من کل ذنب و اتوب الیہ راستہ بار بخواند بعد از آن بگوید کہ بگوئی خداوند من تو بہ
 میکنم از ہر گناہی کہ کردم دانستہ و ندانستہ ظاہر و نہان از صغیرہ و کبیرہ از ہر تو بہ کردم من برید

میشوم در طریقه خواجہ بزرگ حضرت بہاء الدین نقشبند و مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی
و عروۃ الوثقی حضرت ایشان محمد معصوم و حجتہ المد حضرت شیخ احمد سرہندی و عروۃ الوثقی حضرت
ایشان محمد معصوم و حجتہ المد حضرت محمد نقشبند و مروج الشریعت حضرت شیخ عبید المد و حضرت
خواجہ محمد پارہ و حضرت شہاد محمد رسا و حضرت شیخ عبدالمد از دست فضل احمد و اہل شہدیم بعد از آن
بہ طریق تعلیم ذکر مشغول شدہ بمریدان و مدکہ در زیر پستان چپ از دو انگشت پایان تر مقام
قلب است باید کہ مرید زبان را بکام چسپانیدہ بہ طریقی کہ لفظہ المد را بزبان دل بگوید یعنی این
خیال کند کہ دل من المدست گوید بعد از آن شیخ قلب خود را بہ طرف قلب سالک متوجہ کند و قلب
اورا کشش کند بہ خیال نہ بہ حرکت اعضاء جوارج بمقدار اربع سپارہ قرآن خواندن و یا بعد
نیم سپارہ خواندن بنشیند و متوجہ شود بعضی از مریدان مستہند کہ در اول توجہ متاثر میشوند و بعضی بپرس
و لیکن بعضی از ایشان کہ بدیری متاثر میشوند ان علامت نقصان استعداد ایشان نیست چہ کہ
باشند تمام الاستعداد نیز کہ باین حال مبتلا شوند بہر حال شیخ توہیات از ایشان در رخ ندارد و انشاء اللہ
بہرہ مند خواہند گردید و شیخ نیاید کہ طالب را فرماید کہ شب و روز بر ہمین سبق خود متعبد و مشغول
باشد و چنان بزرگ مداد دست نماید کہ تا ذکر و حضور ملک دل او شود و چنانکہ سمع صفت سامع
و بصر صفت باصرہ و اگر تکلیف ذکر را از خود دور کند دور نہ شود و سالک تمام الاستعداد و بردت
ست چاہے امید است کہ بفناء قلب مشرف گردد و بعضی از مردمان باشند کہ بہ اندک مدت بفتنا قلب
مشرف میشوند و این بیت در بارہ ایشان انگاہ صدق می آید کہ بہت

اگر این لحظه ممکن کار شب نیست
ز بخت مقبلان آنهم عجب نیست
و ولایت این لطیفه زیر قدم مبارک ابوالکثیر حضرت آدم صغی الهداست علی بنیاد علیهِ الصلوٰۃ و السلام
و رنگ در این لطیفه بعد از تصفیه تام به رنگ زرد کشف سالک ارباب علم میشود و این سالک را
این زمان آدمی الشوب خوانند گفت و بعد از گذشتن سه ساله چله سالک را لطیفه روح قیام
کند و مکان این زیر پستان راست است مقابل قلب با پیکر مجسمین بر نوکر لطیفه روح مداد

سبح و در سجده است و در سجده
مکروه است که بگوید
معبود من است
خیرت از بقیه شر است
میدانم که تو را می دانم
سبح و در سجده است و در سجده
مکروه است که بگوید
معبود من است
خیرت از بقیه شر است
میدانم که تو را می دانم

نشاء قلمی

نمایه و رنگ نور این لطیفه بعد از تصفیه تمام نور سرخ کثوف سالک ارباب علم خواهد شد و ولایت
 این لطیفه زیر قدم مبارک حضرت ابراهیم خلیل است بنیاد علیه الصلوٰۃ والسلام و این
 سالک را این وقت ابراهیمی الشرب خواهند گفت و بعد از گذشتن یک چله سالک را
 لطیفه ستر تعلیم کند و مکان او در میان وسط سینه و قلب است باید که سالک برای این لطیفه
 نیز بطریق سابق مداومت نماید و ولایت این لطیفه زیر قدم مبارک حضرت موسی است
 علیه بنیاد علیه الصلوٰۃ والسلام و رنگ نور این لطیفه بعد از تصفیه تمام رنگ سفید کثوف
 سالک ارباب علم خواهد شد و این سالک را درین وقت موسوی الشرب خواهند گفت
 و بعد از گذشتن یک چله سالک را لطیفه خفی تعلیم کند و مکان این لطیفه در میان وسط سینه و لطیفه
 روح است و ولایت این لطیفه زیر قدم مبارک حضرت عیسی است علی بنیاد علیه الصلوٰۃ والسلام
 و رنگ نور این لطیفه بعد از تصفیه تمام رنگ سیاه شهود و کثوف سالک ارباب علم خواهد شد و این
 سالک را درین زمان عیسی الشرب خواهند گفت و بعد از گذشتن یک چله سالک را لطیفه خفی
 تعلیم کند و مکان این لطیفه در وسط سینه است و ولایت این لطیفه زیر قدم مبارک حضرت سید
 المرسلین است صلی الله تعالی علیه و آله و صحابه وسلم و رنگ نور این لطیفه بعد از تصفیه
 تمام رنگ بنفش کثوف معلوم سالک ارباب علم خواهد شد و این سالک را درین وقت محمدی
 الشرب خواهند گفت و هرگاه که لطائف پنج گانه کما حقہ تصفیه یافتند سالک درین وقت داخل
 در دایره ولایت صغری خواهد شد و سیر الی الله انیزمان با انجام خواهد رسید و به مرتبه علم المقین
 خواهد پیوست و تجلی افعال ظهور خواهد کرد و شروع فناء النفس از عین مقام است باید که ذکر را
 جل گوید و از دل گوید بعد از تکیه باشد باین طریقه که اسم مبارک الله را بجای بی چونی
 و بی چگونگی بعد از توجهات با کلیه نقاب در دل گذراند و معنی حاضر و ناظر تصور کند و هیچ
 صفت نمودار و عین اسم مبارک را بعد از توجه مذکور نموداره در دل حاضر دارد و باید که سالک
 چشم خود را کشاده دارد و سرگردان بوی نیز خم نه باشد که آن سبب اطلاق خلق است بر

در این صفت کثوف سالک
 ابراهیمی الشرب
 موسوی الشرب
 عیسی الشرب
 محمدی الشرب

ف ولایت صغری

ف علم المقین
 ف سیر الی الله
 ف تجلی افعال
 ف شروع فانی النفس

ف سرور و حلاوت
 ف مکنه ۱۲

بر ذرا و حضرت خواجہ بزرگ بہاؤ الدین نقشبند قدس را ازین طور ذکر منع کرده اند و حضرت شاہ
 ولایت قاضی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم مدیر ایدیند کہ سر و گردن خود را شہبازاختہ بود فرمودند کہ سہر دست کنند و سر گردن بردار
 سر گردن در آمد و ازانین است کہ حال او را کس نہ اندک از نظر غوغو نیز نہان کند و این را وقوف قلبی نامند
 این ذکر الف با طریقت است کم بجای سیر کہ مولوی طریقت خواہد گردید از مشغولی بسیار
 و گمان نہ کنی کہ این کار سهل مرتبہ است بلکہ سالک درین وقت مظهر صفت جلال و جمال خواہد
 گردید چہ عمل آوردن ذکر ہر لطیفہ از لطایف عالم امروہ ہزار سالہ را قطع میکناند مشہور است
 کہ سیرانی اندر را بہ پنجاب ہزار سالہ راہ شاخ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ تعبیر کردہ اند پس ہر کہ
 این لطائف پنجگاہ عالم امر را کما حقہ سیر نماید و سلوک در زود فراورد آخرت فی یوم کان مقدار
 خمسین الف سنہ آن پنجاب ہزار سالہ را بروی آسان شود و والد و شوار خواہد بود بہت
 آن کس کہ بخورد از می و از عشق نہ سوزد بیچارہ مگر سوسختش ورتہ گور است
 بعد از آن شیخ این سالک را سبق نفی و اثبات تعلیم کند و طریق آن آنست کہ سالک نفس خود را
 در زیر ناف حبس کند و لا را بہ خیال از زیر ناف بکشد و بہ فرق سر رساند و لا را از فرق سر بہ
 خیال بہ کتف راست برساند و لا اللہ را از کتف راست بہ خیال قلب زند و باز لا را از سر
 شروع کند و بہ دستور سابق تمام کند و باز از سر نو شروع کند و بہ دستور سابق تمام کند و باز از سر نو
 شروع و بہ دستور سابق ختم کند او گاہ مرتبہ بہ مرتبہ و ہر نفس کہ بہ طاق طاق کہ این را وقوف
 عددی نامند یعنی بر عدد ذکر واقف باشد بعد از آن پنج مرتبہ گوید و بعد از آن بہت مرتبہ بہ ہمین
 طور آہستہ آہستہ تا بہت و یکبار در ہر جلس نفس برساند و بعد از آن ہر قدر کہ بخوشی و یادہ کند
 بہتر است و اگر در ہر جلس کردن بسیار شغقت میرسیدہ باشد باید کہ برو کریت و یک کہ محل
 نتیجہ است کفایت کند بہر حال ہر قدر کہ اختیار کند و یادہ نماید میباید کہ ختم بر طاق کند و جلس
 نفس در ذکر گفتن شرط نیست اما مفیدست و معنی آنرا چنین ملاحظہ کند کہ لایست آنکہ یح
 مقصود الا اللہ بجزوات پاک و بیچون او و چون نفس مار در ہر باید کہ محمد رسول اللہ

توقف قلبی

تسیری الی اللہ پنجاب
ہزار سال راہ

تعلیم نفی و اثبات

توقف عددی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم را بربان گوید و بعد از ان گوید کہ خداوند مقتضود
من توئی و رضائی تو و باز بچس نفس شروع کند و ہر گاہ کہ نفس را از گذارد و باز ہمین
کلمات مذکورہ را گوید و سبب باید کہ در شبانہ روزی نفی و اثبات را از پا لغصہ ہار کم نکند و اگر زیادت
از ان گوید انفع و بہتر است بیت

تا بہ چاروب لائرو بے راہ نرسی در سرائی الہامد

آمار خجہ علیاد نفی و اثبات بکلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ آن است کہ ہر چہ در ویدہ کشف شود
سالک در آید و ہر چند تنزیہ حرف و بی کیف محض نماید ہمہ را باید کہ سالک در تحت لا داخل کند
و در جانب اثبات غیر از کلمہ بکلمہ کشتن کہ بمواطات قلب صادر شود و اورا نصیب نباشد و ہم حضرت
ایشان علیہ الرحمۃ و الرضوان میفرمودند کہ ہر گاہ کہ فضل اللہ سبحانہ و بصدق حبیبہ صلی اللہ
علیہ وسلم معاملہ نفی و اثبات بانجام رسید و سینہ بی کینہ کشت این زمان این سالک را خلاصی
تمام از شرارہ نفس و شیطان میسر خواہد شد و سیر فی اللہ باتمام خواہد رسید و از علم الیقین
بہ عین الیقین مستحق خواہد گردید و استہلاک تمام نصیب او خواہد شد و این حالت معبر لغنائے
نفس است و بعد از ان شیخ میباید کہ این سالک را از فکر بہ فکر و در و معنی تفکر فرود رفتن است
از باطل بسوی حق و جذبہ قوی درین مقام روی خواہد داد و معنی جذبہ غلبہ میل دل است
بہ اللہ تعالیٰ بر سبیل ذوق و مراقبہ حقوق باصل تعلیم کند چہ اصل انسان عدم است و در
مراقبہ این فکر کند کہ من هیچ فیتہ ہر چہ بہت است برکت این فکر چندان آگاہی بنیان
ماسوی بر سالک رود و ہد کہ شرح نتوان کرد و درین وقت در حق سالک این بیت
صاوق می آید کہ بیت

در و دیوار جو آئینہ شاز کثرت شوق ہر کجائے گرم روی ترا سے سببیم

درین وقت برکت مراقبہ سالک را شہود وحدت در کثرت میسر خواہد شد و از کثرت ہمین
مراقبہ چنان محویت اورا حاصل خواہد شد کہ این را نیز فراموش ساختہ زوال عین و اثر

فت سیر فی اللہ
فت استہلاک
فت عین الیقین
فت قنائے نفس
فت بیان و فکر

فت معنی جذبہ
فت مراقبہ حقوق باصل

فت شہود وحدت در
کثرت

خود را مشاهده خواهد کرد چنانکه عزیز می فرموده است قدس سره بیت
 تو در گم شو کمال این است و بس تو باش اصل وصال این است و بس
 و حقیقت فنا فی الدردین موطن جلوه خواهد نمود و مقصود از فنا زوال گرفتاری طلال است
 و حصول گرفتاری بابل چه فنا عبارت از سپیان ماسواست از باطن ساکک بیت

فنا فی الدردین

کمتر زرق شوقی بتوان بود و طلب صد نشیئه می خورد که رساند لبی به لب
 و چون فکری آمد حاصل شد آنگاه در میدان تجا خواهد فرساید و از مرتبه استهلاک گذشته در مقام

فنا بقا

اصحکمال خواهد پیوست و این مرتبه را حاصل خواهد نمود و اکنون او را در مقام تجلی ذات روی خواهد
 داد و در مرتبه حق الیقین متحقق خواهد شد و این مقام شریف را یادداشت گویند و در عرف اصحاب

فنا اصحکمال

فنا تجلی ذات

فنا حق الیقین

فنا یادداشت

فنا احسان

کرام علیهم التحیة والسلام احسان نامند و یادداشت عبارت از دوام توجه و گاه نیست بی عزت
 فتور و غفلت و حقیقت ذکر قلبی نیز عبارت از حضور و شهود است بجناب حضرت حق سبحانه و تعالی

فنا حقیقت ذکر قلبی

و هم حضرت ایشان علیه الرحمۃ والرضوان میفرمودند که این فقیر را اجازت تعلیم طریقه عالیہ قادیان
 از پیران خود نیز هست باین طریقه که ابتدا سلوک طریق مذکور شروع از نفسی و اثبات است

فنا بیان طریقه قادیان

باین نوع که لارا از قلب شروع کنند با حرکت نرد سر را به طور وارثه گردانیده بر لطیفه روح
 نمی آرند یعنی لاله را تمام بر مکان لطیفه روح میکنند و الا الله را از لطیفه روح شروع کرده بر قلب

ببطریق ضرب میزنند چنانکه عزیز میفرماید قدس سره بیت

پس اگر ما بعد لا دیگر چه ماند

تیغ لا در قتل غنیمت حق براند

شاد باش ای عشق شرکت سوزفت

ماند الا الله باقی حسبله رفت

و باز لارا از قلب شروع کرده بطور سابق بر قلب تمام می کنند و این شروع و تمام را با هم
 نفس باید کرد تا فایده آن اتم و کامل باشد و چه مقدار که بر این ذکر اختیار کنند ختم بر طاق کنند که

این را دو وقت عددی می نامند و آیه است و یک مرتبه رساند که آن محل نتیجه است
 و زیاده از آن هر قدر که اختیار کنند بهتر است و نفع چه هر قدر که زیاده کنند همان مقدار تصفیه زیاده

میشود و فنا و محویت روی میدهد و ثمره مراد از شجره پرثه ذکر حضرت رب العباد اورا حاصل
خواهد شد انشاء الله تعالی بیت

ذکر که ذکر تا تر جان است پاکه دل ز ذکر رحمن است

من طریق علی بن ابراهیم

و هم میفرمودند که اجازت تعلیم طریقۀ عالیہ پستی باین فقیر این نوع از پیران فقیر از مشایخ بزرگوار خود نیست
و سلوک طریقۀ مذکورہ باین فقیر باین نوع از پیران رسیده است کہ این طریقہ لطیفہ
دار و ویران است زیرا نواف است و آنکہ بطرف چپ ناف است آنکال نام دارد و آنکہ بطرف
راست ناف است آنکال نام دارد و در میان هر دو لطیفہ مذکورہ در زیر ناف لطیفہ ایست کہ
سنگ منہ نام دارد بطریق خیال سیر این لطایف باید کرد کہ اذکار و طریق نفی و اثبات آن
این است کہ اول جلسہ صلوٰۃ را رعایت نمودہ کلمہ لا اربہ طولی از ناف کشیدہ بکف راست
ارد و الہ را از کف راست بفرق سر رساند و در اینجا نفس و گیر گرفته الا الہ را بہ قوت تمام و ضرب
شدید از فرق سر بردل ضرب کند و در حین گفتن لا الہ چنان تصور کند کہ محبت غیر خدا را جلشاند
از دل بیرون نموده در پس پشت انداختم و معنی این کلمہ را چنان تصور کند کہ نیست هیچ
معبودی و مقصودی و موجودی جز ذات پاک خدا تعالی و بعد از آن شیخ اسم سمیع و بصیر و علیم
را بہ طریق عروج و نزول بر می تسلیم نماید مرید باید کہ با تمام مذکورہ بہ طریق مذکور عروج نموده
باز باین طریق علیم و بصیر و سمیع نزول نماید بچنان عروج و نزول بیکرودہ باشد ثم و ثم یا ملاحظہ معانی
آن تا فنا و بقا آن روی و در انشاء الله تعالی و بعد از آن شیخ سالک را پاس انشاء الله تعالی
نمائید باین طریقہ کہ در هنگام غروب نفس لا الہ گوید بخیال و هنگام بطلان نفس الا الہ گوید بخیال
بخیال با تصور معنی آن و در حین لا الہ نفی محبت ماسوی الہ نماید و در حین گفتن الا الہ
محبت حق تعالی را در دل خود اثبات نماید و بعد از آن اورا اور قیامت المعین نشانم و چند چیز را

من پاس انفس

من طریق علی بن ابراهیم

من طریق علی بن ابراهیم

رعایت فرماید اول صوم ددام و بعد از آن قلت طعام و کلام و ترک صحبت عوام در انقضای شد
خود علی الدوام و ادب نگاه داشتن او باللیالی و الایام و در صغری بر ددام و نمازهای نافله و

و عاقلی مانور و آنچه شرائط این راه باشد همه را به قد و وسع بجای آور تا کار او بر آید چرا که بر سالک لازم است که اول همه شرائط آداب سلوک را دانسته تمام بجای آورد و بعد از آن بکار شود خصوصاً اعلیٰ ترین آن شرائط و ضرورتین آنها طلب رزق حلال است که نه جز و تنها لقمه است و یک جز و باقی سایر عبادت و عبادت و معنی عبارت اداء و طاعت بندگیست بر حسب شریعت و معنی عبادت حضور و آگاهی دل است بر نعمت تعظیم حضرت صمدیت و مایه صدق مقال در همه حال بر سالک ستوده و خصال لازم است بلکه لازم چه بعضی از کبریا هم امدت بای فرموده اند که هر سالکی که دروغ گوی باشد جنب طریقت باشد و طهارت معرفت وی شکسته و دین وی در نقصان بود و محبت

ث فرق عبارت و
عبودیت

گر راست رو باشی و در بند مانی
چرا که دروغت و دها ز بند رمانی
ز آنکه دروغت و دها بر سالک طریقه طلب رزق حلال و صدق مقال هر دو بمنزله جلا اند که طیران
بسوی عالم قدس نمایند از خداست تعالی چه ضرع تمام طلب رزق حلال و صدق مقال کرد و باشد
که چون می ازین دو موقوف و کرد و سالک باز از پرورای عالم لاهوت بماند و به عالم ماسوت بهوت
افتد و ربح القهقری شود و نعوذ بالله من ذالک بیت
همین دو شرط برابر ایگان از کف مد سالک
و نیز سالک می باید که همیشه در اتباع شریعت غرا بگوشد و تا سراپا خود را در شریعت کم نسازد و خبری
از طریقت و حقیقت آن نخواهد یافت بیت
اسرار طریقت که مراد اول جان است
هرگز نتوان یافت بجز راه شریعت
و بی شریعت در طریقت و رماندن بدان ماند که شخص در معرکه قتال بی سلاح و آلت جنگ
در آید و باغی

احکام شریعت است چون شارع عام
هر کس سر از حکم شریعت بچپد
بیرون مراد از راه شریعت یک گام دور
در مذمب اهل معرفت نیست تمام

زیر آن شریعت طریقہ مسلک کہ بنی است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بمیتا بعت بنی سحکس ولی نشد
است و نخواهد شد بیت

محال است سعدی کہ راہ صفنا توان رفت جز در پے مصطفیٰ
باید دانست کہ درین رسالہ اسنچہ مکتوب شد و در بیان طریق بسط یافت مناسب حال مردان
و تمام الاستعداد آن است و الامر میدان و کم استعدادان عمر ما درین صرف نمکنند تا از ہزاران
ہزار یکے بمقصود اصلی پے میسر نہایت

اوحد شصت سال تحسینی دید تائبے رومی نیک تحسینی دید
چونکہ درین فساد زمان حرارت دل عشاق بر دوت پیدا کرده است و مہتممای طالبان ملک اکثر
ساکنان پست شدہ تا اگر باین دولت بی نہایت بنوازند و باین سعادت بی غایت برسانند

مصرعہ

این کار و دولت است کنون تا کرار شد

بیت

بجد و جہد کس عاشق نہ گردد کہ عشق ایمان بود عطای است

مع فلک از برای درغیب و تشویق طلب تحریر نموده شد و اللہ بیہدی الی سبیل
الوہد و جناب حضرت عروۃ الوثقی قدس سرہ فرمودہ اند کہ مرید این را و بالجلہ خاک و بی
وجود شدہ بنصرت این طائفہ قیام نماید و با کلیہ درین راہ اقدام نہند و الا ہوس این راہ و
مصاحبت این بزرگوار آن نمکنند کہ درین صورت احتمال ضرر غالب است و نفع موقوف پس
ہنگی بہت گماشتہ خود را درین امر شریف مصروف داشتہ بر پنج معمول بر ذکر مشغول باید شد
و بعضی بسند کردہ سینہ پر سینہ اخذ نموده بہ عمل باید آورد تا برکات جلیہ و تاثیرات قویہ روی دہد و
تعمید افتہ والا این چنین اشتغال و اذکار علی العموم و بالاتفاق شائع و مروج است کہ میت
کہ نمیدانند و یا از شنیدن کیبار یاد و پار و ریافت نمکنند خود سری خوشترن و درمی و محمد دوم زلوگی

در هیچ کار بکار نمی آید و هیچ گره از چهره دل ازان بر نمی کشاید بلکه علی الاکثر بالعکس نقصان
 و ضرر میماند و سستی در طلب از شامت آن روی میسر در چنانچه گفته اند بیت
 هر که اواز خویش کاری می کند بخت و دولت را سراری می کند
 لهذا از برای تحصیل این نسبت ترغیب بصحبت اختیار که ممالک و متصرف دولت و سعادت اندوخت
 آمده بعد از دریافت این دولت عظمی و سعادت مقصومی و سعی در نگاهداشت این نسبت شریفه
 باید نمود و بذل و افتقار تمام از حضرت حق سبحانه و تعالی فی الیالی و الایام باید طلبید که تا این
 نسبت پرافت خالی از ظرفیت و تسری و دایمی شود و دوام حضور و شهود او جل و ذکره العظیم بر
 وصف بچونی و لغت بچگونگی میر گردد و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین بیت
 اندک پیش تو گفتم غم دل ترسیدم که دل آزرده شوی و نه سخن بسیار است
 والسلام علی من اتبع الهدی والتزم متابعت المصطفی علیه و علی آله الصلوات
 و التسلیمات الغله

باب هفتم

در بیان نمازهای نافله مأموره حضرت ایشان علیه الرحمه و الرضوان
 باید دانست که حضرت ایشان قدس سره العزیز در یکی از رسائل خود نوشته اند که بعد از حمد
 و صلوة و تبلیغ و دعوات سیکوید بنده ضعیف خداوند قوی و احد فضل احمد بلفظه الله
 الی کمال الرشده که معلوم است در زمان و جمیع محبان و مخلصان بار و سلما که الله تعالی و
 ابقا که و او صلکه الی غایت مایتمنا که بفرماید که ایق و انسب بر ابرس باشد نوشته
 میشود و کوشش بهوش باید که اتماع نمایند بیت

نصیحت گوش کن چنانکه از جان و دوتتر و دوزخ جوانان سعادتمند و پسنبد پیر و نانا را
 اول طلب رزق حلال بر مسلمان طالب کمال لازم است و در جناب قدس حضرت الهی
 جلشانه بالتجاء تمام طلب رزق حلال کرده باشند و با سبب ظاہری کمال احتیاط اختیار کنند
 و چنانیکه شبیه داشته باشند تا قدرت و توانائی دارند دست بآن شبیه نیندازند بلکه طعام حلال
 طامان و جباران و شکبران و غافلان را بخورند زجر الهم و تو بیجا لا حول الهم و الله و الله هم بهتر
 باشد که شوکت فقر و فقر خواهد بود و دوم صدق مقال در همه احوال بر عیدارند که دروغ گوئی
 را خیر و برکت و نور و حضور نبوی و بیوم هم صحبت نیک و دانا و دلہامی کرم را سرور گردانند بہت
 تحت بر عظمت پر صحبت این حرف است کہ از صاحب جنس احترام کشید
 چہارم علم آموزند کہ عامی را معرفت و قرب و حضور و ترقی و مودت در آنحضرت جل و علا
 اصلاً حالکونہ عاصیا و جاہلاً نبود کما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی
 علیہ وآلہ وسلم ما اتخذ اللہ ولیاً جاہلاً قو نیگیر و اللہ تعالی بر دوستی نادر
 را در حال نادانی برگزید

حق کجا ہمراہ ہر احمق شود

پنجم آداب شریعت و طریقت بہ تمام تعلیم گیرند و عمل آرند کہ بیچ نادان دینی اوب سجد از سید
 است و نخواہد رسید باید دانست کہ افضلترین آداب و اولترین این رعایت نمازهای نوافل
 است کہ بتقرب عبدی الی بالانوافل در شمار آمدہ است و این را قرب نوافل گویند و سنی
 نفل در لغت عرب قرب و زیادتی است و در شرع سنی نفل قرب حق و زیادتی است بر
 فرائض و واجبات و دیگر این کہ اول چیزی کہ بعد از توحید روز قیامت آہنا و صدقہ نماز
 از بندہ پرسیدہ میشود نماز است پس اول شروع از نماز پنج وقت را با جمیع شرائط و ارکان
 ان بہ جماعت ادا نمایند و ہرگز ترک جماعت نکنند بلکه بحجیر اول را با امام از دست نہ ہند کہ تجس
 الاولی چیز من الدنیا و ما فیہا و آخر دست آمدہ است و نیز سنی باید کہ نماز جماعت را در

مذہب ان نفل در لغت
 و شرع -

در سجده کنند که لا صلواته بجمارا المسجد الا فی المسجدا نیز در حدیث آمده است و قول
بچه از بزرگان است که رباعی

هر که درین مقام طاعت نکند
پنج وقت نماز با جماعت نکند
هر خفتن و فجر اگر به سحر ناید
پنجمیر ماوراء شفاعت نکند

و محبت سنتهای حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم باید بود و از دل و جان حکم و بندگی شریعت
عزرا قبول باید نمود و از کل بدعت مایه دور باید بود اگر چه آن را حسن خوانند که کل بدعت مایه است
واقع شده است قیاس و اجتهاد و تدوین کتب و سخنان و تحقیقت بدعت نیست که در وقت
اصحاب و تابعین رضوان الله تعالی علیهم اجمعین واقع شده اند و این مایه در دین ندارند
از بدعت ضلالت بدعت اعتقادی است و مراود از بدعت حسن بدعت در عبادت است مثل
نماز نفل به جماعت و فرض به جماعت در حق مرخص و بلند گفتن تسبیح تراویح و تکبیر تشریق و
تشویب و مانند آنها و اما بدعتی که داخل در عبادات و اعتقادات نباشد بلکه از روی رسم مردم
و عادات باشد از بدعت مباحه که باندوی ازین حکم خارج است و از محض گوئی و عیب جوئی و
غیبت کردن مسلمانان سخن لغو و لایعنی نیز از بدعت مباحه است که این اشکالی آدبی است و
دل را میزند و طالب را از طلب باز ماند و غراب و ابر سازد و دیگر باید که یاران و دوستان
جمع اوقات خود را مصروف در طاعت و عبادت و یاد آحضرت جلشانه دارند که وجودشان
از برای عبادت و ذکر سبحان آفریده شده است که قوله تعالی و ما خلقتنا لنعبد الا الله
اللسعید رنی و قرآن مجید و فرقان تمیید آمده است بیت

صلوات و پیمن این است که یاران همه کار

و اگر دارند و سر طره یار همه گیرند

کار این است و غیر این همه بیسج ۴ اکنون آیدیم به بیان حرف اوقات که تفصیل ذکر آن باید
شعید سالک میباید که فرض نماز را در راه جماعت او را کرده و در راقبه شود تا بر آمدن آفتاب

قدم یک نیزه یا دو نیزه در جاسے خود نشینند و بعد از آن چیزی از آیت قرآن مجید خوانند
 دست بر عابر و ارد و بعد از آن از جابر خاسته دو رکعت نماز اشراق بخوانند و رکعت اول
 بعد از سوره فاتحه آیت الکرسی یکبار و سوره حضرت یس تا آیت لا الی ایلہم حیون
 یکبار بخوانند و در رکعت دوم از آیت و نفخ فی الصور تا آخر سوره مع سوره و اشش
 یکبار بخوانند و بعد از دو رکعت نماز اشراق مذکور دو رکعت نماز استغفار بخوانند و معنی استغفار
 طلب خیر است از احد تعالی مقتضای مقام عبودیت و در رکعت اول نماز استغفار
 بعد از الحمد سوره قل یا ایہا الکفرین یکبار و در رکعت ثانی بعد از سوره فاتحه قل
 هو الله احد یکبار بخوانند و بعد از تشهد و در و قبل از اللهم اغفر لی گفتن در نماز استغفار
 باید کہ این دعا را کہ سید استغفار است یک بار بخواند کہ اللهم انت ربی لا اله الا انت
 خلقتنی انا عبدک وانا علی عهدک و وعدک ما استطعت اعوذ بک
 من شر ما صنعت ابوء ذنوبک بنعمتک علی و ابوء بذنوبی فاغفر لی فانہ
 لا یغفر الذنوب الا انت و بعد از سلام نماز و ادون دعای استغفار را بخواند و آن
 این است کہ لبسم الله الرحمن الرحیم اللهم انی استغفرک بعلمک و استقدرک
 بقدرک و اسئلك من فضلك فانک نقدر ولا اقدر و تعلم ولا اعلم
 و انت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم انما ریه الیوم و اللیلۃ
 من العمل الی عمل کان دینیاً او دنیاویاً خیر لی فی دینی و معاشی و
 عاقبت امری او عاجل امری و آجلہ فاقدر لی و یترہ لی مثربارک
 لی فیہ ورن کنت تعلم انما رید الیوم و اللیلۃ من العمل الی عمل کان
 دینیاً او دنیاویاً شراً لی فی دینی و معاشی و عاقبت امری او عاجل امری
 و آجلہ فاحرف عنی و اقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ و صلی الله تعالی
 علی سیدنا و نبینا مولینا محمد و آلہ و صحبہ و بارک و سلم و بعد از قرائت نماز

فی نماز استغفار

فی سید استغفار

دعای استغفار

من
تفصیل در بیان
طایف مایه و انشا الله
تعالی نوشته خواجہ

استحارہ اگر از علم ظاہر خبردار باشد باز بر اقبہ مشغول شود و عاکاماً مایه و طایف مایه کہ دارد بخواند
والا در تحصیل علم فقہ و حاجت مشغول شود و اگر این مرد کاسب است بہ کار خود و دوشل کار مشغول است
کہ دست بکار و دل بایا بہیت .

و اتم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال

میدار ہفتہ چشم دل جانب یار

و اگر درستان باشد بجز و از فراغ نماز مشرق و استحارہ یک نماز پاشت بخواند و آن از دو رکعت شروع تا دوازہ رکعت بہت و طریقی
این فقیر بہت رکعت خواندہ می شود بدین طریقی کہ چار رکعت چار رکعت یک سلام بخواند کہ رکعت اول بعد از سورہ فاتحہ ہم یکبار
رکعت ثانیہ بعد از فاتحہ و اس یکبار و در رکعت ثالثہ بعد از فاتحہ و اس یکبار و در رکعت رابعہ بعد از فاتحہ و اس یکبار
و اتم شرح بہ ترتیب یکبار می بخواند و در چار رکعت باقی ماندہ در ہر رکعت بعد از سورہ الحمد سورہ
انما عطایناک را بہت بار می بخواند و با چار قل را یکبار می بہ ترتیب بخواند فقیر است و لکن طریقی اولی
معمول تر است و اولی را چون از نماز چاشت فارغ شود باز بسجود و ذکر خود مشغول شود ہر سجدے
کہ بودہ باشد از ابتدا و ذکر قلب تا انتہائی سلوک بعد از فراغ اورا و مشغولی باز یکبار روزگار خود
برود کہ لفظہ دل و عیال خود را و آن این نیز عبادتی است علاحدہ و اگر محرو است بہ بیگان
و بکیان و تمیان آب و ہد و خدمت کند کہ کثرت بسیار ازین کار نسبت بحال او خواہد بود
کہ المخلوق کلہم عیال اللہ تعالی و ثواب بسیار و اجر بی شمار مرا و حاصل خواہد شد کہ گفتہ
اند ہر کہ یک حاجت بندہ ممکن را برآورد روز قیامت خداوند تعالی صد حاجت او را از کرم
بیعت خود بر آوردہ خیر خواہد گردانید انشا اللہ تعالی و چون قریب بہ نیم روز شود اندک طعام
و شراب بقدر حاجت بخورد اگر صائم نہ باشد و بعد از آن بہ نیت ادا سنت قیلول بکند و سنی
قیلول خواب اندک است در نیم روز و اگر درستان باشد حاجت قیلول نہ دارد و چون زوال شود
در اول وقت زوال میباید کہ وضو کردہ و در رکعت نماز شکر وضو بکند و در مسجد شتاب نہ کند کہ رکعت
نماز تحیت مسجد بگذارد و رکعت فقیرہ علیہ است کہ تحیت مسجد نہ است و در روزی کہ بگذارد نہ کنایہ است آن قبل از
اول نماز نہ است بہر حال چار رکعت نماز نہ است و اتم گنبد کہ حضرت محمد و آل ثانی قدس سرہ فرمودہ اند

کہ حضرت پھر علیہ علیہ السلام از زمان بعثت تا زمان رحلت سنت زوال را ترک
 نکرده اند و قراءت آن موافق وقت است انتہی کلام قدس سرہ ملخصہ و قراءت سنت
 زوال چار قل را در رکعت بہ ترتیب یکبار بخواند بہتر است و بعد از ادا دو رکعت نماز سنت مؤکدہ
 ظہر چار رکعت نماز سنت زواید بخواند و قراءت آن را نیز چار قل باید کرد و بعد از فراغ نماز ظہر
 سورۃ الفاتحہ بخواند و یا کہ سورۃ بخواند و می شنود و بعد از آن چند مسئلہ از روئے کتاب صلوٰۃ
 مسعودی و جامعۃ الاسلام بخواند و بعد از آن چیزی از کتاب مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد
 الف ثانی قدس سرہ و یا کتاب مکتوبات حضرت عروۃ الوثقی بخواند و یا کہ بخواند کہ می شنود
 البتہ معین است و بعد از آن اگر مامور بہ نماز دو گانہ حضرت نباشد باز شل اول روز بہ سبق
 باطن خود مشغول شود مثل ذکر قلب و یا تہلیل و یا مراقبہ و غیرہ اما نماز عصر و اگر این مرد متقی باشد
 نماز دو گانہ حضرات باید کہ مشغول شود و نماز دو گانہ کلان بخواند و ترتیب آن از اول تا آخر این
 است کہ شیخ را بایہ کہنتمے را دو گانہ کلان تعلیم کند و بگوید کہ دو رکعت نماز نیت کند و در رکعت اول بعد از
 سورۃ فاتحہ آیت الکرسی را تا سورۃ حضرت یس را دو بار بہ تمام بخواند و در سجدہ اول نماز کلہ تجید سبحان
 اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر سیصد بار بخواند و در رکعت سیصد بار بخواند و در
 رکعت دوم آیت الکرسی را یکبار و سورۃ حضرت یس نیز یکبار و از قل یا ایہا الکافرون تا سورۃ
 ناس نیز یکبار بخواند و لیکن سورۃ اخلاص را سه بار بخواند و در بقی ارکان صلوٰۃ دو گانہ مذکورہ کلمہ
 تجید را شل صلوٰۃ تسبیح و ہر بار باید بخواند تا چیل روز پیوستہ چنین کند و چون شروع در چلہ دوم کند
 و در رکعت اول سورۃ حضرت یس را بیست بار بخواند و در سجدہ اول نماز کلہ تجید را پانصد بار بخواند و
 چون شروع در چلہ سیوم کند و در رکعت اول سورۃ حضرت یس را سی بار بخواند و در سجدہ اول نماز کلہ
 تجید را مئید بار بخواند و چون شروع در چلہ چهارم کند و در رکعت اول سیرۃ حضرت یس را چیل بار
 بخواند و در سجدہ اول نماز کلہ تجید را ہزار بار بخواند و در روز ہفتم سورۃ حضرت یس را چاہ بار بخواند و چون
 از نماز دو گانہ فارغ شود از روئی قرآن مجید یک جز یا بیشتر تلاوت کند کہ ثواب آن عطا شدہ است

و اگر اربعه نتواند خواندن لا اقل یک ربع باید خواند و چون وقت نماز عصر شود اگر وضو می کامل خواندن نداشت باشد طهارت
مشغول شده بعد از فراغ آن چهار رکعت نماز سنت عصر بکند و قرات آن بعد از سوره فاتحه دو رکعت اول عصر چهار بار و
دو رکعت دوم سه بار و در رکعت چهارم یک بار است و بعد از فراغ فرص نماز عصر جماعت تا غروب آفتاب مراقبه
و محاسبه اقوال و افعال مشغول شود و مراقبه مشتق تر قب است معنی مراقبه اینجا چشم داشت آن است که وقت
سالک به غفلت نگذرد و معنی محاسبه اینجا حساب گرفتن امروز است که هر چه گذشته است و اگر با گناه
و طاعت الهی طلبشانه گذشته است شکر باید کرد و اگر به غفلت یا گناه گذشته است استغفار و توبه بسیار
باید کرد و اگر مال کسی را به ناحق گرفته است آن را مالک آن رو باید کرد که حضرت رسالت صلی الله علیه
و سلم فرمود و اندک حاسبوا قبل ان محتاسبوا و بعد از فراغ ادای صلوٰه مغرب شش رکعت نماز به
سلام یکبار و دو گانه اول این بیت حفظ الامان بخواند قرات آن بعد از سورت فاتحه انا انزلناه کبار و سورت اخلاص
مبقت بار و معوذتین یکبار و این است دو رکعت ثانیه راتل اولی باید خواند و در رکعت ثانیه راتل بیت تحفه الرسول بخواند قرات آن بعد از
فاتحه دو رکعت اولی واضحی و در ثانی الم نشرح باید خواند و دو گانه سیوم راتل بیت صلوٰه اداین بخواند
قرات آن در رکعت اول بعد از فاتحه آیت الکرسی یکبار و سورت اخلاص سه بار بخواند و در رکعت
دویم راتل رکعت اولی بخواند یعنی بعد فاتحه آیت الکرسی یکبار و سورت اخلاص سه بار بخواند و بعد از
فراغ نماز اداین چیزی از ادعیه مانده بخواند و کلمه توحید لا اله الا الله و حده کلاش یک
له ما آخرو بار و دعای اللهم اجورنا من النار یا حیی یا مقیت بار بعد از صبح و بعد از شام بخواند
و اگر روزه دار نیست تا وقت نماز نختن باز بند کرد و فکر و درود استغفار مشغول باشد و چون وقت
نماز نختن شود در مسجد در آید و دو رکعت نماز نختن مسجد اگر وقت گنجاند بخواند و بعد از آن چهار رکعت
سنت زد و باید بخواند و چهار قل بهر ترتیب یکبار قرات کند و بعد از فراغ فرص و سنت نختن چهار رکعت
نماز قیام لیل بخواند و اگر سورت های کلان مثل طه و یسین و تحفیم از یاد رسیده باشند در آن بعد
از سورت فاتحه بخواند و الا در رکعت اول بعد فاتحه آیت الکرسی را سه بار در رکعت دوم بعد از فاتحه سورت
اخلاص را سه بار و در رکعت سیوم بعد از فاتحه سورت طه را سه بار و در رکعت چهارم بعد از فاتحه سورت

من مشغول شوم

ناس بار بخواند و بعد از آن نماز وتر بخواند اگر اعما و بحر خیزی نداشت باشد و الا از المبتدئ در سجده
 خواند که افضل است و قرات آن در رکعت اول بعد از فاتحه سج اسم کیار و در رکعت ثانیة بعد از
 فاتحه قل یا ایها الکافرون کیار و در رکعت سیوم قل هو الله احد را یکبار بخواند و گاه گاه در نماز وتر در رکعت
 بعد از فاتحه اما از لئاه کیار و در رکعت دوم قل یا ایها الکافرون کیار و در رکعت سیوم محو قین یکبار
 بخواند و در رکعت سنت مؤکده نماز باید و مغرب در رکعت اول بعد از فاتحه قل یا ایها الکافرون و در
 رکعت ثانیة بعد از فاتحه سورة اخلاص بخواند و در رکعت نماز سنت مؤکده نماز پیشین و خفتن به
 رکعت اولی بعد از فاتحه قل اعوذ ب الفلق و در رکعت ثانیة بعد از فاتحه قل اعوذ ب الناس بخواند
 و در رکعت نماز سنت مؤکده ظهر و سنت نماز جمعه و فرض احتیاطی نماز جمعه در هر که ام یا بعد از فاتحه
 چهار قل به ترتیب کیاری بخواند و بعد از فراغ نماز خفتن در خانه خود آمد و چیزی طعام بقدر حاجت
 خورد و لا اقل صد قدم راه رود که تا سنت بجا آید که اذا تغذت و اذا تعشی قش حکم است و بعضی
 از حکما نیز گفته اند که اذا تغذت بیت فتم و لو کنت علی رؤس الغنم و اذا تعشیت فدر و لو کنت
 علی رؤس العباد یعنی هر گاه که چاشت گاه چیزی بخوری پس میاید که اندک بخواب روی اگر چه
 بر بالائی سر که سفند ان باشی و دیگر حای نیابی و هر گاه که در شب ناگاه طعامی بخوری پس میاید که
 و در بخردی اگر چندی که باشی بر بالائی دیوارهای باریک و شب تاریک این مبالغه است بر آنکه
 بر چنین حالی ترک نباید کرد خواب و مشغول طعام خوب بنیم شود و قوت معازمه بی قوت نشود که تربیت
 بدن بر آدمی فرض است و بعد از آن زود بخواب رود و با طهارت و رو بسموی قبله کرده و دست راست
 بر روی نهاد و دستخوار و کمر در کف و شهادتین و در دو خواند و آگاه بوده از نگاه باز بملتشت اخیر
 شب بیدار شده و او میماند و خواند و وضوء کامل کرده و دو اذکر رکعت نماز تهجد به شش سلام را
 بکنند و اگر حضرت سبیس را از حفظ می دانست باشد و شهادت در از با شنید و در
 هر رکعت بعد از سورة فاتحه کیار سورة حضرت سبیس را بخواند و یاد و از خود تقسیم کرده بخواند و اگر وقت
 تنگ باشد و یا سورة حضرت سبیس را از حفظ نمی دانست باشد میاید که در هر رکعت بعد از فاتحه سورة

من فرض احتیاطی
 جمعه

اخلاص راسته بار بخواند و چون از نماز تهجد فارغ شود انگام به توبه و استغفار و ذکر مراقبه مشغول شود و سید
 را مفتاد و بار بخواند بهتر باشد که المستغفرین بالا صهار و قشدره است و بعد از فراغ استغفار و انگام
 و افکار کمتر بخوابد و در که نماز تهجد بین، النورین واقع شود که این نیز سنت است و چهار رکعت نماز تهجد
 نیز در هر روزی باید که بخواند و باشد بعد از نماز چاشت و یا بعد از ظهر و یا در سحر گاه یا قبل از تهجد یا بعد
 آن باین طریق که چهار رکعت نماز یک سلام گذارد و بعد از نماز قبل از توفی کلمه تهجد را که سبحان الله
 و الحمد لله است تا آخر نماز و بار بخواند و در رکعت اول بعد از فاتحه یکبار سوره و ششم بخواند و این
 کلمه مذکوره را بعد از آن ده بار بخواند قبل از رکوع و چون رکوع کند بعد از تسبیح رکوع این کلمه را
 ده بار بخواند چون از رکوع بقوم رود و بعد از ربنا لک الحمد گفتن باز این کلمه مذکوره را ده بار بگوید
 چون از قوم سجده رود و بعد از فراغ تسبیح سجده باز این کلمه مذکوره را در عین سجده کردن و
 بار بگوید و چون از سجده اولی به عجله رود باز این کلمه مذکوره را ده بار بگوید و طبع و چون از
 عجله به سجده ثانی رود باز در آنجا این کلمه مذکوره بعد از تسبیح سجده ده بار بگوید و باقی آن سه
 رکعت مثل رکعت اولی و ششم قرائت کند و در آن سه رکعت باقی مانده کلمه مذکوره را ده بار
 بعد از ادای قرائت و در رکوع وجود و قومه و عجله بخواند با جمله سالک نمازهای طولانی و الفت
 درین محل ما بخواند و تلاوت قرآن مجید بسیار کند و ذکر کلمه طیبه **لا اله الا الله محمد رسول**
الله صلی الله تعالی علیه و آله و سلم بسیار نماید عدد اقل تئیل هر روزی پنج هزار است و اکثر
 موافق گنج الشش اوقات است و اگر سیر شود صد هزار بار و الا مفتاد و هزار بار تئیل کند و در
 نماز است و در و شریف اللهم صل علی سید الخلق محمد و آله و سلم با هر روز یا صد
 بار یا بیست و اندک از هر روز یا بیست این طریق است و باید که نافه کند تا نتیجه دهد معنی نافه آنکه یک مرتبه خواند
 و یک بار بخواند و دیگر در و یا مثل صلوات خمس و دلال الخیرات و در و اکبر و در و احسن
 در و استغاث و در و حاجات و غیره هر قدر که توفیق یابد و خستیا کند و در و است
 در غیرت است که فردای قیامت در و فرستند تا این شفاعت خاصه حضرت را علیه

ن بیان تسبیح

ن بیان در و شریف

و علی الصلوٰۃ والسلام دریا بند و رین باب و عدد بسیار است که بیان آن مستعذر است و چون
 سالک این راه هر گاه که ازین وظایف طاعات و عبادات و اذکار و انکار که ذکر یافت فارغ شد
 و هر فرزند واجب و سنت و مستحب که در قول و فعل و نیت بعمل آورد و هر حسنہ که از وی توفیق
 خداوندی کل سلطانہ بہ وقوع آمد بگویند کہ ثواب این همه را بہ روح پر فتوح حضرت سید المرسلین
 علیہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات گذرانیدم و فرستادم و بعد از آن باز گوید کہ این ثوابی را کہ بہ
 طفیل آنحضرت صلے اللہ تم علیہ وسلم بر من حاصل شد این ثواب را نیز بہ جناب حضرت مقدس
 بنوی صلے اللہ تم علیہ وسلم گذرانیدم این قول را تادم باز تکرار کند و در مرتبه ہائے ہفتم بگوید کہ ثواب
 این بر حسنات را کہ بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ و علیہ الصلوٰۃ و السلام من حاصل شد بار و اح پاک
 جمیع حضرات انبیاء و المرسلین و حضرات خلفاء راشدین و جمیع اہل بیت و اصحاب آنحضرت علیہم
 الصلوٰۃ و التسلیمات و جمیع اہل حقوق خود و جمیع المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات بخشیدم
 و در حق این نقیر نقیر فیض احمد حسن اللہ المال و الرشیدیز دعا کند کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
 برکت و عیادت ادا این حقیر را کمال قرب خود و عطاء فرماید و از آن منہ گمان گرواند کہ لا خوف
 علیہم و لا هم یحزنون در حق ایشان نازل شدہ است آمین و رب العالمین صبت
 ہر چه جز عشق خدای حسن است گر شکر خورون بود جان کس نہ است
 بہاد خدای ہر چه پرستند بیس فیت بی دولت است آنکہ بیسج اختیار کرد
 و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و السلام علی من اتبعہ

باب ہشتم

در بیان ختمات معمولہ و نامورہ از حضرت ایشان علیہ الرحمۃ و الرضوان
 باید دانست کہ حضرت ایشان علیہ الغفران من اللہ سبحان ہر گجا ہی روزی مجہ و روشنہ

بعد از اذان نماز عصر تا نماز شام ختم کبیر و ختم صغیر و شستن و هرگز ترک نیکو و نیکو ثواب ختم کبیر را
 به روح پرستوح حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم و آل و اصحاب ایشان و عنوان است
 تعالی علیهم جمیعین بیکدیگر نمایند و ثواب ختم صغیر را که عبارت از ختم خواجگان است قدس الله
 سرهم بار و اح حضرت شایخ خود بیکدیگر نمایند و در هر امری که ضرورت و حاجت می افتاد استعانت
 از ارواح طیبه ایشان میفرمودند و طلب استعانت می نمودند به مضمون خبر صادق که اذ احتیجتم
 فی الامور فاستقلینوا من اهل الصلوة و خلفاء و یاران از این نیز به موافقت نمودن این
 ختم ترغیب و تاکید تمام می نمودند و بعد از فراغ ختم تویز و یا آنچند و یا هر چیز که شیرین بود
 به باران تقسیم کرده می دادند و بعد از اذان مغرب اکثر اوقات طعام به تکلف مثل برنج
 و یا شیر با می خوب باین نیت میدادند و نمازنده بودند اب ایشان و تاکید ایشان به فرزندان
 و یاران این بود اکنون طریقه ختم کبیر و صغیر را بیان نمایم تا معلوم همه محبان ایشان گردد
 اول صد بار درود بخوانند و بعد از آن صد بار سوره فاتحه الکتاب بخوانند با تهنود و تسبیح و بعد از آن
 صد بار آیت الکرسی بخوانند و بعد از آن صد بار سوره الفاتحه شرح بالتقوی و تسبیح بخوانند و بعد از آن صد بار
 سوره لایلاف را با تسبیح بخوانند و بعد از آن آیه کریمه لا اله الا انت سبحانک انی کنت
 من الظالمین را پانصد بار تا هزار بار بخوانند و بعد از آن سوره احسان را با تسبیح هزار بار
 بخوانند و بعد از آن کلمه طیبه لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله تعالی
 علیه و علی آله و سلم را هزار بار بخوانند و عدد و اقل آن این است و عدد او سی و آن
 از دویست تا بیست هزار است و عدد اکثر آن هفتاد هزار تا صد هزار است می باید که
 موافق توفیق و وقت و جماعت کار کنند و بعد از آن باز صد بار درود بخوانند تا این جا
 ختم کبیر نام شد و بعد از فراغ ختم کبیر بنیم صغیر شروع کند و طریقه آن این است که اول
 هفتاد بار سوره فاتحه با تهنود و تسبیح از جانب راست حلقه صد ایشان هفت نفر از ایشان بخوانند
 و بعد از آن صد بار درود بخوانند و بعد از آن هشتاد و یک بار سوره الفاتحه شرح بالتقوی و تسبیح بخوانند و

و استعانت از اهل
 قبور جابر است

و ختم صغیر

بجواز ان هزار بار سوره، خلاص را بالتسمیه بخوانند و بعد از ان هفت بار سوره فاتحه را با تقوی و توبه
از جانب چپ حلقه در دستان هفت نفر از ایشان بخوانند و بعد از ان صد بار درود بخوانند تا بجای
ختم صغیر تمام شده اگر کسی ختم مای دیگر را باذن ایشان بیک درستی بود و الا خوش نمیدیند
و میفرمودند که به سلوک کوشیدن و ازین کار با چشم پوشیدن بسیار کمال نفع خواهد بود و اما کتاب
حرف غنی بعد از چند ختم را از ایشان اجازت گرفته بود و عادت گرفته که هر که اذن بهم امر نمایم گویا ایشان مرده باشند
اگر مسلمانی از میان طریقه ایشان از روی این ختمات متمتع آید باشد و چون نظری بر این نسخه تحفه الیتر شده افتد خواهد من
در حیات با ششم خواهد باشد و می را اجازت دادم که هر کدام ازین ختمات عالیات را اختیار کند و کل
می آورده باشند کمبذاسید است که مرا اوبر آید لیکن بشرط آنکه مراد عامی خیر کند و به فاتحه و استغفار
یا کند و بالله التوفیق اکنون شروع به هر کدام آنها کنم تا به راروشن گرد و اول طریقه ختم کبیر
حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه این است اول صدم و یازده بار درود بخوانند و بعد از ان
کلمه تمجید سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر و لا حول و لا قوة الا بالله
العلی العظیم را صد و یازده بار بخوانند و بعد از ان یا شیخ عبد القادر حیلانی شی الله
اغثنی یا ذن الله یا عبد الله را صد و یازده بار بخوانند و بعد از ان سوره حضرت سید الکبیر
بخوانند و بعد از ان سوره الم نشرح را با تقوی و تسمیه صد و چهل و یک بار بخوانند و بعد از ان یا باقی
انت الباقی را صد و یازده بار بخوانند و بعد از ان سوره احسان را بالتسمیه صد و یازده بار بخوانند
و بعد از ان یا قاضی الحاجات را صد و یازده بار بخوانند و بعد از ان یا دافع البلیات را صد و یازده
بار بخوانند و بعد از ان یا کافی الهممات را صد و یازده بار بخوانند و بعد از ان یا رافع الدرجات
را صد و یازده بار بخوانند و بعد از ان یا حل المشکلات را صد و یازده بار بخوانند و بعد از ان یا
شافی الامراض را صد و یازده بار بخوانند و بعد از ان یا محیب الدخوات را صد و یازده بار
بخوانند و بعد از ان یا صد و یازده بار درود بخوانند تا بجای ختم کبیر تمام شده ختم صغیر حضرت غوث الاعظم
قدس سره این است که اول درود بخوانند و بعد از ان حسبنا الله و نعم الوکیل یا نصیر

من گفتن یا شیخ
عبد القادر حیلانی
شی الله در دست
است ۱۲

ختم صغیر غوث
اعظم

بار بخوانند و بعد از آن باز صد بار درود بخوانند تا اینجا ختم صغیر تمام شد باید دانست که هر که این هر دو ختم
 حضرت غوث الاعظم را صحنی الهی در وقت در آمدگی خصوصاً از برای دفع اعدائی دین و دنیا
 هر روز تا چهل روز مداومت نماید ایست که همه مراد او حاصل شود و دشمنان و اگر هر شب بعد از
 خفتن مداومت می نموده باشد خلق مسخر او گردند و محبت او در دلهای مردم بجای گیرد و همه مراد او
 دارند و از شر مکر نفس و شیطان خداوند تعالی او را برکت این دو ختم شریف در امان دارد و جن و
 ملائکه زمین را به بنید و بسلام ارواح آشنائی او را پیدا شود انشاء الله تعالی و طریقه ختم کبیر
 حضرت خواجه محمد باقی دلیلی قدس سره که در طریقه نقشبندییه مرشد حضرت مجدد الف ثانی از قدس
 سره این است اول با صد بار درود بخواند بعد از آن بسم الله الرحمن الرحیم را دوازده هزار بار
 بخواند و بعد از آن سوره فاتحه الکتاب را چهل و یک بار بخواند و بعد از آن سوره انعام را چهل
 و یکبار بخواند و بعد از آن سوره حضرت یونس علیه السلام را بیست و یکبار بخواند و بعد از آن
 سوره حضرت ابراهیم علیه السلام را هفت بار بخواند و بعد از آن سوره نمل را سه بار بخواند و بعد از آن
 سوره طه را بیست و یکبار بخواند و بعد از آن سوره فرقان را صد و هشت بار بخواند و بعد از آن سوره
 روم را بیست و یکبار بخواند و بعد از آن سوره حضرت یس را هفتاد بار بخواند و بعد از آن سوره
 دوازده بار بخواند و بعد از آن سوره انعام را تا آخر مقتدا و هزار بار بخواند و بعد از آن سوره طلاق را
 سه بار بخواند و بعد از آن سوره الم نشرح را هفتاد و نه بار بخواند و بعد از آن سوره ازلزلت الهی
 را چهار هزار بار بخواند و بعد از آن سوره الم تر کیف را هزار بار بخواند و بعد از آن سوره اذا جاء نصر الله
 را چهل و یک بار بخواند و بعد از آن سوره الم نشرح را صد بار و درود بخواند و در اول هر سوره که بخواند غرض
 را ترک کند بخرد و میباید بخواند تا تسبیح و ده و اربعین از مجربات است انشاء الله تعالی تا اینجا این ختم کبیر است
 در دو صد بار و سوره فاتحه دوازده بار و سوره اخلاص دوازده بار و غیاث المستغیثین هفتی
 صحن ایاتک لعبد و ایاتک مستغنی دوازده بار و درود آخر سه بار و اب انوار فلاح حضرت آدم
 و حضرت نوح و حضرت ابراهیم و حضرت موسی و حضرت عیسی و حضرت محمد مصطفی علیه نبینا و ولی ما

من برای دفع اعداء

من برای تسخیر خلق

من ختم الواعظین

آخر الصلوات و سلام و حضرت خواجہ عبدالخالق عجد دانی و حضرت شاہ نقشبند قدس سرہما بگذارند و این
 ختم حضرت ابوالعزم می نامند برای کشایش کار را مجرب است و تمول حضرت ایشان ما است
 قدس سرہ ختم صغیر حضرت خواجہ محمد باقی دہلوی قدس سرہ این است کہ اول در دو صد بار بخوانند و یا
 باقی انت الباقی را پانصد بار بخوانند و باز در دو صد بار بخوانند و ختم کبیر حضرت مجدد الف ثانی و حضرت
 عروۃ الوثقی و حضرت خازن الرحمۃ رحمہم اللہ تعالی ہمان ختم کبیر است کہ حضرت ایشان علیہ الرحمۃ
 ہر شب دو شبند و مجرب عمل می آید و در صد باب نوشته شد اما ختم صغیر حضرت مجدد الف ثانی قدس
 سرہ این است کہ اول در دو صد بار بخوانند و پانصد بار کلا حقہ الا باللہ و ہر سرہ صد
 مرتبہ العلی العظیم را پراہ کنند و باز در دو صد بار بخوانند بہر اذ خصوصاً برای دفع وساوس
 شیطان و دفع شر نفس امارہ و سایر دشمنان دین و دنیا از مجربات است و طریق ختم صغیر حضرت
 عروۃ الوثقی قدس سرہ این است کہ اول صد بار در دو بخوانند و پانصد بار کلا اللہ انت
 سبحانک الی کنت من الظالمین بخوانند و باز صد بار در دو بخوانند و طریقہ ختم صغیر حضرت
 خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید بن امام ربانی قدس سرہما این است کہ اول صد بار در دو بخوانند
 و بعد از آن پانصد بار رب اغفر لی وارحمنی انت ارحم الراحمین بخوانند و بعد از آن باز
 صد بار در دو بخوانند و طریقہ ختم کبیر حضرت خواجہ محمد نقشبند الملقب بجا آمد و حضرت شیخ
 صبیحۃ المد الملقب بقیوم زمان قدس سرہما این است کہ بہ ہر منہی کہ پیش آید و بچہ نصرت و
 طغیان حق با دشمنان اسلام و دفع اعداء دین و دنیا بعد از فراغ نماز اشراق تا سہ روز قبل
 آید از مجربات است اول صد بار در دو بخوانند تا تسمیہ بعد از آن کلا طیبہ کلا اللہ الا اللہ محمد
 رسل اللہ ما میت بار بخوانند و بعد از آن کریم و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین را و بعد از
 بخوانند و بعد از آن کریم کلا اللہ الا انت سبحانک الی کنت من الظالمین را صد بار بخوانند
 و بعد از آن کریم فاللہ خیرنا حافظا و ہما رحم الراحمین را پنج بار بخوانند و بعد از آن
 کریم و سئل من القرآن ما یشفعہ و رحمۃ اللہ علیہ را پنج بار بخوانند و بعد از آن

صد بار می حصول
 ہر سرہ صد بار

ختم کبیر حضرت
 خواجہ محمد نقشبند
 ثانی
 من بلایہ بر ہم صحت
 دفع اعداء و طغیان

ربانی صنی الض و انت ارحم الراحمین رانج بار بخوانند و بعد از آن سبحان الله و محمد
 صلا الله علیه و آله و الله اکبر لا حول ولا قوة الا بالله العظیم پنج بار
 بخوانند و بعد از آن لا اله الا الله الملك الحق المبين و محمد رسول الله صادق
 الامین را صد بار بخوانند و بعد از آن لا حول ولا قوة الا بالله لا ملجأ ولا منجاء
 من الله الا الیه رانج بار بخوانند و بعد از آن کریم ان الله هو الرزاق ذو القوة المتین
 رانج بار بخوانند و بعد از آن کریم حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت و هو رب
 العرش العظیم رانج بار بخوانند و بعد از آن سورة فاتحه الکتاب را بالتقوی و تسبیح پنج بار بخوانند و
 بعد از آن آیه الحکسی رانج بار بخوانند و بعد از آن کریم و من یتق الله يجعل له مخرجاً و رزقاً
 من حيث لا يحتسب و من یتوکل علی الله فهو حسبه ان الله بالغ امره قد جعل
 الله لكل شیء قدراً یا زود بار بخوانند و بعد از آن کریم لا یجلبها لوقتها الا هو ارحم
 وکیار بخوانند و بعد از آن سورة الم نشرح را بالتقوی و تسبیح پنج بار بخوانند و بعد از آن سورة الیلان
 را بالتقوی و تسبیح یا زود بار بخوانند و بعد از آن سورة اذا جاء نصر الله را بالتقوی و تسبیح
 پنج بار بخوانند و بعد از آن سورة فلق را بالتقوی و تسبیح پنج بار بخوانند و بعد از آن سورة ناس را
 بالتقوی و تسبیح پنج بار بخوانند و بعد از آن سورة یا ایها المزل را یکبار بخوانند تا اینجا این ختم
 کبیر تمام شد و طریقه ختم صغیر حجتی حضرت خواجه محمد نقشبند قدس سره این است که اول
 در و صد بار بخوانند و بعد از آن کریم و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین را با صد بار
 بخوانند و بعد از آن صد بار در و بخوانند و طریقه ختم صغیر حضرت قیوم زمان خواجه شیخ محمد
 صنبه قدس سره این است که اول صد بار در و بخوانند و بعد از آن با صد بار کلمه طیب
 لا اله الا الله محمد رسول الله را بخوانند و بعد از آن یا زود صد بار در و بخوانند و طریقه
 ختم صغیر حضرت شیخ عبدالواحد الملقب ببیان گل قدس سره این است که اول در و صد بار
 بخوانند و بعد از آن بسم الله توکلت علی الله لا حول ولا قوة الا بالله را

من ختم صغیر حضرت خواجه
 محمد نقشبندی

من ختم صغیر حضرت
 شیخ صنبه قدس سره

من ختم صغیر حضرت شیخ
 عبدالواحد الملقب ببیان گل
 خواجه وکیل الزمان

فاتحه الی الله تعالیٰ موسیٰ را صد بار بخوانند و در رکعت سیوم بعد از فاتحه بعضی من
 الله وفتح قریب را صد بار بخوانند و در رکعت چهارم بعد از فاتحه انا فتحنا لک فتحا
 مبینا را صد بار بخوانند و بعد از سلام داود غفر لک و بناو الیک المصیی را صد بار بخوانند
 و بعد از آن سر سجده کنند و صد بار استغفر الله الذی کالالهوا محی القیوم و
 اتوب الیه را بخوانند و بعد از آن سر از سجده برداشته صد بار اللهم صل علی محمد و
 علی آله محمد علی اهل بیدته الابرار جمعین را بخوانند و هر حاجت و مطلب که در خاطر
 دارند بخوانند انشاء الله تعالیٰ بخوبی برآورد شود و این از برای تمام کمالات محبوب است
 خصوصاً از برای دفع اعدا چون چل روز بر عل اردبانک ست و شمن بکوس و بکوس
 و غائب و غایب گردد و حکم الله سبحانه الواحد القهار و اگر مو طبت میخواند باشد در شان
 روزی دوبار عام میخواند باشد جمیع خلایق مسخر او گردند و جن و موکلان ارض و کار او شوند
 انشاء الله تعالیٰ بیت

من هر روز
 در دفع دشمن

بسمه خلق

کارند این گنبد گردان کند هر چه کند بیت مروان کند

باب نهم

در بیان خیرات و برایتیکه حضرت ایشان علیه الرحمة و الرضوان در
 ماه های دوازده گانه از برای ترویج ارواح شریفه بزرگان دین رضوان
 الله علیهم جمعین میکردند

باید دانست که آن جناب ولایت مابستغفار القاب از کمال مصلی که بر اعمال افعال خیر است

پنج دقیقه از وقایع ثواب و سیح حقیقی از حقائق این باب را فرود گذارست نمیکردند حتی که از برای
 ترویج ارواح شریف بزرگان دین رضوان الله تعالی علیهم اجمعین که پس پرده شده
 بودند در هر سال در هر کدام ماهی و روزیکه وفات یافته اند صدقه و ختم بر روح پرستوج
 آن بزرگ گیرند و ثواب آن صدقه راجع ثواب ختمات بر روح شریف او می گردانیدند
 و استغاثت در امور از ان مالی قبور می طلبیدند خصوصاً در روز مولود شریف و عرس مبارک
 حضرت سید المرسلین علیه و علیهم الصلوات و التسلیمات الی یوم الیقین در کمال عظمت
 حشمت و عزت و تعظیم و تواضع و تحکیم اگر صد مار و پیه و گلهاتنکه به دست حق پرست حاضری
 داشتند خرج میکردند و آن سعادت را آن بنده سبید بخوبی میگذاشتند و در آن باب از پیر نخل
 ثواب صرف مینمودند و به علما و فضلاء و صوفیا و غامیان و دانشنا و بیگانه طعاهای به تکلف
 بادشاهان و ملوکانه پزافه میدادند و قند و شکر و حلوا و نبات و دیگر سیوه ما و سنبوسه و غیر ما هر چه
 موجود میشد در لکند و کشیده بان جماعات باین نبات میدادند و میخواستند و اگر نقد
 داشتند قرص کرده این امر شریف را به انعام میرسانیدند چنانکه در یکی از رسائل حضرت
 ایشان علیه الرحمه و الرضوان این معنی را به تفصیل نوشته اند این محقر نقل آنرا بر سبیل تمین
 و تبرک و این جا ذکر خواهد کرد و آن این است الحمد لله و سلا علی عبادہ الذین
 اصطفی بعد از محمد و صلوات باید دانست که عرس مبارک حضرت سید المرسلین صلی الله
 تعالی علیہ و علیہم و علیٰ آله و سلم الی یوم الیقین بموجب اکثر روایات تاریخی معتبره اهل اسلام
 از اهل سنت و جماعت کثریم الله سبحانه روز و شب و دو روز و دو شب و دو روز و دو شب و دو روز و دو شب
 و اهل دین امر شریف مستبر تا پنج ماه است و نزد بعضی از بزرگان علیهم الرضوان روز نیز اعتبار
 و اندک پس در دوازدهم ماه رجب الاول هر روز یک باشد و دو شنبه و سه شنبه و یک شنبه
 عرس مقدس باید کرد و حضرت محمد و الف ثانی قدس الله تعالی سره العزیز رعایت روز که
 عبادت از دو شنبه است نیز میگردد و چنانکه غمهای کبیر که مردان ایشان در هر بیگاه و دو شنبه

من استخوانه از اهل
 قبر

من ترس کرد از انبیا
 و از جایندست

میکنند و ثواب آن ختم گیر را بجنب حضرت مقدس نبوی علیه و علی آله الصلوٰۃ والسلام میگیرانند
 برین سبب است و سواي ختمات مذکوره بالنظر بر مقرر نماي غیر از جمعه در دو شریف بروح پر فتوح
 اطهر آنحضرت صلی الله تعالی و آله و سلم بسیاری فرستاده اند و در روزهای جمعه مرا ایشان را در دو
 بسیار فرستادن خود معلوم است که فضائل آن در احادیث صحیح و شریفه بسیار وارد شده است
 البته آن را به کمال و تمام بجای آورده اند و هرگز ترک نمی نمودند و اما در دو بسیار را که در هر
 شب در روز دوشنبه آنحضرت صلی الله تعالی علیه و آله و سلم میفرستادند این امر شریف را خود ما
 اختیار کرده بوده اند از جهت رعایت وصال مبارک پس فضیلت بسیار خواندن در دو صلوٰۃ در
 شب در دو جمعه بموجب امر حدیث شریف است و فضیلت در دو خواندن بسیار در شبهای و
 روزهای دوشنبه بالنظر بر مقرر روزها و شبها به سبب تولد و ارتحال جناب حضرت مقدس
 نبوی است علیه و علی آله الصلوٰۃ والسلام چه مشهور است که تولد و وفات آنحضرت هر دو واقعه
 در روز دوشنبه در دوازدهم ماه ربیع الاول بوده است در روز یکم آفتاب در دوازدهم برج
 حمل بوده و الله اعلم و عمل این کترین است فضل احمد نیز چنین است که هر شب جمعه در دو
 به شب و روزها هر عملیکه اطلاق حسن در شرع بروی کرده شود به توفیق الله سبحانه
 و تصدقت حبیبه صلی الله علیه و سلم که حضرت پروردگار جل شانہ از فضل خود ادا می
 کنند حتی که تو ایهامی نمازهای فرائض هم همه را به جناب حضرت مقدس نبوی صلی الله تعالی
 علیه و آله و سلم میگیرانم و ده بار می گردانم و تکرار می نمایم یعنی چنین میگویم که ثواب مجموع این
 حسنات را به روح پر فتوح حضرت کائنات علیه فضل الصلوٰۃ و کمال انتقام گذرانیدم و بخشیدم
 از جهت رعایت ادب یعنی گویم چرا که چیزی را که فرد بکلان برد گذرانیدم گفتن مناسب است و
 چیزی را که کلان بخرد و عطا کند بخشید گفتن انسب خواهد بود مثل مشهور است که از کلانان بخشیدن
 است بیت

ف دوشنبه
 در دو جمعه و دو
 و شبها را آن
 در دو بسیار خوانند
 ۱۲

ف ترتیب بخشیدن
 ثواب اعمال ۱۲

بخشش وجود از کلان زیاده
 و به بدن از دیگران زیاده

Marfat.com

و باز گویم که به طفیل این گزرا نیدن ثواب بجناب حضرت مقدس هر ثوابی که حاصل شد
 نیز بر روح پر فتوح حضرت مقدس صلی الله علیه و آله وسلم گذرانیدم و همین عبارت مذکوره را در بابا
 سکار می‌نمایم و در مرتبه یازدهم می‌گویم که هر ثوابیکه مرا به طفیل آنحضرت صلی الله تعالی علیه و آله وسلم
 حاصل شد ثواب آن مجموع را به ارواح شریفه حضرت انبیاء و المرسلین علی بنیما و علیهم الصلوات
 و التسلیمات و بارواح پاک حضرت خلفاء الراشدین و حضرت امامان دین حسین و جمیع ازواج
 طهارات و اهل بیت آن سرور و جمیع اولاد و نبات کرمان آنحضرت و جمیع ائمه اهل بیت
 و جمیع مشایخ و استاذان و جمیع اجداد و اهل حقوق خود و جمیع المؤمنین و المؤمنات و المسلمین
 و المسلمات گذرانیدم و بخشیدم رضوان الله تعالی علیهم اجمعین الی یوم الدین باینکه نیست
 که در غره ماه ربیع الاول وصال حضرت مولانا محمد زاهد و خوش داری ره بوده است و وفات
 و وصال خواجه بزرگ حضرت بهاء الدین نقشبند قدس الله تعالی سره العزیز در روز ووشنبه
 سیم ماه ربیع الاول در سال مقصد و نود و یک از هجرت بوده است و در چهارم ماه ربیع الاول
 وصال حضرت خواجه ابوعلی فارسی طبرسی را به بوده است و در پنجم ربیع الاول وصال عروۃ الوثقی
 شیخ محمد مصوم بن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرهما و وصال برادر کتان ایشان حضرت
 شیخ محمد صادق علیه الرحمة بوده است و در دهم ماه ربیع الاول وصال حضرت خواجه محمد پارسا بن
 حضرت شیخ عبید الله بن حضرت عروۃ الوثقی قدس سرهما بوده است و در دوازدهم ماه ربیع الاول
 وصال خواجه جهان حضرت خواجه عبدالحق مجدوانی قدس سره بوده است و در هفدهم
 ماه ربیع الاول وصال حضرت خواجه محمود انجیر خنوی قدس سره وصال حضرت شیخ محمد علی
 و شیخ محمد فرخ که بر دوین حضرت مجدد الف ثانی قدس سرهما بوده اند بوده است و هر دو برادر
 محمد سالی یوما وفات کرده اند و در نوزدهم ماه ربیع الاول وصال مروج الشریعت حضرت شیخ
 عبید الله بن حضرت عروۃ الوثقی قدس سرهما بوده است و در شب شنبه سلخ ماه ربیع الاول
 و در سال هشتصد و نود و پنج از حضرت وفات و وصال حضرت خواجه عبید الله احرار الشاشی

ن
 بر ماه ربیع الاول سنه
 و در هجرت حضرت علیه

نم السمرقندی قدس سره بوده است و در نهم ماه ربیع الثانی وصال حضرت فیوم زمان شیخ
 محمد صبیح الدین حضرت عروۃ الوثقی قدس سره ما بوده است و در شب و دو شنبه یازدهم ماه ربیع
 الثانی در سال پانصد و شصت و یک از هجرت وفات و وصال حضرت غوث الاعظم سید محی الدین
 شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه بوده است و در نهم ماه جمادی الاول وصال معین حضرت
 میر صفیر احمد علیه الرحمة که جد شریف این فقیر فاضل احمد اند و در نهم ماه جمادی الثانی وصال حضرت خواجہ
 محمد بابای سماعی بخاری قدس سره بوده است و در پانزدهم ماه جمادی الثانی وصال حضرت سید
 امیر کلال است قدس سره در روز و دو شنبه بیست و دوم ماه جمادی الثانی در سال سی و دوم
 از هجرت وفات و وصال امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه بوده است و در بعضی
 از روایات پانزدهم ماه جمادی الثانی گفته اند و السلام و در نوزدهم ماه جمادی الاول وصال
 حضرت شیخ سیف الدین بن حضرت عروۃ الوثقی قدس سره ما بوده است و ایشان در سال هزار و
 نود و شش از هجرت وفات کرده اند و در بیست و چهارم ماه جمادی الاول در سال صد و هشتاد و یک
 و پانصد و هفت و یا هشت از هجرت وفات و وصال حضرت قاسم بن محمد بن حضرت ابوبکر صدیق رضی
 الله عنهم و در بیست و پنجم ماه جمادی الثانی وصال حضرت خواجہ محمد باقی دلبازی السمرقندی قدس
 سره بوده است و در بیست و نهم ماه جمادی الثانی وصال خازن الرحمة حضرت شیخ محمد سعید بن
 حضرت مجد الف ثانی قدس سره ما بوده است و در سی و یکم رجب وصال سید العاشقین
 حضرت محمد فضل المقدس سره بوده است و در دوم این فقیر فضل احمد و در نهم ماه رجب در سال
 بیست و هفتم از هجرت وصال حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه بوده است و در پانزدهم ماه رجب
 وصال عارف بالله الصمد حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد بن حضرت شیخ زین العابدین قدس سره ما
 بوده است و در بیست و یکم ماه رجب وفات و وصال حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سره بوده است
 و در ایشان در شب چهارشنبه بیست و یکم ماه رجب در سال شصت و دو از هجرت وفات کرده اند وصال
 نائل الحسنات النوار حضرت شیخ عبدالقادر بن حضرت شیخ محمد امین قدس سره ما نیز بوده است که

من
 در ماه ربیع الثانی
 و در بیست و یکم
 در راه جادی الاول
 یک برس است
 و در
 جمادی الثانی بیست و یک

در بیست و چهارم ماه
 جمادی الثانی وصال
 فقیر صاحب محمد رضا
 فاضل زکریا بوده

در ماه ربیع بیست و یکم

که ایشان بدسیوم این فقیر زینال احمد اند و در روز دوشنبه بیست و سیوم ماه رجب در سال صد و شصت و چهار از هجرت و وفات و وصال حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه بوده است و در بیست و هفتم ماه رجب در سال پانصد و سی پنج از هجرت و وفات و وصال حضرت خواجه یوسف همدانی قدس سره بوده است و در پانزدهم ماه شعبان در سال دو صد و شصت و یک از هجرت و وفات و وصال سلطان العارفين حضرت شیخ ابویزید بسطامی قدس سره بوده است و در نوزدهم شعبان وصال مرحومی شیخ جیو است علیه الرحمه و در بیست و دوم شعبان در سال هزار و دوه از هجرت و وفات و وصال حضرت خواجه مولانا محمد اکملی قدس سره بوده است و در سیوم ماه مبارک رمضان وصال سیده النساء حضرت فاطمة الزهراء رضی الله تعالی عنها بوده است و در جذب القلوب آورده اند که وفات حضرت زهرا رضی الله عنها در روز شنبه سیوم ماه رمضان در سال یازدهم از هجرت بوده و قبرشان در مدینه در قبرستان بقیع به نزد قبر حضرت امیر المومنین عباس بن عبدالمطلب است رضی الله تعالی عنها و در پنجم ماه مبارک رمضان وصال حضرت بی بی خدیجه اکبر بوده است رضی الله تعالی عنه و در هفدهم ماه رمضان وصال ام المومنین حضرت عایشه صدیقہ رضی الله تعالی بوده است و در بیست و یکم ماه رمضان در شب کثیفه در سال چهلیم از هجرت وصال حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله تعالی وجهه الکرم بوده است و در بیست و یکم ماه رمضان نیز وصال حضرت شیخ عبدالقدوس سره که پیروستگیر این فقیر بودند بود و در غره ماه شوال وصال حضرت خواجه عارف ربوگری قدس سره بوده است و در هفدهم ماه شوال وصال رئیس الشهداء شیخ فضل معصوم است برادر این فقیر فضل احمد بودند علیه الرحمه و در بیست و دوم ماه شوال وصال پیروستگیر حضرت شاه محمد ساقی سره است که ایشان و الیه شریف حضرت والد ماجده این فقیر فضل احمد اند و در بیست و هشتم ماه ذی القعدة در سال هفتصد و پانزده از هجرت و وفات و وصال حضرت عزیزان خواجه علی رایتی قدس سره بوده است و در آردم ماه ذوالحجه و در رجب در سی و پنجم از هجرت وصال حضرت امیر المومنین عثمان و الیه

ن
در ماه شعبان سیوم ماه

ن
در ماه رمضان مبارک
پنج خرداد ۱۲

ن
در ماه شوال ششم ماه

ن
در ماه ذی القعدة
سیست

ن
در ماه ذی الحجه
خمس ۱۲

رحنی المد تعالیٰ عنہ بوده است و در روز پنجشنبه بیست و چهارم ذوالحجہ در سال شصت و بیست و دو از هجرت
 وفات و وصال حضرت خواجه محمد پارسای بخاری که خلیفہ حضرت شاہ نقشبند اندک قدس سرما بوده است
 و در بیست و ہشتم ذوالحجہ روز جمعہ در سال بیست و چهارم از هجرت وصال حضرت امیر المومنین عمر فاروق
 بن خطاب رحنی المد عنہ بوده است و در بیست و نہم ذوالحجہ وصال حضرت شیخ عبداللہ الشہور
 بیان کل قدس سرہ بوده است و در دہم ماہ محرم الحرام روز جمعہ و یازشنبہ در سال شصت
 و یکم از هجرت وصال حضرت امام حسین رحنی المد عنہ بوده است و نیز در دہم ماہ محرم الحرام روز
 شنبہ در سال چہار صد و بیست و پنج از هجرت وصال حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس
 سرہ بوده است و در ہفتم ماہ محرم الحرام وصال شہید اکبر شیخ نیاز احمد است علیہ الرحمۃ کہ ایشان ولید
 ماجد شریف ابن فقیر فضل احمد و در نوزدہم ماہ محرم الحرام وصال حضرت مولانا محمد درویش
 بوده است قدس سرہ روحہ العزیز و در بیست و نہم ماہ محرم الحرام وصال حجتہ اللہ حضرت خواجه محمد
 نقشبند بن حضرت عروۃ الوثقی قدس سرما بوده است و در پنجم ماہ صفر و سال شصت و بیست و
 چہارم از هجرت وصال مولانا یعقوب چرخ قدس سرہ بوده است و در بیست و ہشتم ماہ صفر
 سال پنجاہم و لقبولی در سال پنجاہ و چہم از هجرت وصال حضرت امام حسن رحنی المد تعالیٰ عنہ
 بوده است و نیز در بیست و ہشتم ماہ صفر در سال ہزار و سی و چہارم از هجرت وصال حضرت محمد
 الف ثانی قدس سرہ بوده است باید دانست کہ درین تواریخ ماہہای دوازده گانہ و ہرچہ
 موافق توفیق و وقت و حال باشد باید کہ طعام سختہ و یا چیزی نقد بہ نیت صدقہ روح شریف
 آن متوفی مذکور کبس محتاج دادہ و چندانے از قرآن مجید خواندہ بر روح شریف آن بیت
 بزرگوار باید بخشید و آلتہ روز عرس ہر بزرگی صدقہ بحسبے کہ کند یا قرآن خواندہ بخشد یا یکہ اہل
 بیت و فرزندان آن عزیز یا در ثواب صدقہ و دعا و تلاوت قرآن و استغفار و تہلیل و تہلیل
 آن داخل گردانند و شریک اہل کمال بخشند و روح پاک آن بزرگ متوفی خواہد شدہ اگر مستبر
 شود درین مذکورات ہر کدام در شب حلوا و یا سویزہ یا شکر بقدر وسع بدویشان بدہند و دعا

در ماہ صفر سنہ ۱۰۲۸

و در روز طعام مای رنگ رنگ و مختلف به تکلف بدرویشان بنیت خیرات ایشان بخوراند و وقت
و مبرات نمایند بنیت آن سیت و خوشنودی روح شریف او خصوصاً که روز عرس مبارک حضرت
رسالت پناه صلی الله تعالی علیه و آله وسلم که موافق قدرت و توانائی و لائق اخلاص و عقیده
محبت سعادت دین البتہ حاصل باید کرد

که کار این است و غیر این همه هیچ

ابیات

ایچندائی تو حسان و مان سا	مال دل و عیال حبان ما
آن رسولی که افضل البشری	مهربان ز مادر و پدر
صلوات حسدا هزار هزار	باو بروح سید مختار
هم بر آل و اصحاب و اولاد	باو پیوسته تا به یوم تناد

باب دهم

در بیان بعضی از وصایا و نصائح ضروری که حضرت ایشان علیه الرحمۃ

والرضوان به فرزندان و یاران در بعضی اوقات و از زمان کرده

بودند

باید دانست آنجناب ولایت مآب در یکی از رسائل خود فرشته اند که فرزندان و یاران این فقیر را
بباید که هیچ کاری را بی استخاره و بی اقبال قیام نکند هر کاری که بخواهد باشد اول و در کحت نماز استخاره
بخواند و بعد آن دعای استخاره را که بالاند کور شد باید که خواند و در آن کار بعد از آن شروع

کنند و اگر آن کار از بزرگ و معتبر باشد تا هفت بار میباید که استخاره بکنند و بعد از استخاره که کنند
 مستوجه قلب خود شوند و اگر اقبال را معلوم کردند و در آن کار اقدام نمایند و الا موقوف بر وقت دیگر
 کنند و بعد از استخاره هر کسی که خوب دوست باشد و قابل و دانا و عالم مستقی و تجربه کار و دهر
 در بار بود نیز مشورت کنند تا او چه چه میفرماید زیرا که امام موریم با استخاره و مشورت که در کلام محمد و
 شاورهم فی الامور آمده است بیت

هر که او در امر دین را غیب بود مشورت در کار ما واجب بود

و محکم پس را بی شرعی نرنجاند که آن و ببال عظیم است و بعد از کفر ازین قبیل ترسیح علی نخواهد
 بود و البته این نصیحت را فرزندان و یاران هر وقت ازین فقیر یاد دارند
 گر حفظ مراتب نه کنی زندیق

و همه اهل حقوق را راضی دارند و از حقوق اهل حقوق بهر پرستند و سخن فال گوئی و تنجیم و کاهن و
 سمال و امثال آنها اصلا و قطعا باید که اعتقاد نکنند بلکه اگر میتوانند نهی سحر کنند و او را ازان
 کار مانع آیند و به قناعت و رزق اندک و عیال کم و مال قلیل و تنهایی و تنگبائی و گریه و اندوه و در
 محنت و بلا و ابتلا و محبت و ذوق و شوق حضرت محمدیه و سر رشته امور اخروی هم امکان فو
 و عادت کنند که صوفیگری و دین داری بی اینها نمیشود و غریبه و کمزوری و بیچاره گی و نیاز مندی
 و فقر و داری را از دست بریج وقت میباید که نهند و در ذکر هر و علانیه مشایخ وقت بریج
 گاه حاضر نشوند و عمل بغریمت نمایند و از رخصت بقدر طاقت حتی الامکان در هر زمان و
 مکان دور باشند و از صحبت سیاه دلان و سپاهیان و تو انگران و طفلان و گولان و
 غولان و دیوانگان و بیابکان و ناپاکان و بدان و معسندان و فاسقان و مبتدعان و
 بدمنهسان و خدابی خیران و غریبه سیرتان و کوفلان و تن روران و جالان و لیسان
 و در باید بود و هر سیر باید کرد و چنانچه کسی از ستیر و زندگان میرسد از طبعی و انسی این طوائف
 مذکور چنان میباید ترسید و بیست

نسخه خطی
 کتابخانه
 مجلس شورای اسلامی
 تهران

کم گزید از شیر و از دماغ نر
 و آموختند از صحبت اہل اہل و اہل کمال و علماء و مستقی و صلحا و بلند بہت ریج وقت دور باشند
 و جان خود را نشان کنند کہ رضای جانان درین راہ در با حقان جان است بہت
 و و دست آوار گئے ہی خواہد رفتن جان ہمسازہ افتادہ است
 و بہر کس کہ از مومنان سخن کنند بہ نری و رفیق سخن کنند و بہر کس کہ ملاقات نمایند خوش
 خلقی و جب کشادہ و تبسم ملاقات کنند بقریب نصیحت حدیث شریفہ در خاطر آمدن کما و یقیناً
 نوشتہ میشود میباید کہ بہ گوش ہوش اصحاب نمایند حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہ صحابہ بزرگ
 و از اصحاب صفہ صفاست میفرماید کہ اگر کہ در نزد حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
 بہت چیزکی آید دوستدار سائلین را و نزدیک شود ہم نشینی کن با ایشان و ہم ہمین و نظر کن
 بسوی کسی کہ فرو تر است از تو در دنیا و نظر کن و ہمین بسوی کسی کہ بالاتر است از تو در دنیا
 سیوم صلہ رحمی بآورد پویند کن با خویشان اگر چہ ایشان قطع کنند رحم را و پشت و ہند ترا میباید
 کہ تو از طرف خود نترس و نہ اندوختگی کردہ باشی و همچون ستر سیان غافل و جاہل میباید کہ قطع
 رحم نہ کنی چہارم سوال از کسی کن و از ریج کس ریج چیز مطلب بگاہ اگر زیاد تر بر زمین افتد
 کسی را گوی کہ آزا گرفتہ بہ بہت

گر چہ گرد آلود فقرم شرم با و از بہتم کہ باب چشمہ غور شید و امن تر کنم
 پنجم سخن حق بگویی اگر چہ کسی را تلخ آید قل الحق و لو کان حقاً ششم ترس از امر معروف و نہی
 منکر کردن اگر چہ خلق ترا ملاست کنند و بہ بنہد ہفتم بسیار بخوان کلا حول سلا قوۃ ان
 باللہ العلی العظیم را خصوصاً در آن حال کہ شیطان غالب آید و معنی کلا حول سلا
 قوۃ کلا باللہ انیت کہ نیست ریج حلیہ فلاسی مریدہ را از سلا کربہ صحت و ہی نفقت
 خدا تعالی نیست ریج قوت عبادت و طاعت مریدہ را اگر بہ توفیق و عنایت و ہدایت خدائے
 تعالی کہ مریدہ بزرگ است بخوان الحمد للہ کہ این نہ خصلت را کہ از صفات شریفہ انبیاء است

علیہم الصلوات والتسلیمات جستیار کنند کہ مارا بہ متابعت این بزرگواران امر کرده اند و از مخالفت
ایشان ہنی فرمودند چرا کہ عقول مابلی تا نید انوار نبوت ازین کار سز دل ست و افہام مابلی توسط
وجود انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات و التحیات والبرکات ازین معاملہ دور خصلت اول رسیدن
است از ریت و عظمت و جلال خدای تعالی در پنهان و آشکارا دوم خصلت راست و درست
گفتن است و بر آن بودن و از حد اعتدال بجا وز نہ کردن در حالت خشم و خوشنودی یعنی
آدمی چون راضی می باشد از کسی مدح او نمیکوید و عیب او میپوشد و چون در خشم می آید
بر خلاف آن می رود پس می باید کہ اندر ہر دو حال یکسان باشد خصلت سیوم اقتصاد و میانہ
روی است و رعایت اعتدال در حال درویشی و توانگری و این عبارت را دو معنی شامل است
یکے آنکہ رزق کے کفاف بود کہ نہ فقیر و نہ غنی باشد و دیگر آنکہ در حال غنا و فقر بر طریقہ اعتدال
ستقیم باشد یعنی باید کہ در حال فقر سخط و جزع و فزع نہ کند و در حال غنا تکبر و غتو و غلو و کفر
لغت نورزند تا کہ ہلاک نشوند خصلت چهارم پیوند با خویشان و اقربایان و مومنان کنند
اگرچہ ایشان قطع کنند و پشت دهند خصلت پنجم عطا کنند بکے کہ محروم گردانیدہ است ایشان را از
عطا خصلت ششم عفو کنند و در گذرند از کے کہ ظلم کرده است و حق ایشان و بدی پیش
برودہ با ایشان خصلت ہفتم میباید کہ خاموشی ایشان مدام فکر باشد یعنی چون خاموش باشند
بہ تحصیل معرفت کوشند و چشم از ماسوا پوشند خصلت ہشتم میباید کہ نطق ایشان مدام ذکر باشد یعنی
چون سخن کنند از ذکر و غیر خالی نہ باشد و لغو و فحش و فضول و ناقبول و نامقبول در آن راہ
نیاید کہ تا سبب آفت سردی و حسرت ابدی نہ گردد

سخن برای تو گویم غموش بر لب تو باشم

لہذا بعضی از بزرگان سنگ یزد مدام بدان نداہند تا سخن پریشان از ایشان بہ وقوع نیاید۔

رباعی

ایز چو بنا کرد بہ قدرت تن و حبان در ہر غنوی مصلحتی کرد و عیان

گر سفسه تی ندیده بودی ز زبان
محبوس نمی کرد به زندان و مان
خصلت نهم میباید که هر نظری که در کائنات و موجودات کند به نظر عبرت کننده نظر شهادت
و خلقت یافت بیت

امنیت کمال مرود و نابیهتین
در هر چه نظر کند حسد را بسیند
چنانچه کریمه فاعته و ایا اولی الا بصار را اشاره بآن است نصیحت و حیران کریمه
و مخلصان فقیر را لازم است که نفسهای خود را از همه اشیای کریمه بدتر و اندر چه اگر کسی خود را
درین راه از کافر فرنگ و قاذورات بهتر تصور کند هیچ مراد و رسد و از جمیع سعادتها محروم ماند

بامر سیه نشین و با خود منشین

در چنین اعمال خود را چه چیز دوستن
در نظر اعتبار و مقدار نیار و دل نیز از ضروریات و لوازمات
این راه جا نگاه است بیت

طاعت ناقص با موجب عفران نشود
را منیم گرد و عسلت عصیان نه شود
و وصیت دیگر اینکه یاران پیش قدم را عزت و خدمت کنند و از نفس خود مهربان تر باشند
و به سهل خطای جدائی از ایشان خستیار نه کنند و از خلفا فقیر بر کجا که باشند توجه گیرند و یکدیگر را بر
و گیری ترجیح و اختیار نکنند که اهل امر همگی اندوکی همه اند و دیگر اینکه هر که احسان کیش و مخلص
این فقیر است و از طریق فقر کاری دارد و دل گیر از مری و طریق نشود است میباید که
همه اولاد این فقیر را در عزت و تعظیم و محبت و خدمت و مهربانی و مهمانداری برابر و مکیان
و نذر در میان اولاد و نهادر و خرمی و پسگرا زین فقیر فرق نه کنند که درین امر کمال خوشنودی
و صفا سازی این فقیر است و نگویند که نیکو کرد و بد کرد و اندو کسیکه از برای خدا کسی را دوست
داشته باشد بهیچکس نظر چرا کند که او را چه مرز خواهد داشت آن جدی او چنانکه گفته اند

بیت

من
میرزا یار که بملا داد
شیخ خود را و تعظیم و محبت
باید از خود فرق نکند

تو خدای شوا اگر خود ہمہ عالم دریاست
بجدا کہ سر موی قدست تر گرد
ہر کسکہ ہر چہ میاید از اخلاص خود میاید و ہر کس کہ ہر چہ گم می کند از بی اخلاص و شکالی و بد
اعتقاد می خود گم می کند بیت

بہشت و دوزخست با تو تو از خود دور می جونی
بہشت خوبی نکوی تست دوزخ خود بہا شد

و دیگر معلوم اولاد فقیر بودہ باشد کہ شملہ می باید کہ بجز محبت ذات اقدس الہی جل شانہ هیچ
سراوی و مقصودی نباشد و کار مارا اللہ و فی اللہ سیباید کرد و از سچکس چنین طمع و توقع نمیکند
و دائم با قناعت و خداترسی و حق پرستی و شریع پروری باید بود و از رضامندی فقیر و کلام بار فقیر
بیرون نیامد رفت و بہ دنیا و ثروت و ملاوت آن و عزت خلایق و تقدیم بر اقران و رفیقت
نباید شد و از امانت و خجالت کے گرفتہ خاطر نباید گردید و آزر و خاطر و غبار مندا از خلفا و بریدان
فقیر بہل باعث نباید شد و حق اولاد و امی حیو علیہ الرحمۃ بر ہمہ شما بیان لازم است
و باید دانست کہ این دانی حیو کلان مرصہ حضرت ایشان بودہ اند و غلام مصطفیٰ برادر رضاعی
و صالحہ ہشیرہ رضاعی آنحضرت بودہ اند کہ حضرت ایشان نہایت آداب دانی حیو بجلے
آوردند و ہر روز وقت صبح سلام ایشان سے رفتند و نہایت شفقت بہ آہنہا می کردند
چنانچہ در مواجب کہ از سر کار با و شاہ از برای حضرت ایشان مقرر بود حصہ اولاد دانی حیو
کلان را برابر فرزندان خود کردہ بودند البتہ از خدمت ایشان خود مارا تا مقدر است
در تلخ نداید و خواہ اولاد اخوی سلام مصطفیٰ باشند و خواہ اولاد ہشیرہ صالحہ بودند باید
کہ دوست و اید و خدمت و مہربانی بجا آرید کہ درین امر کمال خوشنوی این فقیر است
و دیگر اینکه در هیچ وقت از اوقات چہ در شوق ما و شدت مای و چہ در زیہار و ملاوتما از هیچ
کس مدد و اعانت جز حضرت حمیدیت جل شانہ نخواہید و در حال سفر و حضر و غلام و ملا و بعض
واسطہ و غنا و فقر و کار خدای تعالی ہا شہید و ہمہ مای و دانی و انید و از غیر و غیریت وستی

من
از قول او بانیست
تا بقول او برابر فرزندانیست
کردہ بود کلام مصنف
کتاب بہشت و دوزخ
بجواب صاحب این ازان
باز قول حضرت حیو صاحب
شرح شدہ
محمد حسن

و انانیت بیزارباشید و از کاهلی و تن پروری و بد خوئی و پیکوئی و خلاف شرع و هوس
نفس و غرور جوانی و مخدوم زاده گی پر بیز کسبید و از سخن فضول و تکلم نامعقول دور باشید
که البته در سخن گفتن آفت است و بر صحت و خاموشی سجات و عافیت از دروغ و غیبت و مالا
و فحش و لغو و کبر و عجب و نخوت و رفوت بجنبشید که نتیجه آن جز خسروان وقت و مال
شمارد و هر چیز نخواهد بود و دیگر مال جمع کردن و زینت و آرایش و اسائش دنیا صحبت و
حکومت و لذات فانیه خواستن و قار شمارا از دلهای مریدان و مخلصان برود و هرگاه که شمارا
مریدان میسامان یا بندم بر اعتقاد کردند و رفتی رفته بی اخلاص طریق پیدا کنند لهذا
غراب و تبر و خایب و خاسر گردند و شما هم سبک و بی آبرو و مطعون خلایق خواهید شد
و چون شما با وجود مخدوم زاده گی و مخدومیت خادم الفقرا و ناصر الدین و المتقوی باشید
ایشان از احوال و اطوار شما شرم کرد و از بیچارگی و نامرادگی شما چاره و مراد یا فتنه بر
سر توفیق و اخلاص و سلوک آیند و عزت و نفاست شما ازین راه ظاهر گردد و در ترقی
آید و کار دین و دنیاوی شما نیک گردد و چنانکه گفته اند بیت

مقتدا چون در شریعت قایم است تا بحش رایل طاعت و ایم است

مقتدا چون از شریعت گشت دور مقتدی رافت اندر دین مستور

حال ستمگر با آن کمال فاستقم بوحش خطاب از ذوالجلال

و چون شما این وصیت نامی فقیر را عمل ننموده همه را به کمال و تمام سبب آید است که به

زودی به قصد رسیدن انسان کامل و فرد جامع و مظهر کل گردید انشا الله تعالی بیت

اینچنین گفته است پیر مسنوی کای برادر هر چه کاری بر روی

گردستان گرداگر کم رسد بونی رسد

گرتوبی هم نیابی روی درویشان پس است

نموده بجز ترغیب بر اعمال و افعال غیر مال شما چه نوشته آید که هر چه درین باب گفته شود

مہوز مستحسن نوزیبا تراست ۶

انہرچ میرود سخن دوست خوشتر است

والسلام علی من اتبع الهدی والتزام متابعت المصطفیٰ علیہ
علی آلہ واصحابہ من الصلوات المکملہا ومن التسلیمات اتمہا

باب یازدہم

در بیان بعضی از کلمات قدسیہ کہ از حضرت ایشان علیہ الرحمۃ

والرضوان در بعضی اوقات و از زمان این بندہ شرمندہ

پریشان و بیامان شنیدہ است

حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان معین سر مومند کہ قرن اصحاب بنمیر علیہ و علی آلہ
الصلوات والتسلیمات از جمیع وجوہ خیر است البجا سخن کردن از فضول است کہ سابقان سابقان
اند و در حینت لغیم مقربان حضرت صمدیت بل و علامہ ایشان اند کہ اتفاق کوه کوه و ہبہ و گرا
بد شیر ایشان نرسد واللہ خلیفہ بر جہتہ من نیشاء و ہم میفرمودند کہ احوال و مواجہہ
کہ اورا مستحق بہ حقیقت معتقدات علماء اہل سنت و جماعت شکر اللہ سہیم میسر و مقرر نمودن
معنی راجع است در اج معنی بیچ منیدانم و جز عزرائلی بیچ نمی انگاریم و با این دولت اتباع
فرقتا جہ اہل سنت ہرچ بدہند سنت میداریم و شکر بجائی آریم و اگر ہمین را بدہند و بیچ
ان احوال و اذواق و مواجہہ مذہب نہاک نداریم و آن را حق و شاکریم و اگر این را بگریزند

و نه
فقط در هر حال
که در این سخن
مستحق است

و همه را در هر چه میخیزد و میزند و میبختی و شقاوت ما خواسته اند استدران محض در حق ما یقین
یافته لغو بالله من فلك و هم میگویند که بجز و در هوای بسیار بخت و بی غایت
است که آن غم آن لذت و خواری است حتی که بسیاری از بادشاهان امیران و بزرگان با وجود
شوکت و ثروت فراوان بسبب عجز و بخت و خوار و ذلیل شده اند پس مناسب آنست
که آدمی هوا و آفت ما را دور دارد که او لش آب گنده بود و آفرش پراگنده خواهد شد

بیت

دین کشان میروی امروز بر زمین فردا عمارت قالیبت اندر هوا رود
و هم میفرمودند که معنی مراقبه در حقیقت سکوت و خود را در وقتن بر چیزی نیست و معنی مراقبه
آن است که خود را در ظاهر و باطن از امور ناشایسته و خلاف شرع نگاه دارد و چنانچه در
صحبت امر او سلاطین از آنچه ترک ادب است خود را نگاه میدارند و هم میفرمودند که از صغر
سن و خوردی باز می دانم که هر که به فقیر استیازه کرده است مغلوب شده است و کار او پیش

زفته است ۴

با درویشان هر که در افتاد و بر افتاد

و هم میفرمودند که بعضی از مردمان گمان میکنند که ما منکر طریقه جبریه باشیم نه چنان است که ایشان
میسندارند همین مقدار است که ذکر چهار شرط است اول زبانی باید که پاک از دروغ و غیبت
و لغو و آفت باشد دوم درونی باشد که خالی از حرام و شبهه است بود سیوم سری که خالی از ریا
و سمیت و عاری از مکر و حیلت و بری از توجیه غیر حضرت محمدیت بود مل سلطان چهارم در جامی
ذکر گوید که خالی از ظلم و فساد و از باب غفلت و صاحب بدعت بود و در مقدم نه از این مردمان
صاحب جمال و زمان تا محسرم بود و هر شیخ که رعایت این امور مذکور می نمود باشد ما منکر اطوار
و احوال او نیستیم که به سلسله و طریقه ما چون بروقف شرع شریف باشند بر حق اند و هم میفرمودند
که هر چند متابعت بیشتر کمال بیشتر بود و چند بیشتر متابعت بیشتر چنانکه حق سبحان و تعالی

نیت متابعت و کمال رانیز نهایت نیت و در معنی این آیت کریمه و اعمد ربك حتى
یا یتیک الیقین دو معنی می فرمودند یکی آنکه بندگی کن پروردگار خود را تا روز مرگ که آدمی
مکلف است به بندگی تا آن غایت دوم آنکه بندگی کن پروردگار خود را تا که یقین و
مشاهده حاصل کردی برکت طاعت حقانی و بی نفاق آنگاه بی تکلف و رنج بندگی خواهی
کرد که مقصود از سلوک طریقه صوفیه یقین کامل حاصل کردن است یعنی تحصیل از وی یقین
است در عقائد شرعی تا از مضیق استدلال بعضای کشف آیند و از اجمال تفصیل که
آیند و دیگر مقصود از سلوک تحصیل تسبی و آسانی است در ادای احکام فقهیه ضروری و از الیه
عسر که از اماره گی نفس میخیزد نه امر دیگر و از آن چنانکه بعض چنان تصور کرده اند و براه
اوام و خیالات رفته بیت

خیالات ناوان خلوت نشین بهم برزند عاقبت کفر و دین

و هم میفرمودند که هر که خواهد که بمقام مشاهده رسید میباید که مجاهده را از دست نهد که مشاهده
بی مجاهده صورت نگیرد چنانکه عمل سلیم بدست نمی آید و کسیکه این معنی بغیر این ملاحظه نماید
احق بود و احمق دوستی حق را که لایق نبود که

حق کجا همراه بر احسب شود

و هم می فرمودند که چون اعتراض حضرت حق سبحانه و تعالی باینده همراه شود زبان او در اولیا
حق بر طعن و درو انکار دراز شود نهینهار خود را ازین جهلکه یاران میباید که نگاه دارند به نیت
حکم این قوم که بر درو کشان میچینند بر سر کار غرابات کنند ایمان را

و هم میفرمودند که روزه این راه را از بدگونی و رنجاننده هار نیست که حال تنبلی نیز جمال ازی
است ولیکن این طائفه را رنجاننده و بدگونی نقصی حاصل رسد بلکه کمال رسد بگوش تا
این رنجاننده و بدگونی و عاصد تو نباشی چه هر که را در راه ایثار روزه نشاندند و اراغای
آن روزه گردانند و روزه به شکل ازی سوسه علیین میرود و سوزی به سبب ایثار سوسه بین

ف
این قول حضرت خلیفه
مقصود از سلوک
دو چیز است نه اولی
مطابق کلام امام باقر
در عبادت اول از کتابات
در کتابات و در صد و چهار
مجلس

حضرت سلطان المارغین ابویزید بظامی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند کہ ہر کرا درین درگاہ برگزیند
فرعونی را بدو گمارند تا او را پیوستہ می رسانند ہا شد مصر

خدا از دست دشمن کار محنت جان برون آرد

و ہم میفرمودند کہ سالک میباید کہ ہمیشہ خود را از ہمہ چیز برتر می دانستہ باشد حتی کہ از قادر است
و کافر بزرگ میباید کہ خود را بدتر می داند تا عجب و کبر بدور او نیاید و در چیزی کہ بہ حقارت می
نگردد کہ یا کہ با فریادہ کار آن بختارت می نکرد و لا جرم از جمیع سعادت نا محروم می ماند بیت

بر خود بین ہمہ نیک و بد را در دو نیک و بد انگن خود را

سرد آسنا کہ ہمہ پاس نہند بوسہ زن پاکہ ہر جا نہند

و ہم می فرمودند کہ چون اندیشہ کے با خدا باشد ہرگز ماسواراہ خاطر نیارود و می باید کہ اشیاء ہمہ
آئینہ دل سالک باشند تا جمال معنی را ہمیشہ در انہا سیدیدہ باشد بیت

بدو نیک کہ بہت در علم ہمت آئینہ خدا نما است

بیت

این است کمال مرد و انما بہ یستین و ہر چہ نظر کنند خدا را ببینند

و ہم میفرمودند کہ ہر کہ بر دوستی از دوستان خدائی قتلے انکار کند کمترین عقوبت دہی آن

است کہ ازان حالی کہ وی دارد بی ہرہ ماند و با وی ازان حال هیچ جانہ ہند کہ مردود و ولی

مرد و ہمہ اولیا بوجہ مقبول یک ولی مقبول ہرہ اولیا باشد لہذا گفتہ اند کہ بیت

جان کرگان و سگان ہر یک جداست متحد جانہای شیران خداست

و ہم میفرمودند کہ در کلام اہل اللہ ہرگز حیل نباید کرد و زبان نباید کشود بلکہ اگرے تواند توجہ

نیک کند و الا غاموش باشد و بظاہر حکم نکند کہ بیت

آن کی جام شوق نوشیدہ توبہ دیوانگی عذر شیبہ

البتہ خوف ضرر غالب است و نفع امکان ندارد چہ را کہ کلام اکثر اولیا اسد کلمات امرار

الہی انزل شانہ در فہم ہر کس کی درمی آیند و اگر در کلام بعضی از ایشان عبارتہی کہ شمر عجب
و مخرب باشد البتہ قابل تاویل و توجیہ خواہد بود مثل قول سبحانی و ما اعظم شانی و انا الحق

و غیر ہا بیت

چو بشنوی سخن اہل دل گو کہ خطا است سخن شناس نہ دلبر خطا اینجا است
و ہم می فرمودند کہ اگر محبت خدای تعالی با متابعت صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
موافق و مطابق افتد آن محبت صحیح و مقبول بود و الابی متابعت حضرت رسالت صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ وسلم آن محبت مردود و مطرود بود و در حق صاحب آن محبت استدراج محض
خواستہ باشند زیرا کہ جو گین و ارمینان و یہود و نصاری ہمہ محبت خدای تعالی دانند از بسکہ
متابعت رسول ما علیہ السلام ندارند ہمہ کافر و بدعت اند بیت
تا برانہ نیافت رہ راست سوی دوست ہر کہ از کلب تو واپس قدم نہاد

۴

با خدا ویونگی کن بانی شہار باش

و ہم میفرمودند کہ ہم عمل باید کرد و ہم استغفار از ان عمل چہ آدمی در حقیقت کار نمیداند کہ کدام عمل
اورا مقبول خواہند کرد و کدام را واپس استغفار دین صورت ضروری است چنین گوید کہ
اللہم اغفر لی و تب علی انک انت التواب الرحیم و نہ گوید کہ استغفر اللہ
و التوب الیہ تا دروغ نہ گفتہ باشد زیرا کہ تا ما دمی کہ داد و بندگی را نداده است و از نفاق
حقیقی خلاص نشدہ طلب استغفار در جوع بحضرت غفار از سر گفتاری کند نہ از راہ کردار
پس در نزد اہل اللہ دروغ گفتہ باشد چنانکہ گفتہ اند بیت

در دل ہوس گناہ و بر لب توبہ زین توبہ تا درست یارب توبہ

ہوش دار کہ این نکتہ عامہ است و ہر کس بفہم آن عر سد و ہم می فرمودند کہ سالک تمام
الاستعداد موافق استعداد و حوصلہ خود بہ فناء اتم مشرف خواہد شد و در ہر اسمی از اسماء اللہ

سیر خواہد کرد و ازان اور افتاد و بقاء حاصل خواهد شد چون در اسم المتکبر فنا و محویت یافت
و بقاء اورا روی داده شد مقتضای غلبہ مال متکبر خواہد شد و موجب خبر تخلق باطلاق
الدقائے اورا نوعی از سلطنت و ریاست و سخوی از عزت و نفاست و انگیر خواہد شد
ابا این تکر ازین سالک درین مقام محمود است نہ مذموم چنانکہ حضرت خواجہ بزرگ بہا الدین
نقشبند قدس سرہ سبقتہ اند کہ شما متکبر اید ایشان در جواب فرمودند کہ بجز ما از بہت
غلبہ کبریاے صفات اوست تعالی و تقدس نہ از بہت غلبہ و سرکشی نفس امارہ چنانکہ
شما لکان سیرید قطعہ

ابن منصور حسین وہم فرعون ہر دو گفتند انا ہوا الحق
یکے خود را ندید مسلم رفت دید دیگر برفت بہ مطلق
خویش بین بین کہ در ہنرم رفت مرد حق بین نہ خویش بین با حق

وہم میفرمودند کہ این غایت کے رائد رجبانیہ ام و از کسی نیز نہ بخندہ ام و با وجود آن
سیرسم کہ فروا قیاست مبادا کسی خصم من میشدہ باشد چرا کہ دل کے رار نہانیدن
سنت بہ است کہ جہاز کفر برتر ازین عمل بد علی مذمومی نخواہد بود چنانکہ خواجہ حافظ شیرازی
علیہ الرحمۃ فرمودہ اند کہ بیت

سبائش و رہی آزار و ہر چہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست
وہم میفرمودہ اند کہ گانا بخاطرے رسد کہ اللہم النص من نص الدین گوئیم و احذل
من حذل الدین نگویم کہ مبادا کہ خود بہ نفرین و اخل شوم و خود را خود نفرین کردہ باشم
زیرا کہ دین را بہ تمام نفرت و اذن و از حذلان آن گاہ پرہیز کردن درین مساو زمان
مستتر است کہ اما از جہتے کہ شرع ما را بکفایتن این دعا کر کردہ است و عزت و نفرت حسب
المقدور میخواستیم و بان سیکو شتم تا چار این دعا را میخوانیم و بر زبان جاری می کنیم و
عزیز کردن و نفرت دین را بہ کابل و تمام خواستن مرا بر المومنین عمر خطاب رضی اللہ تعالی

عنه صفتی میباشد تا کار دین بر او و وزیرین سلاطین عالم و خواجین کابل و ارباب ممالک
و فاسقین چه بر آید که بر ایشان خود هم دین تنین می نمایند

بیت

شرع و تقوی را فکند سوی پشت کو عمر کو از عمر و وف درشت
و هم میفرمودند که در خاطر بعضی از یاران ما میرسد که در طریقت کار ما از ایشان چندان خوب
نمیشود از کجا دانسته اند که کار ایشان در نزد فقیر خوب نخواهد شد و هرگاه که ایشان چیزی را
که فقیر ماییم آزار به تمام بجا بیارند و سلوک به کمال ورزند چه کار ایشان خوب نخواهد و چون
ایشان مامورات فقیر را به تمام بجان می آرند و بے پرهیزی می کنند و مرید هوامی خوانند
تا چار کار ما ایشان بعکس نتیجه من میسر و امکان ضرر و رحبت نسبت باحوال ایشان
غالب می گردد بزرگان گفته اند رحمهم الله تعالی که بار دین بارگاه بمقدار کار است بیت
نار و رنج گنج مسیحه منی شود مزد آن گرفت جان برادر که کار کرد
و مروج در طلب دنیا می دیند چه رنجی که نمی کشند و چه سعی و کوشش تا که نمی کشد کدام کس
درین راه عشرت شیر آزار و فتنه نموند که کار ما به مراد او نشد از بسکه بنده کار دنیا را از کار خودی
اولی می داند و آزار این بر میگزیند ازین جهت غیرت الهی جلہ سلطان دست و در پیا
وی میزند و وی را از ولایت دوستی معزول میگردد و نعوذ بالله سبحانه من
ذلک و هم می فرمودند که فقیر هیچ کاری را بے استخاره و بی اذن شرع شریف و بے
الهام غیبی نخواهد کرد و هرگاه هر کار را که بی استخاره و بی اذن شرع و الهام میگردد باشد
و مع ذلک مرید میگرفته باشد امور او خالی از خطر و مکاره محض نخواهد بود و هم میفرمودند
که در هر دیار اهل الصدق باشند استعدا و سالک فیض از انجا بیش تر می یابند از جهت
نقصان قبول اهل آن دیار ازین جهت است که کار دو و از ده سال شمارا شریف به کار
شش ساله کابل و پشاور و کار شش ساله کابل و پشاور به کار شش ساله سرهند و شش ساله

برابر ہی خواہ کر دو ہم میفرمودند کہ قدر مرا از یردان و کس سید استند کی شیخ چو مر جوے
 و دیگر انوند ملا قوزی علیہ الرحمۃ و از مشائخ و کس قدر مراے دانند کی ملا فیض خان کالی
 و دیگر خدمت ملا تیمور خان افغان سلمہ اللہ تعالیٰ و ہم میفرمودند کہ خدمت سید موسے
 خان خواجہ وہ بیدی علیہ الرحمۃ بسیار بزرگ بودہ اند فقیر ایشانرا ندیدہ ام و اما بعض
 از خلفاء ایشان را دیدہ ام مثل خلیفہ صدیق و خلیفہ محمود و خلیفہ قیوم و خلیفہ میر احمد و غیر ہم
 کہ ہر کدام از ایشان بدرجہ کمال بودند و بزرگی شیخ را از بزرگی مرید متوآن شناخت وہم
 میفرمود کہ خدمت میان محمد آفاق سلمہ اللہ تعالیٰ با وجود آنکہ فنا کوے کشند چنان صاحب
 نسبت و کمال اند کہ در بیان تائید ظاہر ازین بہت عذری باشد و یا مگر بہرکت ذکر و فکر حق
 سبحانہ فعل کرده و ناپسند باعث منع کمال اہل اللہ نمیشدہ باشد و اللہ سبحانہ اعلم بہ
 حقائق الامور وہم میفرمودند کہ خدمت جد بزرگوار فقیر المشرق بمقام رضا حضرت شاہ محمد
 رفاقت سسرہ میفرمودند کہ از بہائی سلوک این راہ درویشی تحصیل علوم ضروریہ کفایت میکند
 و زیادت ازان بحقیق کروں بالنظر بمقام شاہ و ویران مشغول بودن تخصیص اوقات است
 بلکہ اتفاق پیدا میکند و ازان غرور و مستی می افزاید و حضرت مولانا اجام قدس سرہ می

فرماید بیت

علم کثیر آمد و علمت نصیب
 آچہ ضروری است بدان مشغل گیر
 مراد از علم ضروری بحقیق علم فقہ و حدیث و تفسیر است چنانکہ حضرت مولانا مولوی روم رحمۃ اللہ
 علیہ در مشنوی فرمودہ اند مشنوی
 علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث
 ہر کہ خواہد فیر این گردد خبیث
 وہم میفرمودند کہ وقتی بہ فقیر و ولایت پشاور الہام شد کہ عزیز می از دوستان اور بخارا و قات
 یافت مناسب احوال ادین آیت است اولیٰک یمبدل اللہ سیاتہم حسنات
 فقیر حیران بود کہ این عزیز کہ باشد بعد از چند روز الہام شد کہ آن عزیز حضرت امیر المسلمین

خاندان شیخ ازبک
 سیدان شناخت

علم بسیار فصیح و تواتر
 و مجاہد است

معصوم غازی الملقب بر امیر شاه مراد بن امیر دانیال مرحومی علیہ الرحمۃ بودند فقیر این واقعه را
 به یاران گفت و تاریخ آنروز و آن ماه را به خاطر نگه داشت بعد از چند ماه حضرت امیر المومنین
 میر حیدر سلطان حسن دله ملک که ولہ جانشین ایشان اند به فقیر کتابت کرده از بخارا به پشاور
 فرستادند کہ حضرت قبلہ گاہی مرحومے وفات یافتند و وفات در روز جمعہ وقت چاشت گاہ
 پانزویم ماه رجب المرجب در سال ہزار و دوصد و پانزویہ از ہجرت در موسم قوس و ہر دو
 پدر و پسر برید و حلقہ گچش جناب شان بودند و سال حمد و نہ بود و ہم میفرمودند کہ خدمت پر
 کہ حضرت معصوم غازی انا اللہ برمانہ با وجود آن بادشاہی و دولت سخت مرتاض و مستقر
 پر پیر کار بودند و ریاست و عدل و احیاء و شریعت را از ایشان بنی روزگار سلاطین و حکام
 تقلید کردند ہر چند کہ از صدیکے رائی تو اند کہ سبب آمدن روزی در ایام و ادای فرزند میمان
 غلام فضل اللہ سلمہم اللہ تعالیٰ کہ حضرت امیر مرحوم عاجزہ خود را بآن مخدوم زادہ و عقد نکاح
 دادہ بودند فقیر کہ حلوائہ کہ از مردم ہند ستورہ گویند نبات و روغن زر و دوسرے بادام و
 پستہ و دیگر چیز ہا طیار کنند پیرانہ و در خانہ فرزند می روان کردہ شد از ان حلوائہ فرزند می
 چیزی جدا کردہ بحضرت امیر فرستادہ اند و حضرت امیر بخوبی آن بختین کردہ از ان خوردہ اند
 فقیر این را شنیدہ از آن خوبتر طیار کردہ بایشان فرستادہ فرمودہ اند کہ حضرت ایشان
 تصدیع بسیار کشیدہ اند و ہندگان را نوازش فرادان نمودہ و ان اثنای خواستہ اند کہ
 چیزی از ان حلوائہ تناول کنند در حال گریہ و نہ است و اندود بہ خاطر مبارک ایشان فرستادہ
 کردہ بہ خود گفتہ اند کہ امی نفس مکارہ مے خواہی کہ تبرک حضرت ایشان است گفتہ بہ بہانہ
 آن تمام این حلوائہ از سر شہوت و شراب خوری این را نمیدانی کہ از اثر لقمہ پر ب و
 شیرین بخل و حسد بر آدمی افزاید و از ان کبر و نخوت پیدا شود و چون تودالے امر و دمان و
 این اخلاق و میہ داشتہ باشی کار رعیت و احوال ایشان چون خواہ شد و فردا سے
 قیامت حساب با عدلے تعالیٰ چون خواہی داد چون ظلم مفرما بایشان کن و خلافت شرع

در می و این گنجینه اند و بادم فقیر علو او پس وادو فرموده اند که به حضرت ایشان عرض این
 پر غلام دارسانید و گوئید که به حضرت ایشان عرض این پر غلام معذور دارم که من مریم
 و این علو مناسب حال مریم نیست این را به کسانی بدهند که ایشان مریم نداشتند تا
 بخورند یعنی بمقام فمارسیده باشد و چند روز خود را گرسنه کرده اند و بعد از آن نان جو
 سخت که از سفر طراسان بحیث غدا شیعہ خذ لهم الله سبحانه واپس مانده بود و داشته اند
 و از آریزه کرده به آب تر کرده ام و فرموده که ای نفس آماره از برای نفع تو این قدر کار ما
 آستید کرده ام که طاقت عذاب خداست و طالی روان امیر کبیر روکشتم از جانب خدای
 کبیر نزار و هزاران هزار رحمت بعیلت بر روح پرستوح و روان شریف و لطیف حضرت
 ایشان علیه الرحمۃ والرضوان من الله المثلان ما و که بلایق و ولت آنچنان ما و شاد این چنین
 شیخ و مقته است آگاه بودند پیرا به بین و مرید را نگر بیت
 شاه چنین طبع و شجاعت چنان طماع ویری است کین زمانه و وادو چه کس علم

باب دوازدهم

در بیان بعضی از واقعات و اشرفیات و عرق عاداتیکه از حضرت

ایشان علیه الرحمۃ والرضوان وید و کشیده شده است

باید دانست که از آن جناب ولایت تاب قدس سره آنقدر کرامات و عرق عادات و واقعات
 و حالات و اشرفیات و کشفیات و الهامات از اول تا آخر عمر شریف به قصد جستجو و یا
 به قصد دلی آستید با آن ملک بسیار چند کرده است و به وقوع آمده است که احصای آن مستسر

و مستند و از حد و محضرت خارج است بلکه جزو اسبجانہ دین شاء اللہ تعالیٰ کے
اطلاع بآن مجموع کثیر الانتفاع نیست و از اسبجانہ بزرگترین کرامات و اعلیٰ ترین مقامات
و صحیح ترین حالات آن جناب بلند خطاب چنانکہ بر جہان بیان طاہر بل اظہر است آن بود
کہ از اول تا آخر عمر شریف استقامت بر جاہ شریعت و متابعت سنت کہ بزرگترین کرامتی
و عظیم ترین سعادت پیش محققان این طائفہ علیہ آن است یافتہ بودند و در مقام رضا بلکہ
مقام عبودیت کہ فوق مقام رضا است و ازین بالاتر مقامی نیست نزد این اکابر مشرف
بودند و ہرگز ترک مستحبی از مستحبات شرعیہ بہ قصد و احتیاج بہ وقوع نیامدہ و غیبت و غیب
کے راضی و یا بر مرد ایمانہ کردہ اند و معلوم ممکنان است کہ در این روزگار عصیت بگمیت
کہ از غیبت و غیب جوئی کے خلاص باشند و کدام است کہ از ارتکاب این احوال بہ سلامت
در تحت ظل شریعت بود الا من شاء اللہ پس کدام کرامات ازین مقامات و معانی رفیع
الدرجات بالاتر بود و کدام احوالات و مقامات و الہامات و کشفیات از ایتان امور شریعت
عز او طریقیت ملت بیضی تر باشد کہ گفتہ اند عبودیت

یا ربم ملک استقامت وہ کاستقامت ز صدراست بہ

حضرت مجدد و موزالفت ثانی قدس اللہ سرہ آسمانی در جلد اول کتب و کتب دوم
فرمایند کہ مقصود از سلوک طریقہ صوفیہ بتفصیل از وی یاقین است و در محققات شرعیہ تا از
مضیق استدلال بفضاء کشف آیند و از اجمال بتفصیل گزینند مثلاً وجود واجب الوجود تھا کہ
و تقدس و وحدت او سبحانہ اول بہ طریق استدلال و یا بہ تقلید معلوم شدہ بود و باند ازہ یاقین
بہم رسیدہ چون سلوک طریقہ صوفیہ پیشتر شود آن استدلال و تقلید بحقیقت و شہود سہل میگردد
و یقین کمال حاصل میشود و عیٰ ہذا التقیاس سائر الاعتقادیات و الیہ مقصود
از ان بتفصیل نہیں است و راوی احکام فقہیہ و ازالہ عسر کہ از امار کی نفس میخیزد و ایضا در کتب
دو بیت و شصت و ششم از جلد اول کتب است فرمودہ اند کہ مقصود از سلوک طریقہ صوفیہ نہایت

که صور و اشکال عینی را شاهد و نماینده و انوار و الوان را سمانه کنند که این خود و خل المصوب
 است صور و انوار حسی چه نقصان دارد که کسی این را گذشته بر ریاضات و مجاہدات تنہائی
 صور و انوار عینی نماید چه این صور و انوار و این انوار و آن انوار همه مخلوق حق اند و
 جل و علا از آیات و البر و جود و تعالی و ہم در مکتوب سی و ششم از جلد اول مکتوبات فرمود
 اند که شریعت مائتہ جزو است علم و عمل و اخلاص تا این ہرہ جزوہ متحقق نشوند و چون شریعت
 متحقق شد رضای حق سبحانہ و تعالی حاصل گشت کہ فوق جمیع سعادت و نیوہ و اغرویہ
 است و رضوان من اللہ اکبر پس شریعت متکفل جمیع سعادت و نیوہ و اغرویہ آمد
 بطریق نماز کہ باوراء شریعت در آن مطلب استیاج افتد طریقت و حقیقت کہ صوفیہ بان
 متاز گشتہ اند و دو خادم شریعت اند و تکمیل ہر دو مالت کہ اخلاص است پس مقصود
 از تحصیل آن ہر دو تکمیل شریعت است نہ امر و نہ نہ شریعت احوال و مواجید و علوم و معارف
 کہ صوفیہ را در انما راہ دست میدہند نہ از مقاصد مد بل اوہام و خیالات شرعے
 بہا اطفال الطریقۃ از جمیع اینہا گذشتہ بہ مقام رضا بایر رسید کہ نہایت
 مقامات سلوک و جذبہ است چه مقصود از طی منازل طریقت و حقیقت ماوراء تحصیل اخلاص
 نسبت کہ مستلزم مقام رضا است از تجلیات شہ گانہ و شہادت عارفانہ گذرانید و از ہزاران
 یکے راہ دولت و اخلاص و مقام رضا سرسانند کوتاہ اندیشان احوال و مواجید را از مقاصد
 شمرده اند و شہادت و تجلیات را از مطالب می انگارند لا ہر گز قمار زندان و ہم و خیال می
 مانند و از کمالات شریعت محروم می گردند کہ کبر علی المشرکین ما تدعوہم الیہ اللہ
 محبتی الیہ من یشاء و یشہدی من یشاء و یشہدی الیہ من یشاء و یشہدی
 حصول مقام اخلاص و وصول بہ تہ رضا سبب لطیفی از احوال و مواجید است مگر بطریق
 آن علوم و معارف پس اینہا سعادت مطلوب باشند و مقدمات مقصود الخ پس الحمد
 تقدوسہ کہ آن قدر رعایت احکام شریعت و آن ہمہ ملاحظہ ارکان و مینیہ کہ از آن جنبہ ولایت

کتاب شریعت الکتاب در جمیع اوقات و از زمان خیر امتساب به وقوع آمده است و قبل
انجامیده کم کے راز مشائخ و درویشان زمان این معنی دست داده باشد و این کار
بوقوع کمالا یخفی علی من راه رضى الله تعالى عنه و صحبه بالغد و مالا لهما
و تعامل فی امورہ قدس سرہ رباعی

ای صورت تو آنست سر وجود روشن ز رخت پر تو انوار شہود
مجموعہ دو کوئی و کس چو تو نیست در ملکیت صورت و معنی موجود
را تم این حرف عفر المدلہ با وجود آن مبتدیرا بیان می نماید اول دوستان ازین شان
و نظر متبصر ایشان از سر آن باغ و بوستان غری چندان شود مصراع
کہ انہرچ میرود سخن دوست خوشتر است

از آن جمله آنست کہ سالی حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان

کرامت

از بخارائی شریف بہ پشاور میرفتند روزی در ولایت تاش

قورغان در حویلی فصیلت پناہ قاضی عزیز شاہ مرحومی نشسته

بودند و وقت نیم روز قریب بود کہ این محقر و سیادت

پناہ استاذی ایشان امان بن میر بادشاہ خواجہ مزاری علیہا الرحمۃ و سبحان قل خواجہ
خام و در نزد ایشان حاضر بودیم و گیر کے بنود کہ ناگاہ دران اثنا جوانی بلند قامت و قوی کل
کہ بے لاغر و چون ہلال شدہ بود از اثر ریاضت و چشمان ارزق بود و میگون
واند و ہنک و لباس تہ و بہر و دستار بر وفق سنت بر سر از در آمد و ایشان سلام

کرد و ایشان جواب سلام داد و گفت تعظیم او برخاستند و به غایت عزت و تعظیم دادند و
 او را در کنار خود گرفته حکم میفرمودند و عاقبت دراز کردند که گاهی عادت نمیشدند و احوال پرسی
 و دل جوئی کردند بعد از آن از همه امرا بالانشانیدند و بروی ایشان پیوسته نظر میکرد و
 ایشان مراقب میبودند و ساعتی بر این بگذشت ایشان سرسارک الا گرد و از دوسه
 پرسیدند که والده صالحه شما بهایت هستند وی گفت الحمد لله و المنة و دعای ششامی
 باشد و دیگر مرتبه از وی پرسیدند که از ولایت کولاب که در قدیم ختلان می گفته اند که
 بیرون شدید آن جوان بعرض ایشان رسانید که چاشت گاه کلان در همین روز بیرون
 شده بودم ایشان گفتند دریا بهیچون که عرف دریا به امور گویند چون گذشتیم وی
 گفت امروز تنها طلب دریا رسیدیم و در جاده که من بودم کشتی و کس در آنجا حاضر نبود آنگاه
 پانها خود را برهنه کردند در آب شدم و آب دریا از زانو من بالا رسید و خدا
 تعالی آنرا بر من پیست گردانید و در آن داد تا با سانی گذشتیم و اینجا بخدمت شما
 آمدم آنگاه ایشان حارطه خوب که در صبح می پوشیدند و دستار خود را بان حارطه بان
 جوان پوشانیدند و و یادگار ده مرخص کردند و وی به تعظیم تمام از آن مقام بیرون
 رفت و این فقیر نیز از پی وی بلا واسطه بیرون رفت و دید که تا پیدا شد و از نظر غائب
 گردید و از سبحان قل خواجه خادم دیاران و گجر پرسیدم که آن جوان کجا رفت همه
 گفتند نمیشدیم که کجا رفت و وی که بود و از رومانی که بدر و از بود پرسید و شد گفتند
 ماند تنها است که این جای می باشیم هرگز کسی را باین صفت ندیدیم که آمده باشد و یا
 رفته باشد و بعد از سالها فقیر روزی در سجاده ای خواست که در خلوت از حضرت ایشان
 پرسد که وی بود و فقیر هنوز صریحی ظاهر نمیکرد و فرمودند که آن جوان که در عین رفتن فقیر
 از سجاده پشاور بخدمت فقیر از ولایت کولاب بکلم آمده بود یکی از ابرالان بود و مادر او نیز
 از نساج عارفات و صالحات بود فقیر را براسه دیدن و ملاقات آمده بود و از یاران فقیر

ہمیں روز از سلطان کے تصحیح احوال نہ و فقیر آمد و بود کار او انجام شدہ چون حاجت با حازت
داشت لہذا اجازت دادیم و ہمیں روز بہ سلطان باز رسید و ہم از آن جملہ آنست کہ روز
در بخارا حضرت ایشا زانندیم و آن روز جمعہ بود و فقیر در حویلی و خانقاہ و دیگر جائے مارا
کہ گمان داشت ایشان را حست و جوئے کرد و اما نیافت و از ہر کدام یاران کہ می پرسید
گفتند خبر نداریم کہ کجا باشند ناگاہ فقیر را بہ خاطر رسید کہ چلہ خانہ ایشا زانیز باید دید القصد
در چلہ خانہ ایشان کہ در مسجد بود رفتہ از شگاف نظر گردم کہ در را محکم از درون بستہ اند
و رو بہ قبلہ متوجہ نشسته اند و سہ جوان بر ہنہ رو کہ نہایت صاحب جمال بودند و جامے
نگاہ و دستار ماہ سفید بروقی سنت داشتند از ایشان توجہ میکردند و این محقر لحظہ نظر
کردہ بودم کہ بہ ناگاہ نظر ایشان بہ فقیر افتاد و بدست خود اشارت کردند کہ از این جلد وید
و بعد از نماز خفتن سخلوت می خواستم کہ ایشان را شناسم کہ آنہا کہ بودند در حال فرمودہ
کہ ایشان را دیدیم فقیر عرض کردم کہ آری دیدم فرمودند کہ آنہا پر یان بودند کہ مریدان ما
بودند و از ما توجہ میکردند زینہار این واقعہ را پوشیدہ داریم تا ما ز ندایم یکس گوئید

بیت

آنکس ان کہ جام می نوشیدہ اند را دما دانستہ و پوشیدہ اند
و از آن باز دانستم کہ ایشان شیخ الشقلین بودند اند رحمۃ اللہ علیہ و ہم از آن جملہ آنست
کہ ملا میر فیض اللہ مفتی علیہ الرحمۃ کہ مرید و خلیفہ و از یاران مقبول حضرت ایشان علیہ الرحمۃ
والرضوان بودند و یکی از علماء کبار ولایت تاشقند و فرمان بلخ بودند و سیفر سووہ اند کہ ابن
حقیر را وقتی حضرت ایشان بہ نماز فرض بجماعت امام کردند و بعد از نماز و تحو و تسبیح الحمد للہ
گفتیم و دیگر هیچ چیزی بگاہ رسید و محو شد القصد آن نماز را ویران کردہ ام حضرت
فرمودند کہ با د امام شوید این محقر می خواست کہ خود را از محال عقب کشد و این امر قبول
نکرد فرمودند کہ هیچ واقعہ نیست چہن گزیرید و امام شوید و چون امام شدیم این نوبت

سریت

نماز را به کمال و تمام اداء کردم در خلوت فرمودند که فقیر از ابتدای یافتن این غایت
مقارنت تجرید تحریر را با امام ترک نه کرده بود و متصل تجرید خود را کبیر با امام میراث
داری این امر جلیل القدر و عظیم المقدر هرگز فوت نشد و چون شما به سرعت نیت
کردید فقیر ازین عمل غافل ماندم و از جواب تجرید اولی که بهتر اند دنیا و مافیهاست و در
اقدام ازین جهت پریشان و حیران شدم و حسرت و دل فقیر پیدا شد و چون شما که
نماز از سر گرفته مجدداً سجده و التماس جواب تجرید تحریر را به کمال و تمام یا فتم بیت
مرا بندگی باشد این بس بود جز این کار جوئنده ناکس بود
و هم از آنجمله آنست که جناب فضائل آباء حضرت اخوند ملا معلم شاه یعنی علیه الرحمة کیچه
از علماء کبار بخدا می شریف و از مریدان قدیمی حضرت ایشان علیه الرحمة والرحمن بودند
میفرمودند که این کسی نه بنده و رگه آن عالمی براه ولایت پناه در ابتدا کار روزی که
حضرت ایشان از پشاور به بشار آمدند بودند میخواست که با ایشان مناظره کند و چیزی
در اقوال و افعال ایشان ایراد گیرد و در حلقه ایشان حاضر شدم و ایشان کتاب
مکتوبات جدید بزرگوار خود را می خواندند و معنی پیدا و ندان محقر هیچ چیز گفته نتوانستم
و همه مباحث و گفتگو و مناظره از خاطر محو شد ایشان در حال تبسم کرده فرمودند که و الله شما
چرا چیزی نمی گوئید و خاموش نشسته ای فقیر در جواب ایشان گفتم مرا اداری آن نیست
که به شما چیزی گوئیم و در مقابل شما سخن کنم فرمودند که در راه به خاطر شما می رسید که
با وی بحث و مناظره از خاطر محو شد ایشان در حال تبسم کرده فرمودند خواهیم کرد و در اقوال
و افعال وی دخل خواهیم نمود اکنون از چه سبب خاموش میباشید میباید که نقصان و خلافت
ما اطلاع بخشید که آدمی خالی از خطا و نقصان در هیچ زمان و مکان نمی باشد

بیت

یار آنست که یار جوئے بود یار چون یافت یار شوئے بود

ف
کرامت

فقر از محال سرور پیش آنکه ندیم و قوامی فروتنی نمودم و وزیران و دل استغفار و
 انکار بسیار کردم آنگاه ایشان سکوت کردند و مراقب شدند و چون ساعتی برین رفت
 سرالاکرده این بیت بردمان مبارک را اندک که بیت

پیش در من مغوی بذلت من است که آبروئی شش بعبت این قدر نه رود

بهازان از جابر خواسته بخاند رفته و فقیر همراه ایشان در خلوت رفته به بیت کردم و از
 دل و جان رید و بنده ایشان شدم بیت

چه بینتی که در روز معرفت پیدا است چه دولتی که در ان مضین عافیت بر حاست

بزار شکر که از جیل سوی مسلم شدم زمان به ذکر الهی و دل چنین گویاست

و هم از آنجمله آنست که جناب حضرت آبا غلیضه زاسلم بخاری نور احمد تعلی مرقده

که یکی از کبار خلقا حضرت ایشان علیہ الرحمۃ و الرضوان بودند و سالها مثل بوریاء و روریاء

فیض دار آنحضرت قدس سره افتاده بودند میفرمودند که حضرت ایشان در ابتدا کار که

از پشاور به بنار آمد بود و نشو و نمایافته روزی در حلقه نماز پیشین بعد از ادای نماز کثرت

قدس آیات حضرت امام ربانی راقده قدس سره میخواندند که به ناگاه و الماشا که جان صابونی

که یکی از علماء نام دار بنار بودند و در حلقه نشسته تندر شده بکلام مکتوبات شریف دخل

کردند و بهیر فیه چیزها گفتند و هر چند که حضرت ایشان جواب کافی و شافی گفتند ایشان

علامی کرده هرگز قبول نکردند و بر سر اعتراض و عناد آمدند بالاخر حضرت ایشان را غضب

مستولی شده و از بار بر سر مبارک کشیدند و به سکوت رفتند ملائی مذکور از جابر خواسته هنوز

از مدینه میرکان که منزل گاه آنحضرت بود در سه ملائم شریف سوداگر بر سبیده بودند

که فیض عظیم شده آن از دنیا فرستند چنانکه طبع این واقعه در تمام بنار اثرات عظیم دارد

بے بیت

بر آن که بهتر که با بهتر استیند و چنان افتد که هرگز بر سخنیند

کرامت

نکست

و چون این خبر وحشت اثر را به حضرت ایشان رسانیدند فرمودند که ما چه کنیم که ششیری که در دست
 داشته باشد و به غایت تیز و برنده بود و دشته آن را در زمین محکم کرده باشند و سر تیغ
 را بالا گذاشته ناگاه اگر جایی از روی شیر عریان بیاید و سینه خود را بر آن سیف قطع
 بزند و هر قوتی که داشته باشد زور کرده خود را هلاک سازد گناه ششیر چه باشد و هم از آنجا
 آنست که روزی این محقر بخدمت داماد عادل ابن ملا محمد طهیر خوجه می علیه الرحمۃ که
 یکی از خلفای کبار حضرت ایشان علیه الرحمۃ والرضوان بودند عرض کرد که سبب چیست
 که در ایام سابق حضرت ایشان از روی غیرت بعضی از اربابشان و بے ادبان را تنبیه
 می دادند و بعضی را سبب هلاک بوده الحال نه چنین اند و اگر این امر است قلیل بل
 اقل است در جواب فرمودند که حضرت ایشان الحال عارف شده اند و عارف را عنیت و
 محبت کمتر باشد چون بنزد حضرت ایشان آمدم در خلوت قسم کرده فرمودند که ما را ملاقات
 گفته است که ایشان عارف اند و در عارف غیرت و محبت نباشد گر قلیل آن کجا دانسته
 است که عارف را غیرت نیست همه نسبیا علیهم الصلوات و التسلیمات و البرکات اعرف
 العارفين بالمد بوند حضرت نوح بنی الله علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام قوم را در آب
 عذاب غرق کردند و حضرت موسی کلیم الله علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام فرعون را با جنود
 معدود و در آب نیل غرق کردند و قارون را با همه اموال و متاع او و علی هذا القیاس
 این همه امور واقع ما از سر محبت و غیرت است و یا از چیز دیگر این قدر است که بر ما
 پیشتر صفت جلال و فزیه غالب بود ازان سبب آن نوع کارها اذما به و قرع می
 آمد و اکنون صفت جمال و لطیف بلکه دیگر چیزها بر ما غالب است لهذا بکسی کاری نداریم و ما را
 ما عجب ملایانه سخن میگوید و این گفتند و بستم کرده خاموش شدند شعر

آنکه در مدح تواند شد مقال ناطقه حیران باز عقل لال

نکست

و هم از آنجا آنست که داماد اخوند جان نام ماری از یاران ایشان سلمه الله علیه السلام را

در ولایت تماش کنده از خلفاء ایشان می باشد میگفت که چون من به حضرت ایشان
 روم می کردم می شدم مرا از کربلای تعلیم کردند و چند گاه بران موافقت نمودم وقتی فرمود
 که شما به سلوک و کار خود خوب مشغول شوید و همان قدر نسبت بویهربانی خواهیم کرد
 هر قدر که بپای پروانی مدین ای می کرده باشد همان قدر از ان کار و می در تمام این
 صنعت این سخن ایشان را بنحاطر نگاه داشت و در سلوک طریق نقشبندی خوب
 مشغول شد و گاه روزی که کم سے دلی پروانی می کردم چون در آن اثنا سلام می
 کردند بر من غضب آورد و میگذاشتند و هیچ التفاتی نمی کردند و چون در سلوک خوب
 متوجه می شدم در حین ملاقات علامات التفات و عنایات بنیایات ظاهری می یافتند
 بارها این من را از ان سید اهل معانی آزموده بودند با وجود آن روزی از یاران
 خویشان من چندی از تماش کنده به من آمدند بودند و من ایشان را در حجره مدرسه
 طلبیده صیافت کردم و آن شب بمجه بود و در آن شب هیچ وظیفه از وظائف خود را به
 عمل آورده نتوانستم و در مابین ما طبیعت او شوخی می نماید نیز چندان به کار رفته
 بود صبح آن در وقت توجه به خدمت ایشان حاضر بودم آن سبب فرمودند بیت
 کم گزیند شیر و اثر در ما سے نر
 شما شب از به کار اول خود منتهید و بار شما بر ما افتاد این را نمی دانید که اگر کسی تحت
 و بی چندان سبب گذارد که وفا کند و با وجود آن طعام طمع می دارد و سبب به مدعا
 گذاشته میاید به حال آنکه شما در سلوک ناغہ میکنید و کمالات انسانی طمع
 می دارید این چه طور به ظهور خواهد پیوست مگر این را نمیدانید که فقیر از کارهای شما
 واقف است و آنچه در شب گذشته بود همه را یک یک بیان کردند بعد از ان فقیر تائب
 و مستغفر شده برگزیده پروانی در کار خود کردم و تلیم از ان جمله آنست که در سال هزار و
 دصد و بیست و یک از هجرت بود که راقم انجیروف با همراه شیخ الاسلام سلطان خان

احراری سر قندی و حاجی قمر الدین خواجہ سید امدادی و ملا ملک نامی مراد قاری لمبئی که پیش
 امام حضرت امیر شاه مراد معصوم بن امیر دانیال مرحومی انارکند بر مانہ بود و در حجره مدرسہ بیکان
 بخارا نشسته بود و شب جمعه قریب بہ صبح بود کہ حاجی نعمت امد بخاری کہ خلیفہ دوم
 حضرت ایشان علیہ الرحمۃ و الرضوان بود از نزد ایشان در ان اثنا بنزد این مجمع
 مذکور آمد و گفت کہ حضرت ایشان تا الحال در طلب و مناجات بودند فرمودند کہ مادت ما
 بود کہ از خدا تعالی سنجو استم تا محمود شاه در کابل بادشہ شود و لیکن این امر تا بہ این وقت
 موقوف مانده بود و شب در بارہ محمود شاه دعاء مستجاب شد امید است کہ بہ زودی
 بادشہ شود این تاریخ را بہ خاطر نگاہ داشتیم بقریب چنان شد کہ ایشان فرمودہ بودند
 این بود کہ حضرت بادشاہ مذکور بہ نسبت بہ جناب حضرت ایشان و عقیدہ و ارادہ تمام
 بجا آورده نذر نامی نذر اوان و ہدایا و تحفہ بلا نہایت دودہ ما و مرعہ گذرانیدہ صرف
 بارگاہ عالیجناب ایشان گردانیدند کذا و کذا و بعد از وفات ایشان بجای آبادانی
 روضہ ایشان را نیز مقصد کردہ بود کہ تا یک لکہ روپیہ خرچ شدن بہ آبادانی آن
 سعی خواہم بود و آنرا تسبیح خواہم کرد از بسکہ فرستادہ مل ویرانی است کہ منہ
 آبادی است بنا بر وقوع حوادث یعنی از سبب غلبہ کلد بہ کردار یککہ کہ در آن وقت
 غلبہ آورده بودند یک مرتبہ در حیات حضرت ایشان کہ آنحضرت از بسکہ آرزو بہ شہادت
 داشتند نیز ارادہ ہب و فرمودہ بود کہ حضرت بادشاہ و پناہ مذکور مانع شدند و فرمود کہ مثل
 جناب شما امروز عزیز الوجود و کبریت امر برای مسلمانان آید و نفع و فیض شما بکافہ
 انام میرسد از ان جہاد این ثواب بہتر است و معروفات او باز جناب آنحضرت مخدوم
 را آن ستمخ فضل حق قدس سرہ جہاد و کفار نابکار فرمودند چند ہزار کس در مرتبہ ثانی قریب
 یک لک مریدان و مخلصان خود را نزد مردم بیست ذمی و صاد و بنیر جمع فرمود کار و
 جنگ عظیم کردند کہ این چنین کردند کہ اینچنین جنگ بعد اصحاب کہ بہ رفاقت سید علیہ

والصلاة والسلام شده باشد که غازیان به همراه کفار بتونک و شیر و نیزه و آفرالام
 سنگ و چوب و کشتی گرفتار و جنگ کردند و قریب چهار و پانزده هزار کفار قتل شدند
 و قریب پنج شش هزار مسلمانان شهید شدند و تاریخ غازیان هم الشهداء و لهم المراتب
 العلی آن امر سرانجام نیافت و بقدر حال جناب و مخدوم زاوه صاحب سجاوه حضرت
 شیخ فضل حق قدس سره آبا و گردند چنانکه هم گمان ظاهر است و هم از آنجمله آنست
 که یکی از یاران ایشان می گفت که من بعد از بیعت کردن به ایشان بیک زن فاحشه
 که قبل از آن بوی متبلا بودم باز میخواستم که پروازم و نکار به مصرف شوم آن زن
 شبی به نزد من آمد و در کن من آمد و خواستم که کام دل حاصل کنم دیدم که ایشان بالای
 بر من نشسته اند و انگشت به مان مبارک کرده اند فقیر از محالیت آب شده بخود افتادم
 چون به پیش آمدم آن زن گفت مگر تو من صرع و یا اثر جن و دمی که چنین بخود و شوی
 گفتم هیچکدام از اینها ندارم و پیکار و مجروحی افتادم و این بختم و از نزد آن زن خود را
 دور افکندم و تائب و مستغفر شدم چون نزد ایشان آمدم و میخواستم که توجه بکرم ایشان
 بگوشت من گفتند که شب توبه را شکسته توبه به توچه نفع خواهد کرد و بر اول خود را پاک کن و
 توبه از سر باز گیر بعد از آن بنزد فقیر بیا و تا کمال و تمام از آن خیالات فرجام بیرون نیامد
 القصه توجه نمود و سخن هرگز نزد و ندیده این درگاه اهل الله است جباران و
 معاندان و شکریان بوالهوس نیست بیت

کبریا بکبریا بیرون رو آنکه درای جامی پاکان است رخا منزل مغفور نیست

و هم از آنجمله آنست که فضیلت پناه قاصی محمدت بعین بن قاصی لاجل آدمی یکی سلام
 قاصی روزی گفتند که حضرت ایشان در آن اثنا که از بخارا به پشاور میفرستند در آمی بیک
 نزول کردند این داعی برای ملاقات و زیارت ایشان در صحبت حاضر شدند و بالاخر
 گفت و گویای لغتی افتاد که فهم آن به اسانی نیست یعنی آن فرمودند که عطا الله

این درستی است
 سر است

کرامت

خواجہ بن محمد یوسف خواجہ جیہ نویس این لعنت را خوب معنی می داند که فوق آن تصور نیست و آنرا تقریر کردند و اما داعی تقریر ایشان را خوب نفهمیدیم از جهت آنکه ایشان فارسی زمان نبودند و به لفظ ہندی فصیح تکلم کردند ما خود گفتیم کہ ایشان تقریر خود را خود نفہمیدند و نفہمیدیم کہ چہ گفتند و در حال ایشان را اشراقی شدہ فرمودند کہ و اما یعنی لعنت مذکورہ این است آنکاء چنان بہ فارسی فصیح ما فوق آن تصور نبود تقریر کردند و معنی آنرا بہ فقیر ہنما ند کہ اصلاً محل تردد و خاطر نامند و آنکاء تہتم کرد و دست بردوش سن ہنما دہ گفتند اکنون خوب نفہمیدہ اند و کرت ادبی بر شما فہم ناشد و ماندہ بود و ہم از این جملہ آنست کہ فضیلت پناہ کلمات دستگاہ حضرت اخوند مولانا سید علیہ الرحمۃ کہ سالہا در بخارا می نشست مدرسہ کلابا دواز اعیان علماء سجت را و از جملہ خلفاء ایشان علیہ الرحمۃ و الرضوان و استاذ مخدوم زادہ حضرت شاہ میان غلام محفل السد جو صاحب سلمہ اللہ تعالی و البقاء بودند ہمیفرمودند کہ چون حضرت ایشان در ابتدای کہ از پشاور بہ بخارا آمدہ بودند و نشا و نما یافتہ پیوستہ قراءت شاگردان حضرت اخوند مانند باقی قاری را شنیدہ می فرمودند کہ این طائفہ را ہمہ را غلط می خوانند و این نسبتہ از قاعدہ بیرون است و متہا با این گفتگو بودند و لیکن قراء بخارا این سخن ایشان پسند نیکو ندو می گفتند کہ استاذان ما با ہم سخن تعلیم کردہ اند البتہ قراءت را ہمہ ما مجزاست و صواب نخواہد بود و ایشان کلان اند ہر چہ گویند گفتہ باشند روزی حضرت امیر رومی انار السد بر کاتبہ بہ عبارت ایشان آمد و بودند ایشان فرمودند کہ بہ فقیر الہام شدہ است کہ این قوم را ہمہ غلط میخوانند شمار لازم است کہ از براس خدا و حفظ عبارت کلام اللہ تعالی قاریان و علماء طلبیہ خوب تحقیق کنند و در مقابلہ و مباحثہ اندازند کہ این کارزار است تا راست شود چرا کہ این کار و مذہب شماست حضرت امیر علیہ الرحمۃ قبول نمودہ ہمہ را جمع کردہ بہ تحقیق این کار شدہ اند و شرح شاطبی و دیگر قواعد را نیز ملاحظہ کردہ ہمیدہ اند کہ ہمہ غلط

کفر است

تحقیق خواندن

یگانہ اندوختی مرکز سخن ایشان بوده و بعد از آن راه ہملہ را ہل گزاشته موافق طبع ایشان
صحیح خواندہ اند رباعی

آنی تو کہ طبع تو صفای بخشد چشمان تو بردیدہ حیا می بخشد

ہر کس کہ گدائی آستان بود است ہر مہم کہ او کلاہ صرا می بخشد

دہم از آنجملہ آنست کہ روزی فضیلت پناہ مرحومی و املا عومن باقی قلم علیہ الرحمۃ کہ

از علماء دین و از روزگار و مستور ع بودند و فرمودند کہ فقیر بسیار بہ حضرت ایشان

ملاقات کردم و گفت و گوی مسأئل دینی در میان می افتاد و از مریدان خود مرا بہتر

می دیدم و قریب خود می نشاند فاما مریدان ہرگز در خاطر من نبود کہ ہر سہ طریقت

نداشتم و کتاب فروش بودم و در کتابہای مستقیم بسیار نظر میکردم و زندہ گانی مشائخ

روزگار را نسبت بان طائفہ مذکورہ برابر تصور نمیکردم لہذا کم اخلاص بودم بلکہ زندہ گانی

این طائفہ را دیدہ بان طائفہ مذکورہ نیز قریب بود کہ بی اخلاص شوم مصرع

بسکہ دیدم من بری از حال با

ہر گمان از مردم ماضی شدم

و نیز بطور گمان خود چند ترک سحاب را با ایشان مشاہدہ نمودم و با خود میگفتم کہ بہتر ازین

کس در زمان شیخی در ہمہ بوجہ نبود ہر گاہ کہ چنین باشند و دیگران چه خواهند بود بالاخر

حضرت ایشان در خلوت بہ فقیر گفتند کہ عمر ما و شما با فر رسیدہ است و شما سلوک طبعی

در ایشان بخردہ اید این را سید انم کہ در خاطر شما از چند وجہ از جانب این فقیر شبہ

است ہر دید و شب فلان و فلان کتاب کہ در خانہ دارید این مسئلہ را بہ بنیید و تفتیش

نمائید و استخارہ ہم کہ بنید انشا اللہ تعالی کار شمار روشن خواهد شد و از چندین سالہا

شبہ برون خواہید برآمد مرا حیف سے آید کہ باین خوبی بی سلوک زندہ گانی تائید القصد

چنان کردم و آن کتاب را دیدم و غیب ملاحظہ نمودم و اعظم کہ کردہ ایشان بی عزیت

کریمت

اور نبوده بلکه از حرکات و سکنات ایشان چندین سلسله منظم می آید که در کتابها یافتن آن
به آسانی بدست نمی آید و نیز استخاره کرده شد و حقیقت کار از آن روشن گشت و خدا
تعالی چندان فتوحات غیبیه و علم لدنیه را در الوقت ارزانی داشت که بیان آن بطلب
می کشد و ما مور به بیان آن نیز نیستیم علی الصبح تمام آن دفعه از خاطر من دفع شد و
آمد به ایشان بعبیت کردم و در سبک مریدان مقبول ایشان شدم بحمد الله سبحانه
بعبیت

آنکه به تبریز یافت یک نظر شمس دین طعنه زند بر وجه و حسن کند بر حسب
مرید از آنجمله آنست که حضرت ملا عادل علیه الرحمة بی فرمودند که این داعی در اول مرید حافظ
خدایار بود و ایشان بعد از وفات مراد حضرت و ملا قوزی که هم پیر ایشان بودند سپرد
و سالها مرا ایشان تربیت میکردند روزی فرمودند که حضرت ایشان از پشاور به بخارا آمد
اعترا برده به ایشان خواهم سپارید که از روحانیت حافظ خدایار نیز امر چپین شده است
و اما این داعی قبول این محسنی نه نمودم و گفتم که مرید شما ام و مراد دیگر جا ما برده گردان
می کند روزی به زیارت حضرت شاه نقش بند قدس سره همراه ایشان رفته بودم و انوقت
ملائق بنجاری که مرید حضرت ملا صفر علیه الرحمة و شریک درس من بودند می هم با من
همراه بود و حضرت ایشان نیز به زیارت مزار تشریف برده اند و در حجره مسجد مزار
نشسته ما هر دو ملا آنجناب را زیارت کرده از حجره بیرون شدیم و حضرت و ملا قوزی
علیه الرحمة نزد حضرت ایشان همچنان نشسته ماندند و ما هر دو بهمدیگر مصلحت کردیم که
به ایشان مرید شویم یا نه شب هر دو وضو کامل کردیم استخاره شروع کرده در خواب
شدیم فقیر و واقعه دیدم که حضرت حافظ خدایار علیه الرحمة ابن محقر و حضرت اخوند
ملا صفر علیه الرحمة و ملا نعلی و شمس دینی تمام کرده می گویند که ای نادان عزیزان چه بیکه در
و بیکه همه زود بر خیزید که شمار برده به حضرت ایشان بسپارم القصد دست ما هر دو را

کرامت

این دو بزرگ گرفته در درودی قبر حضرت خواجه بزرگ را بر دوش دست حضرت ایشان
 سپردند و گفتند که ما این دو فرزند مصنوعی خود را به غلامی شما دادیم امید است که
 بندگان درگاه عالیجاه شما را نظر قبول افتد و تربیت و ارشاد فرمایند چون از خواب
 بیدار شدم و ملا نفس هم مثل خواب من خواب دیده بود باز گفتم بعد از فراغ نماز
 اشراق و نماز چاشت ما هر دو یار به اطراف و نواحی روضه حضرت خواجه قدس
 سره میگردیم که شخصی آمده گفت که شما را حضرت ایشان مے طلبند باید رفت به محضر و درود
 شدن و سلام دادن حضرت ولایت پناه تبسم کرده فرمودند که ملا عادل را خلیفه
 ضایار و ملا نفس را اخوند ملا با سپردند و خواب ما هر دو را ناگفته خود تقریر کردند
 و حضرت داماد قوزی علیه الرحمة نیز به عرض مقدس ایشان رسانیدند که این غلام
 را نیز مثل این واقعه روداده بود و فقیر هم در وقت سپردن این دو نفر حاضر
 بود و نگاه بعیت کردیم و در سلک یاران ایشان در آمدیم و نیز خدمت داملا عادل
 نور احمد قدس مے گفتند که با وجود آن گاه به گاه از جهت مقتضای بشری به خاطر من
 از جانب حضرت ایشان شبه و شک راه می یافت روزی در اثنا و صنوسواک
 میگردیدیم که نوزده مرتبه آن را استمال کردند و نیز مسواک را از میان گرفتند با خود
 گفتم که از سینه و دهان پانزده زیادت استمال کردن آن مکروه خواهد بود و از میان
 مسواک اخذ کردن نیز مکروه است که شیطان بزرگ آن مے نشیند کسیکه ترک سجده
 از مستحبات شرعی نماید و یا ارتکاب امر مکروهی میکند وی شیخ مسلمانان چگونه بود از اینجا
 بمشک کلان آدم و دیگر نزد حضرت ایشان نه رفتم در حال حضرت داملا قوزی را
 دیدم فرمودند که خاطر تو از حضرت ایشان پریشان شده است استغفار کن من خود را به توفیق
 زده از راه دل عرض کردم که در اول هم مرید شما بودم مرا چه دیگران چه حاجت به ست
 رفتی و در کس خانه استاذی حضرت مولوی عاشور محمد بخشی علیه الرحمة حاضر بودم که واقعه

کیفیت احتمال سواک ذکر یافت چنان ظاهر شد که طاق طاق کرده شود و اگر از احتمال
سیزده و پانزده و نوزده زیاده شود و بیشتر راه یا بد از حد آفتاب نه بر آید چه مقصود
طاق طاقت و حصر در سیزده و پانزده نیست و نیز ظاهر شد که سواک را زیاده از بیست
اگر نگردد اند شیطان بران زیاده قی نشیند و اگر از بیست کم باشد اگر چه از میان آن گیرد
شیطان را در آن محل نبود و باین مقدار فرج از حد ادب لازم نیاید و چون این دو مسئله
را خوب نامفهمیده شبیه کرده بودم از از روز باز مراد روشن شد که کار ایشان ترک مستحب
عائد منکر و چه جائے کرده را یافتن بعد از آن در دل من آتشی افتاد و با خود می گفتم که
چه کاری بود که کردم هم غلط فهمیده بودم و هم خود را از صحبت حضرت ایشان دور نگذاشتم
بیت

یک سو فراق یار و گرسو وصال ناز درین فراق وصل چگونه قرین شوم
القصه بطور مختصر و تا ثب و مستغفر شده عقیده و خلاص به حضرت ایشان باز از سر گرفته و اما
از شرمندگی به حضرت ایشان ملاقات نمی کردم و چون از دور می دیدم میگفتم و این واقعه
را از خاص و عام پنهان می داشتم و کسی اصلاً ظاهر نمی کردم روزی حضرت و ملاقاتی
علیه الرحمۃ فرمودند که ملاقات تو هنوز هم در صحبت حضرت ایشان میروی من به عرض ایشان
رسانیدم که از محالیت ملاقات من با ایشان مستر است فرمودند که هیچ واقعه نیست مگر با
در آشنای ناه ازین قسم چیزها بسیار به وقوع می آید جناب حضرت بسیار بزرگ اند و این
واقعه را به شما ظاهر نخواهند کرد و بروید و در ذیل یاران توجه گرفته باشید لقصه به
و شجاری تمام خود را به بشری زود در صحبت شریف ایشان حاضر شدم و توجه میگفتم چون
چند گاه بگذشت می خواستم که عذری گویم و معذرت تقصیرات در طلبها هست به گوش من میبختند
که فرزند شما هیچ غصه مندی با شما این را بدانند که فقیر از شمار اصنی ام این قسم شکوات
و شبهات به ملائکان در آستانه راه نمائند کار نمیشود و اختصاص و غریبی و دین داری شما بفقیر

کرامت

خوب معلوم است از آن روز باز دانستم کہ شان ایشان عظیم است بعد از ان چند سال
خالص خدمت آتش خانہ ایشان کردم کہ نمک از ان نمی چسیدم و طعام از خود
می خوردم و ہم از ان جلد آنست کہ در او تل بار ما بنیاطر این دور از کار راه می
یافت کہ آیا حضرت ایشان ولی خدا باشند یا فی و حال استخفاری کردم و بہ تکلف
این خطہ را دور می کردم شبے حضرت پنیر صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام را در خواب
دیدم کہ بصورت حضرت ایشان بمن ظاهر شدند با خود گفتم کہ شما ل شریفیہ آنحضرت
را علیہ و علی آلہ و ازواجہ و اہل بیتہ و بارک وسلم در شما ل البنی و سائر شما ل نامہ
ما کمال علو و حسن وجہ بیان میکنند کہ عقول و افہام تقلین از دریافت خوبے
جمال آن سید کونین عاجز اند و ہر چند کہ ایشان ہم صورت خوب و مرغوب دارند کہ اما
ما فوق آن تصور نیست آہ صورت ہلک آنحضرت مہر بلندتر از آنست کہ بحس تصور
کرده شود و ہر از آن کہ بھیزی گمان راہ یابد در آنجا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نیز حاضر
بود و اند فرمودند کہ بے چان است کہ تو فهم کردی اما میان فضل احمد ازین سبب کہ در
ظاهر و باطن پیروی و متابعت آن سرور می نماید دوست داشتند کہ خود را بر صورت
وی بر تو نمایند تا تو صورت را دیدہ از سیرت و بزرگی شیع خود واقف شوی و قدر او را
دانی و بعد از گذشتن چند سال از ان واقعہ ملاقات من بہ حضرت ایشان افتاد و
می خواستم کہ آن واقعہ را بہ عرض رسانم فرمودند کہ کسی سالما برو می گذرد کہ او را مراد
بجز مراد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رسول نباشد و غیر متابعت آنجناب و ظاہر
و باطن کاری نداشته باشد و ہستی خود را در باختہ و ہمہ عمر فانی الرسول المقبول چہ در
اقوال و چہ در افعال و احوال باشد چہ آنحضرت چہ در خود را بر صورت وی ظاہر نمایند
و ہر او دوست نہ دارند و بعد از ان این دوست را خواہند ہمیت

حقا کہ بے متابعت سید رسل ہرگز کہ بہ منزل مقصود نیافت

از سحر و جادو و سحر وری راه نمنه دهند آراکز آستانه اوروی دل بهافت
 و ہم از آنجمله آنست که در ابتدا بار بار بخاطر فاتر این کمینہ میرسد کہ حضرت ایشان معلوم
 میشود کہ علم تصوف را کمتر میدانند از نجابت مدام خاموشی اند و معرفت و گفتگوی لسانی
 کم دارند مقرر است کہ کسی مدام بذکر و فکر و مراقبہ و نوافل و دیگر عبادات مشغول باشد
 کتاب خوانی و معرفت رانی ویرا چه کار باشد بعد از چند وقت بشی بود کہ نماز خفتن را گذاردہ
 از خانقاہ بہ خانہ آمدند و داب ایشان آن بود کہ یاران شان از مسجد خانہ بہرہ مے
 آمدند و خانہ ایشان متصل بود و ہر یک جدا جدا عرض می کردند و آنحضرت ہمہ را علمدادہ
 علمدادہ جواب می فرمودند اندکی استادہ و بعد از آن سلام و دواعی گفتہ یاران را رخص
 مے کردند اسشب سلام و دواعی ناگفتہ بمصا تکبہ کردہ باوجود ضعف و پیری چندان معرفت
 و تصوف گوئی مشغول شدند کہ مافوق آن در اقران از دواعی اعطائے انس و جن تصور نبود
 شب ماد بود آنحضرت مستان بود سخن و گفتار بہ سحر قریب کشید و بیحس و محسوس طلب ناگفتہ
 همانند این کمینہ آنست کہ کار از کجا بہ کجا کشید و بعد از آن گفتند کہ یاران سحر کمینہ و جان
 کشید کہ علم از سینہ شما جوش زند و خود کتاب شود و علم را از عالم زندہ لایموت باید کہ آموید
 تا آن علم دستگیری نماید و نفع بخشد میت

علم در جلد خویش مے باید نے کہ در جلد میشی مے باید

دل پر از معرفت ولی الہام را نکردن بحس این خموش را بہایا کتاب مضمون بعد از آن ایست بر زبان
 مبارک آوردہ یاران را رخص کردند بہت

بفکر و خموشی غریب بستان مئی آید

خموشی عالمی دارد کہ در گفتن مئی آید

و چون ہمہ یاران رفتند انگار این مختصر انگاہ داشتہ و در دروازہ حرم محترم برودہ خلوت
 کردہ فرمودند کہ اسشب فقیر برای خاطر شما چیزی قلیلی بیان کردہ اما باید دانست کہ سالک

ظهور در تجلی صفات صاحب معرفت و علم است لهذا مناسب آن مقام من عرف الله طالع
لسانه و در ظهور تجلی ذاتی سالک صاحب جمل و حیرت است لهذا مناسب آن مقام
من عرف الله کلا لسانه این فقیر علی الدوام مستغرق تجلی ذاتی بود و بمرتب گذشته
آنکه طعام شب و در خورده شده است که از تجلی ذاتی بعضی نجاتی نزول افتاد مقرر است که
برگاه سالک طعام شب و در بخور و یا بمصاحب بدو اختلاط نماید و یا خلافت شرعی بکنند رج
العتقهری نماید و چون تائب و مستغفر نشود و سر آن راه میگرد و رفته رفته باز به صفات بشریت
عود کند و غراب و ابر شود لهذا خوف خاتمه بر همه غنیان از انبیاء علیهم الصلوات و التسلیات
و غیر از عشره مبشره دال بیت رضوان الله تعالی علیهم اجمعین اگر چه محفوظ باشند باز
است ازان روز باز معلوم کردم که کار ایشان بلند و شان ایشان عالیت

بیت

در نیایه حال پخته هیچ حسام پس سخن کوتاه باید و السلام
و هم ازان جمله آنست که آن هنگام که حضرت ایشان علیه الرحمة و الرضوان
این محقر را اجازت داده و شخص نموده اند و اجازت عامه دادند در خاطر گاه گاهی
رسید که اکثر چیزهایی که به بزرگان زود داده شده به فقیر ازان جمله هنوز یکی نشده
و از حضرت خواجہ بزرگ رخصت نیافته ام و از جانب حضرت رسالت پناهی صلی الله
تعالی علیه و آله و سلم هنوز اشارتی درین باب نموده درین خطرات غرق بودم که
ایشان بناگاه از تجار به قصد زیارت روضه حضرت خواجہ بزرگ قدس سره برآمدند
و فقیر را همراه بردند و بعد از فراغ زیارت شب در محراب مزار بودند و فقیر در مسجد بود و در
واقع دیدم که حضرت خواجہ بزرگ رخصت دادند و فرزند خواندند و در ولایت علیا سیر
می نمایند علی الصبح بعد از فراغ توجه به خلوت بفقیر گفتند که استعداد شما بسیار بلند است
که این چیزها سرزد نمی آید شب را در واقع نمودند که شمارا در ولایت علیا برده اند

حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ نیز شمارا مشتبہ مخلص کردند کہ از روی شما این برود و فرزند
گفتند و آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امید است کہ مہربانی نماید انشاء اللہ تعالیٰ
بعد از چند گاہ ماہ رمضان المبارک و شب جمعہ بود کہ خواب می بینم کہ در جای سخت
زیبائی ام کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہ حضرت شیخین رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کتبی آیند و معنی از اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پڑ
اند این محقر پیش باز شدہ سلام و تحیت گفت و آنجناب قسم کردہ فرمودند کہ این از
صدیقان است من است بعد از ملاقات کحضرت ایشان میخواستم کہ این واقعہ را بہ
عرض رسانم ہنوز ہیچ حرف ظاہر نہ کردہ فرمودند کہ مبارک باد و در حال این
حدیث را خوانند کہ الشیطان لا یتمثل بی باید دانست بعضی کہ از کبراء رحمہم اللہ
تعالیٰ گفتہ اند کہ صحیح اقوال این است کہ کس کہ دید آنحضرت را در خواب بہ درستی
کہ دید اورا حقیقتہ برابر است کہ باشد آن دیدن بر صفت معروفہ او یا بغیر آن

بیت

نشان سخت بیدارست آن خواب کہ در وی بینم آن ماہ جہان تاب
و ہم از اجملہ است کہ چون وقتی کہ بہ ایشان بیت کردم و را بہ خدی خود قبول کردند
فرمودند کہ فقیر بعد ازانی کہ در پشاور رفت شمارا گفت کہ در بخارا دید و کتبیل علوم
دینی نمایند و در نزد فرزند میمان غلام فضل اللہ در سلوک نیز مشغول باشند

بیت

از خداوند خویش اگر ترسی گیر از ہر دو علم اودرسی
بعضی ایشان رسانیدم کہ چہ خوانم فرمودند کہ الحال شرح و قایہ کفایہ است
و چون در بخارا می شریعت رفتم ہر درس کہ شروع کردم ہذا و نقصانہا پیش آمد کہ
بیان آن باطناب یکیشہ بالضرورت بہ نزد حضرت اخوند مولوی عاشور محمد بخش علیار

حضرت استاذی مولانا عبدالرحیم بن ملا محمد رحیم علمی سلمہ اللہ تعالیٰ وابقا وہ بہ شرح وقایہ
 شروع نمودم ازین جهت کہ نفس مبارک ایشان رفتہ بود پشیش ماہ بہ خوبی با تمام
 رسانیدم کہ ہمہ چنین کردند و در نزد حضرت مخدوم مذکور سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ نیز سلوک
 معززیدم و آنجناب اصالت نام التفات بنیایات در ظاہر و باطن نسبت بفقیر
 داشتند و از اکثر خواص خود مخصوص و مستثنیٰ میداشتند روزی دران زمان ملا ابوالقاسم
 نام یاری دروازی کہ از علماء صالح بود و بہ فقیر انشتی و محبت بنیایت داشت و از باران
 حضرت ایشان برو گفت کہ اشب در میان خواب و بیداری بودم کہ واقعہ می بینم کہ
 من دتو برب و ریای بودیم حضرت ایشان با جمعی از عزیزان بآن لب دیگر در قبه
 نشسته اند و من ہر چند کہ سعی کردم کہ بد آنجا رسم نتوانستم و باز از دریای بر آدم و پیش
 تو آدم و توبی پردا نشسته و از گذشتن و ناگذشتن باک نداری و مان اثنا حضرت
 ایشان تخته سنگی را فرستادند کہ ترا تا بد آنجا بر نہر گاہ من سوار شدم آن تخته سنگ
 فرق شد و ہر گاہ کہ تو قصد سواری می کردی باز آن تخته سنگ بر وشل چوبی برآمد عاقبت
 تو آنرا سوار شدہ و دران قبه بنزد آن جماعت رفتی و من در آنجا تنہا ماندم ازین واقعہ
 مرا خواب روشن شد کہ تو خلیفہ و مقبول ایشان شدی و من بہمان بر یک حال خواہم ماند
 این گفت و در گریہ شدہ بعد از چند سال کہ ملاقات من بہ حضرت ایشان افتاد و در
 ابوالقاسم بہ ولایت خود رفتہ بود آن هنگام کہ حضرت ایشان فقیر را رخص کردند و اجازت
 تعلیم طریقہ علیہ نقشبندیہ دادند فرمودند کہ فقیر شمارا الحال از دریا بہ تخته سنگ سوار کردہ
 در قبه جماعت داخل کرد و از بسکہ خواب ملا ابوالقاسم بہ یاد این محقر نماندہ بود کہ سالہا
 گذشتہ بود حیران ماندم کہ چہ می گویند و در حال فرمودند کہ مگر خواب ملا ابوالقاسم
 را فراموش کردہ ای بعد از ان بیاد من آمد کہ ایشان از کجا بہ کجا سخن بگزیدہ است

پس از صد سال ہر چہ آید برو پیرے داند آنرا سو بہ سو

گرمسیر و دید او باقی بود ز آنکه پیش دید حسناقی بود
رحمة الله تعالی علیه رحمته واسعه دهم از آنجمله آن است که در اوایل این محقر جذب توبه
داشت و به نوجوانی مبتلا بود و در کوچه ها به طور مردم بیباک گشت و لباسهای بیباکانه
در برداشت روزی مهمان سبباکی به همراه آن نوجوان به سلام حضرت ایشان رفتم
و سن فقیر و آن وقت به بیت و مهنت ساگی رسید و بود و چون از دور مرا آن
همیت دیدند در حال قسم کرده سر بودند که مبارک باد و این بیت را بر زبان مبارک
را نغز بیت

تو بیدار ز هر کوی بر دین می آئی من به یک چشم که این سر است گیرم
و بعد از آن بان کوجوان فطنه کرده فرمودند که ترا می باید که بر زای ما مطلق بسیار
کنی و هر چه فرمائید قبول کنی که سعادت تو من است آن نوجوان از کمال حیا سر در پیش
افکنده بود و هیچ نمی گفت چون چند گاه گزشت بعد از ثلث شب بشی بود که فقیر را
از مدرسه طلبیده به خانه بروند و ساعتی خاموش بودند و بعد از ساعتی یک غریزه خوب را
به فقیر دادند و باز آنرا از دست فقیر گرفته یک مغز آنان حبه اگر داند آن مغز را به آن
مبارک خود بر دند و آب وی را بکشد و باقی را به فقیر دادند که بخورد و چون آنرا بخورد فرمودند
که اکنون بروید و چون صبح شد آن ذوق که بان نوجوان داشتیم به تمام از دل من بیرون
رفته بود و آن ذوق وی بدل من شد و بانه قزو است همان وقت مرا طلبیده
تجسم کردند و فرمودند که چرا از آن جوان دل مرد شدیدی اینچنین گفتم چه میدانستم
که این سخن را با مستحان میگویند بعد از آن همان غریزه را در آن که بخورد فقیر و از ایشان
نشسته تمام آنرا با پوست و مغز و تخم بخورد و ایشان را ازین کردار من شکفت آمده
فرمودند که کار ما تمام کرد و بهر حال تمام و کمال یافتند چون از زوا ایشان بیرون آمدم
آن غریزه غریز من تمام و من نال شدند و بعد از آن سخت بیچاره شدم احوالات

و یک نگاه تو چنه آدوداه بر خیزد گداز مضطبات بادشاه برنیزد
 یا شهنشه عالم الاقوی آن کس که پرده گیری زردیت نگاه برنیزد
 بیک کر شده دل عاشقان خراب کنی کجا محال تو از مرد ماه برنیزد
 بروده تو خود از سر نظام الدین خیال خال تو کردنت سباه برنیزد
 و هم از آن جمله آن است که در اوایل کار به سمع این محقر رسانیدند که شما سیر قلیج علیخان
 اتالیق را در نزد حضرت امیر المومنین میر حسید سلطان به گفته آید و مردم این راه به سمع
 مذکور رسانیده اند و جناب میر از شما درین وجه در ازار بسیار اند بلکه شما را خوف ضرر
 پیدا شده است فقیر حیران شدم که اینجا چه افترا است که مردم گفته اند مرا به میر و وزیر
 کار و مثال این سخنان فضول چه حاجت است با خود گفتم درین حکمتی خواهد بود آن
 حکام که از نزول ایشان رخصت شده می خواستم که به وطن آیم به خاطر رسانیده ام که کجاست
 ایشان عرض کنم که میر از فقیر در ازار است و ایشان چه فرمایند از سبکه خلوت نیافتم که
 عرض کنم چه ایشان سر رشته راه پسر کلان خود حضرت شاه بیان فضل قاری را که اس
 تمالی و البقاء میگردند که از بخارا به پشاور میفرستادند و مردم فوج فوج از وضع و شریف
 و امراء و فقراء برای وداع ایشان می آمدند این عرض را موقوف به وقت گذاشته
 بهوم فردا بعد از فراغ اشراق و توجه از مسجد به خانه میر فتنه و فقیر سلام کرد و جواب
 به تبسم گفته من مودت حبیبی الله چه داب ایشان که بجزای وحشت انجیز جیبی است
 می گفتند باین مقدار خاطر من تسلی نیافت باز تبسم کرد و فرمودند که ناله خست خفا
 و هوای رحیم الرحیم این هم خوب تسلی خاطر نشد و حال فرمودند که من
 دشمن اگر قومی ست گویان قومی تراست

این هم تسلی خاطر من نشد باز فرمودند که بیشتر آینه نگاه آهسته به گوش من گفتند که
 میر قلیج علی مردی صالح است انشاء الله تعالی به سخن مغفرتان مکنایان عمل نخله کرد

و به شما چیزی نخواهر گفتم البتہ استخاره کنید گفتند خوب شده است چون ازین
دور و زنگنه شستند نزد ایشان بودم با خود گفتم که ایشان سرگردان فرزند خودند و چه
پروائی کن دارند که استخاره کنند حال قسم کرده فرمودند که شما هم فرزند من میباشید
و شما را از فرزندان خود کم نمیدانم خود شما می دانید که اقبال قلب کامل و نیز قانقار
استخاره است مصرع

در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست

و چون شما براه خدا افتاده اید که کم کس را با شما کار است و با وجود آن از بسکه بسیار گستاخ
بودم و مرا بسیار دوست می داشتند و میرزا معارف و میرزا مختار و میرزا همبک هندی
ممنی به فارس خنده روی و میرزا بیباک و دیوانه با خطاب دادند عرض کردم که البتہ استخاره
کنید در حال با وجود اشتغال سرگردانی از جابر خواسته دور گشت نماز استخاره خوانده و
در مراقبه شدم و بعد از آن سرسارک خود را بالا کرده فرمودند که ای فرزندی این را بدانید که
یک قلیج علی است اگر اهل زمین همه به یکبارگی به دشمن شما از هر جا بر خیزند اسیر از خدا
دارم که یک موئی شما را کاستن نتوانند و هر یک قبل از بدی رسانیدن خراب و ابرو
خائب و خاسر گردانند ان شاء تعالی تا جناب شما باقی باشد هیچ آسیب از اهل روزگار رسد
و این مصرع را خواندند که مصرع

با درویشان هر که در افتاد و بر افتاد

چون در ولایت بلخ آمدم و با میرزا کور ملاقات اتفاق واقع افتاد هیچ نگفتم بیت

اگر چه افتاده به خاک رهم از صد خار

چشم دارم که به دست کرم برداری

گر چه سپانده و درگاه اسیرم هم آنست

که به یک جادو به لطف پیش آری

آه هزار آه که از چنان مهربان جدا شدم و از چنان جگر گوشه گوشت افناوم یاران
و محبان این مازمن بدانشند که همه احوال این سوخته فراق و دل شده مشتاق و دیر
این گسسته رواق آن است که کسیکه پروانه وار گرد شمع وجود ذی جود عاقبت محمود
آسجناب ولایت تاب قدس سره نکته و نشانه وار هفت تیر توجہ یگانه و آن دلبر فرزانه
نه شده و شکار رفتار و ادای محسوبانه آن ذات بابرکات نگزیده و لبه فراق
نراکت قدر نما و قامت زیبای آن نازک ادا محکمه و گشته چشمان سیاه و سگین آهنگ
معشوقانه آن دلبران نشده و عاشق قسم و لبرانه آن ماه لقانگزیده و چنین مبین
نازنین خود را بر آستانه علیا آن بادشاه عالم چاه به کمال شوق و ذوق و نهایت آرزو
تنگ و پوچست و نسنائیده و خاک پانی سکان آستان راستان و تراب درگاه و
چاه بندگان آن عالیجاه رنج جانشان را سلام الله علیه تو تپای چشمان محو در صفا
چنان نه ساخته و نشان خط بندگی آن حضرت را در صحنی الله تعالی عنه بر حبه دل نقش نه
کرده و سلسله نظامی ایشان را رحمت الله تعالی علیه در گردن جان و تن نه بسته و می
دوست ندارد بلکه با وی نه نشیند و آشنای نه کند بلکه رد می برد موی وی را نه بیند چه در میان
و محبان هر جا بوی از محبوب یا بند جان فدا می نمایند و هر جا که از معشوق نشانی نیابند
از آسجابه صدف سنگ گریزند و هر آنجا که بوی مطلوب در دماغ جان ایشان آید مکان

کنند بیت

وصلت چو غم ز فتنه نیست نه شود یکبار شد میرود و نگرانی شود

این عزیز صاحب تیز اگر سخن از او صاف نمید حضرت ایشان علیه الرحمت و الرضوان کنم
مجلس افترا کرده باشم او صاف حمیده آن ذات بابرکات برتر از آن است که زبان زوده
مثل من هرزه گوئی و دیرینه غمی گردد این قدر است که مرا صاف کرده بودند و مختار ساخته

بیت

از سر کرده من پر خرابات گذشت
 زین سبب نام سحافی به نظام الدین است
 و مرا نیز دیوانه خود خوانده بودند
 و یونانیها کردم و حسنون مانده بر فنون ما بکار سپردیم
 و گرنه من بودا الهوس پریشان روزگار را چه حد و آرا که درین کار کثیرا اعتبار اقدام نمایم
 که کلانان هر یک از علما و فضلا کبار و بزرگان نامدار عالی تبار و شیخان زیان بی زنجیر
 بر درماران ذات عالی تبار هزاران هزار افتاده اند که کس را در نزد ایشان زهره گفت گو
 و آرامی بیان خصوص ازین قسم سخنان نیست و نخواهد بود و در چه گوید بهره نثار و دزدیک چه
 گوید زهره نثار و محبت

غیرت عشق زبان همه خاصان سبزه
 از کجاست غمش در دهن عام افتاد
 این مقدار است که این چند حرف که ثبت یافت از برای تسلی خاطر فاتر خود و دوستان نادان
 خود که از عوام اند کرده ام و الا خواص را باین سخنان احتیاج نیست و مقربان درگاه آن
 عالیجاه را که روز و شب غرق مشاهده و انوار ایشان بود چه در کار محبت
 عن تقشیر کز مایا و مساند
 که هستی را نمی بینم بعتائی
 بود صاحب دلی روزی به رحمت
 که در حق این مسکین رعافی
 و بالله التوفیق

باب سیزدهم

در بیان کیفیت وفات حضرت ایشان علیه الرحمة والرضوان

باید دانست که حضرت ایشان قدس الله سره العزیز و دو سال یکماه پیش پیش از وفات خود
 بیشتر شبخنی گری و تربیت عامه چندان تعلیمی نداشتند و متوجه رفیق اعلی بودند و

ساخته ام و اکثر وقت مادرین سودا می باشم ایشان قسمی کرده به مراقبه رفتند و
 نگاه سرسارک بالا کرده فرمودند که زود است که ما اینجا بیاییم و به شما همسایه شویم
 و این گفتند و فرستاد چون چند گاه گذشت بعضی از فرزندان ایشان به عرض ایشان
 رسانیدند که حضرت دام عزت کم فرمایند تا با غنچه را آما کوسیم ایشان قسمی کرده فرمودند
 که به قریب خود بخود آما و خواهد شد چون بعد از چند روز وفات کرده اند ایشان را و گور
 خانه برده در آن با غنچه دفن کرده اند و در ختانه و عمارت بنا کرده که کسی هیچ را چنان سراغ
 نخواهد کرد و هیچ بوستانی را چنان جامی دوستانه نخواهد یافت بمیت
 از هزاران هزار باغ بهشت به خاک کوئی یار بود
 خاک او بهتر از مشک و یگران

و چون وقت رحلت ایشان نزدیک رسیده است همه فرزندان و یاران خود را طلبیدند
 و وصیت به حق و صبر و تقوی و سایر حدود و احکام کرده و اکثر چیزهای که تعلق با راهم
 داشته به ایشان تحمین فرموده و بعد از آن به هیچ کس التفات نکرده متوجه
 رفیق اعلى شده اند و به فکر و فکر و کلمه توحید رطب اللسان شده با گاهی و خوبی از عالم
 رفته اند بمیت

آن شام باز عرضین سو خاک رفت پاک همچنانکه آمده بود باز پاک رفت
 یاران و فرزندان هر کدام به قدر محبت و احوال ناله افغان به آسمان رسانیده اند
 و جزع و فزع و بیستابی با کرده و هر یک به زبان حال مترنم شده که بمیت
 بگذر تا بریزد و خناب دل ز دیده
 آن دیده که هرگز این قفسه دیده
 پیوسته زندگانی مرگ است گریه
 که زنده ماند آن تن که جان شود بریده

حضرت شمس نامه خلیف
 جویندای خلیف حضرت
 ازین زبانه و بی زبانی
 بیضا آه و زاری
 شرح محو کسری
 الا و خلیفین و یاران
 ایضا و شمس غلام محرم
 زبانه و زبانی
 ایضا و شمس غلام محرم

دہر کہ ام از بیان مرثیہ ما و تار کجہا کر در اند کہ بیان آنها اطناب میکش گریند کہ ابتدا
 رخصت ایشان در روز عجب بعد از نماز جمعہ بود و وفات ایشان در روز چہار شنبہ وقت
 چاشت گاہ سلخ محرم الحرام در سال ہزار و دویست و دو از ہجرت در بلدہ قاضیہ
 پشاور بود در ابتدائی روز یکہ آفتاب در برج اول قوس منزل داشتہ است و
 سال ہوش بحساب ترکان بودہ و مرقد عطر افشانان ایشان در بلدہ منورہ پشاور
 مشہور و معروف اہل روزگار است یزار و تبرک بہ رحمۃ المد علیہ رحمۃ واسعتر و رحنی
 المد تعالیٰ و انما وادہ اوسرما

باب چہار دہم

در بیان فسر زندان و بنا بر پسر حضرت ایشان علیہ الرحمۃ

والرضوان

باید دانست کہ حضرت ایشان قدس المد سرچہ پنج زن و دواول تا بہ آخر عمر شریف گرفته اند
 کہ الحال بجز والدہ حضرت شاہ میان فضل حق جوہر سلمہ المد تعالیٰ و ابقاہ صبح کہ ام زندہ
 نمی باشد و اولاد پسری و دختر می ایشان فرامان بودہ اند کہ احصاء آن جمع از مردہ
 ہائے زندہ فقیر معلوم نیست و نہ نفر از ان جملہ نبات کرامات ایشانند و حسن بلاغت و سخا
 قوت کردہ الحال بہت نظر از آن جملہ در بلد و پشاور و یک نفر در بخارا در سلک حیات
 مے باشند کہ ہمہ از جملہ صالحات و عبادات و قانات اند و در علوم دینی صاحب برہ
 و در تقویٰ و زہد با قوت و صاحب استقامت بیت

اولیا زادہ اولیا باشد اشتیاق جنت اشتیاق باشد

پنج عنایت علیہ السلام

و همه ایشان از خوردی تا کلامی بر پا داشت و عبادت و سلوک و تلاوت قرآن
معبود و فرقان محمدی بر سر بیت

بچه بط اگر چه باشد خورد آب دریا شش کی تواند برد

بیت

بچه بط اگر چه آدینه بود آب دریا شش تا به سینه بود

و سپهران ایشان ده نفر بودند که الحال مشیت نفر در ملک حیوة اندازان جمله این
محقرا کنون اولاد سپهر را خواهم بیان نمود که اکثر ایشان بالغ فعل صاحب کمال
اند و الحال بهمان صرافت و لطافت و بزرگی و کمال و حال هستند که دیگران را
عشر عشر آن موجود نیست اکنون هر یک را بیان کنیم تا مخلصان را خوب معلوم شود
انشاء الله تعالی

حضرت شاه میان فاضل قاورا علی المدعا

شانه فی الدارین

ایشان سپهر کلمان ترو مرید و خلیفه والد بزرگوار و حضرت ایشان علیه الرحمه والرضوان
در الحال جانشین پدر بزرگوار و سر حلقه یاران آن ذات عالی تبار اند عقل در او صاف
حمید و ایشان عاجز است و زبان از ثنائی مدحت ایشان قاصر

صد هزاران دل به عشق او گاه شده تا که آن سلطان فغان شاه شد
استخواب مستغنی الا نقاب عالم و فاضل و حافظ کلام الله رب العالمین اند و در باب
امر سرودن و مبنی منکر در عبادت شریعت و محافظت سنت و احیاء و تقوی و ریاضت و
عبادت و توفیق و محبت و حیا و تواضع و منقذ و غیوة ملک گوئی از میدان اقران برده و نه

بیت

آنچه اسباب جمال است رخ خوب ترا همه بر وجه کمال است کمالا بیخمنی
 من از حضرت ایشان بارها شنیده‌ام که میفرمودند به طریق افتخار و مهابات که بجمه‌ام
 سبحانه والنته که نور چشمی میان غلام قادر از فقیرم قابل تراست بهمه وجه این توصیف
 ایشان قدس سره را بر کمالات آنجناب سیادت ملک کافی است که زیاده از آن
 جرات است و گستاخی تا آنجا که عیان است چه حاجت به بیان است و در ایشان سلامتی
 فی الدارين فرزندان اند که الحال در قیصر حیات میباشند و هر کدام از آنها در کمال بزرگی و
 کمال و تقوی اند حضرت عالی درجات میان فضل الهی و میان فضل عمر و میان فضل
 قادر و میان فضل غفار و میان فضل فاروق و میان فضل مجید و میان فضل باوی و میان
 فضل عظیم سلمهم الله تعالی فی الخونین و سه سپر ایشان دیگر وفات یافتند که این عزیزان
 بودند کلام ترا آنها حضرت مهان فضل غنی نام داشتند که بسیار قابل و درست طالب علم
 و حافظ کلام الله و صاحب کمالات بودند قطب العالم حضرت ایشان علیه الرحمة فالصواب
 برست خط مبارک خود نوشته بودند که وفات نور چشمی میان فضل غنی در شب چارشنبه
 بعد از یک پاس شب و سیوم ماه ربیع الثانی در سال هزار و دص صد و سی از هجرت مقدسه
 بود هر کدام از یاران آنرا بنمایا گفته بودند که بیخمنی آنها این است

منزلت حبیب نزد کس پیوسته بر حسب الهی دانا

سیوم ربیع الاثنین ماه صلیخ خورشید جهان بود

توبه و ایشان چهل و چهار روز بیشتر از ایشان شب سه شنبه بیت و سیوم ماه صفر در دهان
 شد کرده تضا کردند انتهی کلام قدس سره و فرزند و گویا ایشان میان میر احمد نام است
 که در او از قوم قاضی خانی بود و می‌دکسن محمدی در پشاور وفات کرد و در نزد
 حضرت حیات فضل غنی علیه الرحمة و جد عیند گواروی رحمة الله تعالی علیهم و ریش و رخن

کردند و فرزند دیگر ایشان حضرت میان فضل رب علیه الرحمة نام داشتند که ایشان نیز حافظ کلام
و طالب علم بودند و همراه پدر بزرگوار خود از سجن رابع پشاور می آمدند که در اواخر ماه شوال در سال
هزار و دویست و سی و چهار از سحر در بلده حصار شادمان وفات کردند و آنجناب فیض
الاقطاب را علیه الرحمة و رخصت و در خطیره روضه مبارکه امام بهام حضرت مولانا یعقوب چرخ
قدس سره دفن کردند و عمر ایشان هفتاد سالگی رسیده بود و بیت

هنگام آنکه گل و دماز صحن برستان رفت آن گل شکفته و در خاک شد نهان
هنگام آنکه شاخ شجر نم کشد ز ابر بے آب ماند ز کس و آن تازه بوستان

حضرت شاه میان صاحب فضل الدعا

درجه فی الکونین

ایشان نیز مرید و خلیفه و الدماجد خود حضرت ایشان علیه الرحمة و الرضوان و برادر عینی
حضرت شاه میان فضل قادر اند سلمه الله تعالی و ابتهایم و ایشان نیز عالم و فاضل
حافظ کلام الدائم و ورزید و تقوی یگانہ آفاق اند و در دیانت و حفظ شریعت و فطرت
سنت و امر معروف و نهی منکر و زیرکی و فطانت و سزانه بالاتفاق زهره کسی نیست
که گستاخانه نام مبارک ایشان بر زبان آورد و صفت بی صفتی و بی کیفیت آئیناب ولایت
آب بیان نماید بیت

من هم از شوق می کنم سخنی در دوش نه صد هم چو من
هم چو او می نهد معرفت او این زمان در جهان چو او بے کو
قرنها و دما سمان گردد تا چو او خرمی عیان گردد
سایه اش کم سواد و سیرا سواد نه ابد

ادوبان بہارک حضرت ایشان قدس را چند بار شنیدہ ام کہ می فرمودند نور چشمی میان غلام
 فضل اللہ در دیانت و تقویٰ و علم و میاوری عایت حدود و شرع ازین فقیر چندان زیادہ
 است و ہر چند کہ این سخن حضرت ایشان قدس سرہ از روی تواضع و کسر نفس و محبت
 آن جناب بودہ و لیکن امید است کہ کمالات حضرت ایشان آنجناب را بہ تمام سمیہ
 گردد کہ بر زبان ایشان چنان رفتہ است و ہم حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان
 می فرمودند کہ نسبت فرزند می میان غلام فضل اللہ بہ عبد بزرگوار فقیر حضرت خواجہ محمد
 نقشبند بن حضرت عروۃ الوثقیۃ قدس سرہا مناسبت و مشابہت تمام دارد و ہم می
 فرمودند کہ صفت قبض بہ فرزند می غالب است و الا عالم عالم مردم از ایشان بہرہ ور
 گردیدند سبحان اللہ و مجدہ اگر فرزند می بہ کسے قہر کند آنکس چنان غراب و اتر
 گردد کہ دیگر بہ صلاح نیاید زیرا کہ صفت قہر و جلالیہ بر ایشان غالب است الحال سہ کہ
 ہزار و صیقل است سن این ایشان از چہا و سہ ساکی تجاویز کردہ است و درین تجارت شریف بجلے پدر
 بزرگوار مینداختند۔ **بیت**

یار بچہ اہل جہانش تو کردم اندر پناہ خویش بدار این پناہ را
 و ترا ایشان را نیز فرزندان اند کہ الحال ہمہ حیوۃ و باسلامت فرزند باشند کلان تر
 حضرت میان فضل حامد حیو صاحب اند کہ آن جناب سلمہ اللہ تعالیٰ صاحب کمالات
 صوری و مستوی اند و در ہر باب مثل ولی نظیر **بیت**

زلزلہ اورا چون سہرقتہ است در دور قمر بارخ او عشق و یزدین نہایت خوشتر است
 و دیگر حضرت میان فضل خالق و حضرت میان فضل باقی کہ این ہر دو برابر اند جانب مادر
 بنیرہ امیر سلیم حضرت امیر معصوم غازی بن امیر دانیال مرحوم اند انار اللہ بر ما نہ و اما
 حضرت میان فضل حمیم علیہ الرحمۃ کہ از ہمہ این فرزندان ایشان کلان تر بودند و ہر دو
 یعنی حضرت میان فضل حامد حیو سلمہ اللہ تعالیٰ بودند از پشاور بہ قصد زیارت بزرگان پختا

رفته بودند در بخارا و نسبت و پنجم ماه رمضان المبارک در سال هزار و دویست و سی از هجرت
وفات کردند و قبر مبارک ایشان در بخارا می شریف در جوار مزار فائض الانوار حضرت خواب
شیخ حبیب الدین بخاری است که یکی از خلفاء حضرت عروۃ الوثقی شیخ محمد معصوم بن حضرت
امام ربانی قدس اللہ تعالیٰ ارواحهم بوده اند

حضرت میان بزرگ سلمه تعالی

ایشان نیز مرید و خلیفه والد ماجد خود حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان و برادر چینی حضرت
شاه بیان فضل السلام علیہ ونام خجسته فرجام انوار المقام حضرت شاه میان فضل احد
است که والد شریف ایشان بالعلم ربانی و القاصد فی میان بزرگ خطاب داده اند الحق
آفتاب و الا خطاب باسم کسی بزرگ می باشند و در کریم غنیمت برون ایشان کسی را سخن
نیست که تخلق با خلق حضرت صمدیت بیغلی با طوار شریف شریف و آثار دین لطیف و مست
صغیر پیوسته می باشد و از خوروی تا کلان سالی بازی و دغیر گز دست نه برد و اند و بلا طائل
و الا یعنی اعداء و قطعاً سر زدنیا و رد و صحت و سکونت و ناشی را همیشه پیش اندیش نور ساقی
و حریت نفس من صحت فنجی را مقتدا می خود گردانید و آفتاب و آفتاب و قطعاً بی جزا
و حاجت کام میفرمایند و آستی اخلاص و آمیزش نمی نمایند کار نکات صواب و اصل الحزن
و حاجتم انفس و له اسوة حسنة سلمه تعالی و ابقا و آفتاب نیز حافظ کلام
رب العالمین اند و پیوسته ملاوت با ملاوت می نمایند و صالح و متقی و در ریزگار می باشند
و نفس ایشان پاک و سزگی و نفس ایشان در قایت تاثیر و حق میدان و مخلصان در وقت توبه
صحبت می باشند چرا که آفتاب را نفس قدس می باشد زیادترین بیان نمودن خالی از عیون و نور
بود آنچه فرمان و بود از هر وجود با نکان زمین من بود و قال ایشان هم در کمال شریف شاد
می فرمایند و اشیا این نیز نزدان از که نادمانی بعضی از اینها این است حضرت میان فضل و راق

حضرت میان فضل قدیر که ایشان را میان فضل قدوس نیز گویند سلمه الله تعالی فی الدارین

حضرت میان اولیا علی الله تعالی شأنه العظیم

فی الکونین وسلم الله تعالی ربہ الحکیم فی الدارین

آنجناب سیادت آب تنغنی الالقاب نیز مرید و خلیفہ و الدماحب خود حضرت ایشان
علیہ الرحمۃ والرضوان اند و نام محبتہ فرجام آن والا مقام و والا احترام حضرت شاہ
میان فضل حق است سلمه الله تعالی و ابقاؤہ کہ والد شریف ایشان بہ زبان الہام ترجمان
آنجناب را میان اولیا خطاب داده بودند باین اسم سمی موسوم گردانیدہ الحق آن
عالی حضرت رفیع نزولت بچنان اند کہ والد شریف ایشان فرمودہ اند زبانا از بیان
اوصاف حمیدہ ایشان لال است چرا کہ دریا را در قدح انداختن محال است

آنکرمح دی اندیش معتال ناطقہ حیران بسان عقل لال
اگر سخن از بزرگی ایشان گویم محض خطا و افترا کرده باشم چه اوصاف شریفہ ایشان از
برتر است کہ زبان زدہ مثل من ہرزہ گوئے و جنون خوئے گرد و بھین مقدار است کہ من
مخافم و حضرات عالیہ درجات مرا سالت الاولیا و مخاف اکل خطاب و ازہ و ذند والا این
نوع گستاخہا جزا منی و شست انجیز و اجر منی و شست گایز امیر از غیب العیب از جہتہ
ہزاران نقصان و عیب بالنسبہ بحال این احقر لازم بود علی التوالی جزاء وفاق از ان
وفاق رسید بہ بیت

از سر کردہ من پر خرابات گذشت دین سبب نام حسانی بہ نظام الدین است
امید دارم کہ از کمال کرم معفو فرمایند لکہ چہ جائے عفو کہ لطف نمایند از بسکہ کہ گنہ در گنہ
عالیجاہ ایشانم اگر چہ گنہ کار و پریشان روزگار و بکار و نادان و ناہشیانم - بیت

جرم تو نیست زدن راه غنایت سگ از در خانه صاحب ستوان راند
 آنجناب ولایت مآب عالم و عال و فاضل کامل و عارف بالمد و مالک مسا لک الی بعد و
 فانی از خود و باقی بحق سبحانہ می باشند و الحال بانشین حضرت ایشان غیہ الرحمہ و الرضوان
 آن عالی شان اندر چه حضرت ایشان قدس سرہ نقلے سرہ العزیز در وقت فتن ازین
 عالم فانی بہ یک باقی جاودانی نسبت خاصہ خود را با ایشان عطا کردہ جانشین مطلق و
 خلیفہ برحق گردانیدہ بودند دستور بزرگان است کہ ہر کہ وقت وفات ایشان حاضر
 باشد نسبت خاصہ ایشان را او خواہد اخذ نمود از بسکہ از اولاد کبار آنحضرت سرہ رحم بجز
 آنجناب کسی در آنوقت اعطاء دولت سرمد حاضر نبود ناچار ہمہ را ایشان متصن شدند و چون
 ہنگ کمان این دریائی پایا نرا غواص نمودند بعد اتمام علما و امراء و فقراء و سلاطین
 و صاحب زادہ با ایشان رجوع و امانت آوردند بیت

ز جوی خورد ماے خورد خیسند ہنگ است آنکہ بادریا ستیزد
 چنانکہ بر مگہان و صاحبان انصاف از مردمان جوان این معنی لینے بزرگی و ہنری آنحضرت
 اعلا علیہ السلام تعالی شانہ من الاول الی الآخر کالشمس فی الصبحی و کالبدر فی الدجی
 ظاہر و باہر و آشکار و پست بیت

تا ابد این سلسلہ پیوستہ باد گردن ایام بوی بستہ باد
 ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ غنیص برحمۃ من یشاء

بیت

مہتری بر تو زیباے مست	کس نہ بسینہ شہی ز تو بہتر
ہمہ راجا کی رسلطانی	دیگران جسم و تو کل جانی
اینہ دولت ابد با تست	پایہ رفعت عز و با تست
ہر کہ از لطف تو شود سرشار	او نہ بسینہ ز تو و گچ بار

بر جمال تو صد جلال سجاست
از جمال تو صد جمال سجاست
با ولطفت با گشت گاران
تا به روز جزا چو ششم خواران

و آن بر آثار برکات و فتوحات و فیوضات و عبارات و ریاضات و اتیان و اوامر
اجتناب از مناهج و نواهی و رعایت حدود و محافظت فرمانهای منزلت اله و پاس
داشت شریعت غرر و ملاحظاتیست طریقت برینا و کشف حقیقت الحقائق و بیان قیام
الطرائق الالاق از انجمن است اعلى سلمه الله تعالى فی الدارین و الملویین و المستقیمین
و مشاهد و ملاحظه نموده می شود اگر عشرت شیرین کسی محمل بیان نماید در رفتار ایام در کتب
خواص و عوام از طائفه نام انجام نخواهد یافت از بسکه حیا و سطوت و شکوه الهی
حضرت دین گریبان این حقیر گردید و مانع این کار کم برابر این بیچاره دعا گوئی شد
ناچار عثمان قلم را به دیگر سو کشیده زیادت بر این قدر اجرات دانسته و از طنباب آن
ارسل القدر تقاعد فرمود و بهتر ازین فصل دباب و اور قباب آیاب همراه نمود تا در اندام
واند و نداننده نداند و لله عاقبت الامور کالها و لعبنها و المخلوق عن ادراکها

مجاورن بیت

سلامت با ذوات بے مشالت
نهر آفات تا روز قیامت
توئی شاهنشیه ارباب دولت
نظام الدین بی کلین غلامت
و انجناب سلطنت تاب رانیز فرزندان اند از انجمله کلان تر آنها حضرت میان فصل
مادی و حضرت میان محمد فصل اند سلما الله تعالی امید داری از حضرت باری است
عز اسم که این دو فرزند از زمین تو جهات آن ذات بابرکات به عنقریب به خلایق
کردمانش الله تعالی بیت
آتش تا صبح لوتش بر د
کین سبزه از تنانج سحر است

حضرت حسین بن علی
رضی الله عنهما
نقل لطیف

حضرت میان ولی سلمہ اللہ تعالیٰ البقاء

ایشان نیز مرید و خلیفہ والد بزرگوار خود حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان اند و برادر
عینی حضرت شاہ میان فضل حق جیو صاحب اند نام مبارک ایشان فضل محمود است
و حضرت ایشان قدس سرہ آنجناب سیادت مآب راجہ العام آسمانی میان ولی
خطاب دادہ بودند ایشان نیز متقی و صالح و پرہیزگار و بزرگ اندامید واری از حضرت
باری است کہ ایشانرا از فردیت بہ غوثیت فرو دآرند و کارخانہ اعظم را بان عظیم
الشان سپارند بہ بیت

مے تواند کہ وہد اشک مرا حسن قبول آنکہ در ساختہ است قطرہ بارانی را
و حضرت شاہ میان ولی سلمہ ربہ برادر خورومی داشتند عینی کہ حضرت شاہ میان فضل
غفور نام داشتند و بعد از وفات حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان بقریب وفات
کردند و آنجناب سیادت مآب آخرین فرزندان حضرت ایشان قدس سرہ بودند کہ بعد
از آن جناب دیگر فرزندی از ایشان متولد نشد و در وقت کہ سن آنجناب بہ وقوع
آمدہ بودند بہ بیت

آمد وقت نور و پدہ من ہم چو خورشید از آسمان بہ زمین

حضرت میان فضل صدیق سلمہ اللہ تعالیٰ

ایشان نیز مرید والد صاحب شریف خود حضرت ایشان اند قدس سرہ و برادر
عینی دارند کہ کالان تر حضرت میان فضل حکیم نام دارند و خوررت حضرت میان فضل مآب
سلمہ اللہ تم درین ہر سہ برادر بخارا تولد یافتہ اند والدہ آنها دختر فضیلت پناہ کلات
دشگاہ قاضی مرزا یعقوب است کہ از میان کالات بخارا بود و حضرت ایشان

قدس سرہ اور خلیفہ کردہ بودند و بی روی صالح و عالم و فاضل بودند و فقیر و بی را بار
ویدہ بودند و آشنائے من بودند و در خانہ وی نیز رفتہ بودند و وی بہ دربار حضرت ایشان
قدس سرہ بسیار می آمد و میرفت و چند سال شد کہ وفات کردہ است بہت
ہر گاہ شہا بودند شامان و گدا حاضر کنون کہس بہ ہا و فقا وہ بخیر از خویش

حضرت شاہ میان فضل کریم نور احمد تقی مرتدہ العظیم

آسجناب ولایت آب نیز مرید و خلیفہ والد ماجد شہ لعل خود حضرت ایشانند علیہما الرحمۃ
والرضوان و ایشان حافظ کلام الدرب العالمین و عالم و فاضل و صالح و متقی و
پرہیزگار و بزرگ بودند و آسجناب ولایت آب اویسی اولیا بودند و در خورد سالی کشف
میفتے و دوزخی را جدائے کرد و چنانکہ بر مملکتان این مسنے روشن است و آثار جذب
قوی و احوال و آثار ولایت از خوردی باز بر جمہین سہین ایشان آشکارا و مرید
بود و کشف صحیح در الہام صحیح از اول تا آخر است از آن ذات بابرکات بہ وقوع
مے آمد حضرت شیخ الاسلام عطاء اللہ خواجہ بن حضرت استاذ الاستاذ محمد بادی خواجہ
علیہما الرحمۃ بار مے فرمودہ اند کہ این فرزند حضرت ایشان شیخ و استاذ اہل بخار مے
گردید اگر عمر او فامے کرد و لیکن در جوانی نقل خواہ فرمود و اسد اعلم بحقیقۃ الامر
فقیر این سخن را از بعضی ثقات شنیدہ ام و مادر ایشان از اولاد حضرت خواجہ
شیخ حبیب اللہ بخاری قدس سرہ بودند کہ ایشان خلیفہ حضرت عروۃ الوثقیۃ قدس سرہ
بودند و از اولاد حضرت امام بہام مولانا یعقوب چرنی قدس سرہ بودند کہ ایشان
از اولاد حضرت شہاس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ عم حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بودند و آسجناب ولایت آب در آخر عمر از بخارا بہ قصد زیارت و ملاقات
والد ماجد خود حضرت ایشان قدس سرہ بہ پشاور رفتہ بودند و چند مدت آنجا بودند

از آنجا مجاز ترخص کامل شده و میر سلوک را نیک تمام کرده به ولایت ختلان که وقت
 کولاب میامند رسیدند و رسم زیارت روضه منوره حضرت امیر کبیر امیر سید علی محمدانی
 راقص سره به تقدیم رسانیده از آنجا بیار شده با وجود شدت به سرمازستان از آن
 مکان بیرون شدند و چون اندک مسافت راه رفته اند فرموده که ما را اهل اکنون گریبان
 شده است و از حضرت امیر نیز اشارت شده که فرزند شما با ما همسایه خواهد شد انقصه
 ایشان از راه بازگشته به ختلان آمدند و آنجا وفات کرده وفات ایشان در روز
 جمعه وقت چاشت گاه در بیت و دریم ماد ذوالحجّه در سال هزار و دویست و هشت
 از هجرت بود و در سال صد و نهم به حساب ترکمان در روزی که آفتاب در برج چهارم جدی
 منزل داشت و جز ایشان در پیش دروازه روضه منوره حضرت امیر سید علی محمدانی است
 قدس سره بیرون کنیز طرف قبای متصل دیوار به مثل متبینه جد است در ولایت ختلان و
 سن بهارک ایشان به بیت ساگی رسیده بود و از ایشان اولاد نماند و لیکن دعاگو
 بسیار اند خصوصاً این آواده و دیدار بر انوار که تازنده ام دعای ایشان خصوصاً بموجب
 وصیت ایشان میکنم انشا الله تعالی باید دانست که آنجناب روزی که از بخارا به پشاور
 میفرستند در خانه فقیر ۱۰ روز بودند و حضرت میان بزرگ سلمه الله تعالی
 نیز در آنوقت همراه بودند و ایشان شی بهرام این دعاگوی به زیارت روضه منوره
 حضرت شاه ولایت علی مرتضی کرم الله وجهه الحکیم فرستند و در مراقبه شدند و در نهایت سکوت
 فرو رفتند و بعد از آن اشک از چشمان ایشان جاری شده فرمودند که ای برادر دست
 من در این شمس است که مرا از دعا هیچ گاه فراموش نکنید که من غریب و کس ندارم اگر چه
 حضرت ایشان پدر من اند و رعایت علوانه را یا کسند و برادران من نیز از کبر اند من
 غریب را یاد خواهند کرد و فراموش خواهند ساخت و به دیگر محبان اعتمادی ندارم اعتماد
 و چشمداشت از شاه ندارم که سالهاست که ما بین ما شما اسرار است و محبت و

و دوستهای مفرط باید که مرا هیچ با فراموشی بکنند که اجل من قریب رسیده است
و حضرت غایتی الرابع کرم الصدوق و جده الکریم نیز برین سنی واقف گردانیدند و ازین
حضرت علیم خبر دل و علا بیت

فراموشی که من مقصودم آن است فراموشی نه شرط و دوستان است
و این گفتند و جامه مبارک را از تن خود بیرون کردند و فقیر از برای نشان دادند
یادت حکم که نه فراموشی سنی

و چون ایشان وفات کردند این مختصر بعد از استماع این خبر و حشت اثر عرضدا
بجست فرزند ایشان به شاپور به جناب حضرت ایشان علیه الرحمة و الرضوان
نوشته فرستاد و آنحضرت قدس سره بجاوب این محقر به دست خط مبارک نوشته
فرستادند که مکتوب مرغوب شد و فرزند می رسید - م

ای وقت تو خوشی که وقت مانوشش کردی

سبب غرور نور چشمی ام چنان فضل کریم رحمتی نوشته بودند فرزند من رضایه کو
از همه اولی اقالله و انا الیه راجعون ماوشما را بندگی باید کرد و فرزند را
بموجب وصیت ایشان شما دعا کرده باشید تا فردوس بهشت او را کرامت
کنند بیت

شب بجز آنچه دیدم ز غمش که دیده باشد سرخل ناله من به فلک سیده باشد
در دمنده از کوه یار می آسیم آه کز دارالشفایم یار می آسیم
از بسکه احیاء و انا ت صفت حق است سجانه ما و شما را صبر می باید کرد بلکه شکر می باید
بنمود که کل ما لفیضا المحبوب فهو عجوب عند المحبیب و السلام علیک و
علی من اتبع الهدی انتی کلام قدس سه بیت
و صلت پر عمر زنته سیه نمی شود یکبار شد سیه دیگر نمی شود

معصوم و حضرت میان نور محمدی و حضرت شاه میان قاضی که نام مبارک ایشان میان
 محمد ادریس است سلمہ الدتالے و البقاء و حضرت میان حامد رسا و حضرت میان رضا
 و برادر ایشان حضرت میان وجیه احمد و میان وزیر احمد بن حضرت میان وجیه احمد و
 میان فرخ شاہ سوہد بن میان رضا الدتالے و حضرت میان احمد بخش بن حضرت میان
 عبدالقدوس و میان غلام شاہ قادری کہ در سال ہزار و دوصد و بیست و چہار از ہجرت
 وفات کردہ است و خلیفہ مرزا سلیم بخاری و ایشان عطاء الدتالے بن محمد یوسف خواجہ
 الملقب بعبہ نویس و داماد عولین اولم ترکان کہ در دہ آفرماہ رمضان در سال ہزار و دوصد
 و سی و سہ از ہجرت در بخارا وفات کردند و داماد حق نظر ترکان و داماد الدتالے و داماد نور محمد
 و حضرت داماد اسد مدرس مدرسہ کلاہا و بخارا و حضرت داماد میرزا کل ظلمی اعلم و داماد عبداللہ
 مالولی لمخنی کہ در سال ہزار و دوصد و بیست و ہفت از ہجرت وفات کردند در سال محدونہ
 و قبر ایشان در ولایت تاشقورغان است و خلیفہ امیر ورویش بگ بن امیر دانیال
 مرحوم علیہ الرحمۃ و حضرت خلیفہ مولوی عبدالرحیم لمخنی مفتی و حضرت خلیفہ عبدالرحیم الفضل
 بن خان محمد پشاور و بی الملقب بہ حافظ جیو صاحب سلمہ الدتالے و اخوند خلیفہ ملا قلندر قباد
 کہ الحال در ولایت تاشقورغان خلیفہ اند سلمہ الدتالے و داماد مرزا غیبی مرحومی مفتی بن
 داماد میرزا کل ظلمی مرحومی کہ در ماہ ربیع الاول در سال ہزار و صد و سی و ہشت از ہجرت وفات
 کردہ اند و حضرت خلیفہ مولانا کریم کل سمرقندی و حضرت اخوند ملا نیاز محمد مفتی بخاری
 فتان زئی و خلیفہ مولانا ادینہ کریمینہ و خلیفہ حاجی محمد ظریف حصاری ثم رومی و ملا خان محمد
 بخاری و حاجی نعمت الدتالے بخاری و محمد امین خواجہ باغ کلانی و محمد طاہر مخدوم بن حضرت
 خلیفہ حاجی یوسف مرحوم سلمہ الدتالے و خلیفہ ملا محمد پشاور کہ ساکن قریہ کاکرہ بن
 توالیہ دو ابہ بودہ و ایشان موسی خواجہ نوقندی و حضرت خلیفہ مولانا ایوب غنوی رومی
 خلیفہ برہہ رقاری و خلیفہ میر حاجہ و داماد اخوند جان تاشقورکانی و خلیفہ خیر محمد پشاور

داماد امیر
 غلام معصوم
 میان نور محمدی
 محمد بن وزیر احمد
 غلام معصوم
 احمد میان محمد اسد
 میان نور محمدی
 حافظ محمد خان پشاور
 و بی حاجی احمد اسد
 صاحب زادہ داماد
 محمد مراد مخدوم
 بزرگ پادشاهی حافظ
 محمد سعید کن پشاور
 شایبہ حضرت جیو صاحب
 سادات الخلیفہ مولودہ و خلیفہ
 ظریف بخاری داماد عبد
 بن محمد نیازت حاجی و
 خلیفہ نور محمدی
 موسی خواجہ نوقندی
 بخاری و عبد العظیم
 خادم خلیفہ عبد الدتالے
 چوہان

و خلیفہ حاجی عبدالصمد کہ در سال ہزار و دویست و چہارم از ہجرت در دو نوبت وفات کردہ
 و حضرت داماد عبد الاحد ہروی و حضرت داماد عبد الحق ہروی و حضرت داماد عبد الحمید ہروی کہ
 حافظ کلام اللہ اند و اخوند ملا عثمان ہروی و اخوند ملا شکور ہروی کہ بنایت کسن
 بودہ و ملا حسین علیپور بی سلسلہ اللہ تعالیٰ و خلیفہ حافظ خدا بخش کہ ہر روز یک ختم قرآن
 می کردہ است و خلیفہ ملا مرید شبان کہ عالم علم لدنی بودہ است و مخدوم ملا عبد القادر
 افغان کہ الحال در قبادیان خلیفہ است و خلیفہ محمود کہ الحال در حصار خلیفہ است و ایشان
 عزیز خواجہ حصاری و خلیفہ محمد شریف سید ابادی مرحومی و ایشان حاجی قمر الدین خواجہ سید
 آبادی مرحومی کہ در روز پنجشنبہ ماہ شوال در سال ہزار و دویست و پنج ہزار ہجرت سر ہند
 وفات کرد و قبر وی آنجا است و حاجی محمد و غستانی ہمی و حاجی ملا علی بن ترکمان و ملا محمد
 صالح عطار بخاری و داماد لعل بن بخاری و خلیفہ فاضل بیگ بخاری و ملا غلام قادر بن خلیفہ
 لعل بیگ مرحومی و حضرت اخوند ملا سعد اللہ مرحومی قندھاری ثم کابلے کہ شب شنبہ شانزدہم
 ماہ صفر در سال ہزار و دویست و چہلم از ہجرت در ہندو ہم میزان در سال صد و نہ و در ش وفات
 کرد و در قبرا۔ ایشان در آنجا است در جوار مزار حضرت یولوم شیخ عزیزان قدس سرہ و خلیفہ
 اہل مراد میان کالی و ایشان عبد الصمد خواجہ بخاری مرحومی و میر کلان خواجہ عتقانی و داماد
 باقی محمد در وازی و منصور خواجہ بخاری و داماد حسیم بابا کہ در میان کال خلیفہ بود و مقامی
 مرزا یعقوب میان کالی و داماد دولت و سبحان قل خواجہ مرحومی و خواجہ جان خواجہ
 بیدی مرحومی و صوفی خواجہ صدیقی مرحومی و فیریم علیہم الرحمۃ و الغفران

باب شانزدہم

در بیان بعضی از خلفائے حضرت ایشان علیہ الرحمۃ

والرضوان

اکنوں شروع در بیان احوال بعضی از خلفاء آنحضرت قدس سرہ کردہ شود تا سبب مزید دعا و فاتحہ دوستان گرد کہ اینجا مقصود ہمین است نہ چیز دیگر بیت
 دعای دوستان در حق ایشان بود بہتر ملک سر و عالم
 نمی بینی کہ از ہمین مقدار عزیزان کہ گذشتہ اند بجز نام در کاغذ ایام نماندہ است و اگر کہ
 در قبر ایشان رود بجز خاک عبرت دیگر خبرت نیاید پس بیان حال ایشان در صفہ نصف
 ملاقات خواہ بود کہ الخط نصف الملاقات کلام شہر گذشتگان است بیت
 بجز بیان تو برین و گر عیان نبود ز خاک مردہ صدای کس نہ شنود

۴
 بلا بودے اگر این ہم نبودے

حضرت شیخ جنید علیہ الرحمۃ

نام وی شیخ محمد مقصود است کہ از ولایت سیالکوٹ بودہ و حضرت ایشان قدس سرہ
 را وی را شیخ جو خطاب دادہ بودند و سن وی از حضرت ایشان کلان بودہ و وی فضل
 و کمال و اسبق خلفاء حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان بودہ است و جامع بودہ و بیان
 علم و معرفت و کمال و بے حد غنیور بودہ و زاہد و عابد و متقی و متوسل و پارسا بودہ و وی در
 اہل از بزرگ زادگان ملک بودہ کہ ہمہ را ترک کردہ بہ صحبت عزیزان بسیار رسیدہ آخیر کار
 صحبت با سادات حضرت ایشان را قدس سرہ را دریافتہ تا عین وفات و خدمت ایشان
 بودہ گویند کہ وی در علم حکمت و طب و دعوت اسماء و منیخیر بود اکثر مردمانی را گستاخی
 و بے ادبی بجنب حضرت ایشان قدس سرہ مکتوبہ اند و وی جمع آنہا کردہ تیسرے دادہ است

و گاہ گاہ از زبان الامام ترجمان حضرت ایشان قدس سرہ شنیدہ میشد کہ مے فرمودند کہ
 قدر شیخ جیومی داشت مے فرمودند کہ مقصود از وجود من مظهر او بود و مے شاہ بازی
 بود کہ در عالم چون مے دیگر نخواہد پیدایش ہمین کلام غیبیہ فرہام آنحضرت قدس سرہ در
 بزرگی دے کافی است وفات شیخ جیومی علیہ الرحمۃ در نو روز و ہم ماہ شعبان بعد از سال ہزار و
 دصد و شصت از ہجرت است و قبر مے در محاذے قبلہ روضہ منورہ حضرت شاہ نقشبند
 است قدس سرہ در پردن شہر بخارا یزار و تبرک بہ

حضرت خلیفہ مستقیم رحمہ اللہ تعالیٰ

نام مبارک ایشان ملا قوی بن ملا خواجہ قلی است مے در اول از خلفا و مریدان حضرت
 قدوۃ المحققین سید موسی خان خواجہ وہ پیدی قدس سرہ بوده است و در او افرگاہ
 ہجرت ایشان قدس سرہ را مرید شدہ از مقبولان ایشان گردیدہ و آن عالی حضرت
 اورا خلیفہ مستقیم خطاب دادہ اند از ہمت استقامت اور در شریعت و طریقت و مردم
 بخارا و سرتاپاے ماوراء النہر بزرگی او مقرا نہ و بکلافی او اقرار مے قدس سرہ اویسی
 بودہ است و از روحانیت حضرت امام ابو بکر قفال شاشی رحمت اللہ علیہ تربیت یافتہ
 و دیگر بزرگان نیز اورا تربیت نمودہ اند گویند کہ مے بحقیقت صلوٰۃ رسیدہ بود و مرتبہ قطب
 ابدال داشت حدیث و الاملا عادل علیہ الرحمۃ مے فرمودند کہ حضرت دامادنی ماقطب ابدال
 بود و من علامات آنرا شاہد مے کروم و ابداً الان ہر شب جمعہ بہ زیارت ایشان مے
 آمدن کے از ایشان پرسیدہ است کہ بزرگان گذشتہ اگر آب روان را مے گفتہ اند کہ
 واپس رود مے رفتہ ایشان فرمودہ اند کہ الحال ہم بزرگے اگر گوید کہ ای آب پس رو
 خواہ رفت بجز و این سخن آب رنج الحق مے نمودہ و کسانیکہ حاضر بودہ اند گمان برودہ اند کہ
 بنزدقہ است و چون خبر کردہ اند بنیاد بجای خود است فاما آب با وجود آن عقب مے رود

ایشان انگاہ تبسم کرده فرموده اند کہ امی آب من ترانہ گفتم کہ عقب رو بیکہ بہ تو ضرب لیل
 زوم مجروح این سخن آب باز بہ حال اول رسیدہ است گویند کہ روزی جوی بودہ کہ آنرا
 مے کند اند مردم بہ عرض ایشان رسانیدہ کہ در دوروز کندہ نخواہد شد الحال قریب
 نماز دیگر است این جوی چگونہ کندہ میشود ایشان فرمودہ اند ہر چہ باشد باید کند شاید ہاتھ
 رسد انگاہ بعضا کچھ استادہ اند و مردم جوئے می کندہ اند مدت ما دور گذشتہ قان جوئے
 کندہ شدہ انگاہ سر بر آوردہ اند و روان شدہ ہمہ را معلوم شدہ کہ آفتاب را نگاہ داشتہ
 اند تا انگاہ کہ آنجوی کندہ شدہ تا الحال این کرامت ایشان را مردم ماش کاران
 بخارا زبان گوئے اند و کسے منکر و متروفت خدمت داملا نیاز محمد عاشق بن بابا نظر محمد بلخی
 علیہ الرحمۃ مے گفتند کہ روزی کسے از حضرت داملا قدس سرہ رسید کہ آن وقت ہم قطبی
 باشد کہ قدم بہ قدم حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ ہماوردہ بود ایشان فرمودند کہ شاید آنکس
 کہ تو مے جوی در ورون بہین خانہ باشد بجز فقیر و سائل و ایشان در ان خانہ دیگر
 کسے نبود مانکہ اشارات بہ ذات شریف خود کردند و الحمد للہ ہم خدمت داملا نیاز محمد
 نور اللہ قبرہ مے فرمودند کہ وقتے این محقر در راقبہ نشستہ بودم کہ ناگاہ مرا استخراق
 تمام فرو گرفت کہ ما فوق آن متصور نبود و بعد از مدتی سر بالا کردہ نظر کردم کہ حضرت داملا
 در عقب من نماز نفل مے خواندہ اند و سہنوز و نماز بودند و انستم کہ مرا فائدہ از نماز بر قاعدہ
 ایشان بودہ است و سہنوز لذت آن مراقبہ از کام جان من نہ رقتہ است با آنکہ سالہا

شدہ بہ بیت

یاد و تفتے کہ وقت من خوش بود دولتم سوی من عنان کش بود

خدمت داملا عادل علیہ الرحمۃ فرمودند کہ حضرت امیر معصوم غازی بن امیر دانیال مرحومی انکاد
 بر لہ روزی بحضرت داملا می مانتہ کس سرہ گفتند کہ نان ما طلال طیب است چیزی نمان
 بخورید ایشان در خواب فرمودند کہ از دوازده سال بلند تر شدہ است کہ از نان کشتا لقمہ

رافرو برده بودم سہ روز کہ وقت آن از طبیعت من نرفته است باز میخواہید کہ بلار بر من حوالہ
 کنید آن لقمہ را بجز شہما مضہم کردہ نخواہد توانست دہم سے فرمودند کہ وقتی حضرت امیر
 مروحی علیہ الرحمۃ قصد کردند کہ مرابہ سجد جامع بخارا خطیب کنند و من آنرا کار و بودم اما
 علاج کردہ نمی توانستم ناچار بحضرت داماد قدس سرہ عرض کردم کہ حضرت امیر خواہد نخواہد مرا
 خطیب جامع سے کنند علاج این کہ منید فرمودند کہ دل جمع باشید کہ انشاء اللہ تعالیٰ این سنی
 راز خاطر امیر توجہ بہ جناب اقدس الہی جل سلطانہ کردہ و مخوخواہم نمود چنان شد کہ ایشان
 فرمودہ بودند دہم سے فرمودند کہ عمدۃ الامراء العظام سلطان مراد بیگ بن امیر وانیال مرحوم
 کہ برادر حلای حضرت امیر مرحوم و برادر مینے امیر وروش بیک علیہ الرحمۃ بودند روز
 بہ زیارت داماد قدس سرہ آمدہ بودند و سے خواستند کہ بعد از زیارت مساعت باز کردند
 حضرت داماد فرمودند کہ چه سے شود کہ اسب اینجا باشند کہ فقیر آب طہارت شمارا بہ ہم
 امیر زادہ مذکور بہ عرض ایشان رسانیدند کہ بزرگوارم شہما نام مرا کہ بر زبان مبارک سے
 آریہ ہمین سعادت بر من و ردو عالم بسندہ خواہد بود القصد بہ قوا صغ تمام از آن مقام
 ذوالاحترام بیرون شد نہ رحمت اللہ علیہا و سہم سے فرمودند کہ در سالی حضرت بادشاہ
 درانی تیمور شاہ صاحب قرآن امار اللہ برمانہ بہ بالای بوک آتچہ بلخ نزول اظہال فرمود
 حضرت امیر بہ حضرت داماد قدس سرہ عرض کردند کہ دشمن قومی بہ قصد ما آمدہ است
 و ما کنید کہ دفع شود ایشان در جواب فرمودہ اند کہ ہمارا چار باغچہ بزرگان ماست انشاء
 اللہ کے مابروی ظہر خواہد بود و دل جمع دارید کہ نقصان دی بہ شہما نخواہد رسید
 بلکہ صلح و دوستی در میان خواہد افتادہ چاہیہ کردہ بادشاہ مذکور بادشاہ مسلمان است و با کفایت
 مگو سارہ پوستہ غزائی کند و دم کفار ہند را گرفتہ است و است و الا یک نفر او زندہ در
 دیار خود نمی توانست رفت بالاخر چنان شد کہ ایشان فرمودہ بودند و گریند کہ حضرت داماد
 علیہ الرحمۃ در وقت وفات خود حضرت ایشان و شیخ حیو اقدس سرہا بسیار یاد سے کردہ اند و

مے گریستہ خداوند کہ سبب آنچہ باشد و اگر واقعات احوال ایشان را بہ تمام بنویسم کتاب
 دراز شود و از مقصود بازمانم چہ احوال ایشان طویل الذیل است کہ کتاب علاحدہ میباید
 کرد اینچہ مقصود ایراد اجمال است نہ تفصیل بابرین ازین زیادہ الطالب را راہ مذام
 وفات حضرت داملا قوزمی علیہ الرحمۃ ہر سال ہزار و دویست و نہ از ہجرت بلوہ است
 و قبر مبارک ایشان در بخارای شریف در بیرون قلعہ در قریب آفتاب برآمد قبر مبارک
 حضرت مخاجہ اسحاق کلابادی بخاری رحمت اللہ علیہ مشہور و معروف است یزار و تیرک بہ

حضرت داملا عیاد اول نور اللہ مرقدہ

وی نیز زید و خلیفہ حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرحنوں بودہ وی شش سالہ بودہ کہ پدر وی
 ملا محمد ظہیر مرحوم ویرا بردہ بہ خدمت حافظ خدا یار علیہ الرحمۃ کہ از اکابر خلفا حضرت سید
 موسی خان خواجہ وہ بید می قدس سرہ است سپردہ مرید کردہ است دومی تعلیم علوم
 دینی و سلوک طریقت بوسے فی منودہ و اورا فرزند خواندہ حق تربیت خلیفہ خدا یار را رحمتہ
 تم برقت با خورشید حضرت داملا قوزمی را علیہ الرحمۃ طلبیدہ این فقیر با ایشان سپارش
 کردند گفتند کہ حسبہ شمار برادری را بجا آورده عادل را تربیت کنیہ و در استقامت حال
 وی اہمال نور زید کہ وی فرزند ما و شما است ایشان این سنی را بہ جان و دل قبول
 کردہ سالہا در ورستی کار این بمقتدار کوشیدند و نمی گذاشتند کہ یک قدم دور روم مخم کہ
 بعد از وفات ایشان اگر گاہے بجای ضرورہ روم بر من ظاہر شدہ بعضی مے گوید کہ از مسجد
 من دور و ازین بہت بجائی رفتہ بغیر انم آیش ترا کشف و اشرف قلبی مستر بود و روز
 کاتب این حروف اصباح اللہ بالہا ہمراہی داملا نیاز محمد عاشق مرحومی و غلام ہرزاوہ خود قاضی
 میرزا احمد انصاری سلمہ اللہ تم از سر بخارا ہاش کالان سکونت ایشان در ان ویرہ بود
 رفتم تا زیارت ایشان نمایم و در راہ قاضی میرزا احمد مطالبہ کردہ گفتند کہ اگر داملا عادل دلی

باشند من اشش شیر که حاضر کنند گفتیم مرا شفا لوسه باید و الا نیاز محمد مرحومی از بسکه
 مرید و از اجله یاران ایشان بود و مزاج گفتند بالآخر فرمودند که مرا و غده در خاطر نیست
 اگر از حوض آب و سرندیانند ایشان مختارند چون ملاقات کردیم و ساعتی گزشت فرمود
 که طعام بیارند چون طعام حاضر کردند شفا لوسه شیر که دو کاسه آب بود پرس چیز بخورد
 و بعد سیر شدند ایشان قسم کرده به قاصی مرزا احمد فرمودند که شما به طعام شیر که و ذوق
 دارید خوب بخورید فقیر گفتند شما به شفا لوسه ذوق دارید خوب بخورید آنرا به دست خود چیده
 به فقیر پوست باز کرده می دادند و باز فرمودند که به ملا نیاز ازین نان و سبزی که آب
 حوض ابوی بسند است این محقر به خاطر گذرانید که ایشان عجب صاحب کشف اند
 در حال بروی فقیر نگاه کرده فرمودند که امی مخدوم بالاحمال فلا کنی شدیم که هیچ چیزی
 را خبر نداریم بشیر کسیکه از شهر بخارا بقصد زیارت ما می آمد هنوز از شهر بیرون شده تمام
 احوال وی با سلام میشد باز به خاطر آوردیم که در اخبار آمده است که گفته اند من زار حیا دم
 یزد ششیا فکانا در میان اهل امد این حدیث را چنین من و او اند که کسیکه زیارت کنند
 زنده دلی را که بختاند از نسبت خود بروی گویند مرده را زیارت کرده است چگونه است
 که به زیارت ایشان آمدیم و حال آنکه از نسبت خود بهمانی چشاند در حال فرمودند که
 کسی که زیارت دوستان خدا تم بیاید ایشان بروی یک نوع چاشنی می چشانند که
 موافق حدیث شریفی افتد در کافیت که زائر آنرا داند بلکه در استن او بهتر که عجب راه
 نمی یابد ما و شمار ادریم البته از حال یک و غیر با خبر خواهم بود روزی بنماط آدم
 که حضرت و الا عادل به فقیر مام و عدو می گفتند که فردا آشنائی ما و شما ظاهر خواهد شد
 سلام نیست که لردا چه خواهد شد در حال بروی فقیر قسم کرده فرمودند که مخدوم ما به همت
 نیم آشنائیها امروز محض براسه فائده فردا است انشاء الله تعالی از فردا شما البته غافل
 نخواهیم بود در حال جمع دارید ایشان را عادت بود که در مجلس سخن بر جای می گفتند و یاد آن

حیران می شدند که این سخن مورد داشت چرا گفتند و لیکن اصل کار این بود که یکی از اهل مجلس
را خطر در دل می گذاشت ایشان ازان واقف نبودند و جواب او میدادند و می فهمید
و دیگران از جهت آنکه ازان واقف نبودند نمی فهمیدند و اکثر سخنان ایشان در مجلس
ازین قبیل بود روزی سر بر نه کرده در میان مجمع و حوض در سه میزکان بجانب ابراهام ابرق
وضو کردند و آب استعمال آن در حوض میر سخت و قبل ازان ایشان هرگز این عادت نداشتند
صوفی خواجہ صدیقی که یکی از خلفا حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان بود این کار را دید و با
با انکار ایشان دراز کرد و گفت ملا عامل خیلے دلیل می کند بایت که در خات طهارت
می کرد و فضلاء آب مستعمل را در حوض میر سخت فقیر می چید گفتیم و چون نزدیک ایشان شدم فرمود
که جامه خود را بپوشید که ملائی آن نماز شک و وضو گذارم بعد از فراغ نماز آهسته باین محفل گفتند که
حضرت خواجہ احوار قدس سرہ قطب ارشاد بوده اند و ہم قطب ابدال روزی ایشان السلام شد
که و با در سر قند خواهد آمد سبب این که آب مستعمل وضو را در حوض کمان که مردمان اکثر ازان
آب می برند بزرگوار که هر که ازان خورد و نکات یا به چنان کرده اند هر که ازان خورده است نکات
یافته است و الا فلا حضرت و الامای ما نیز قدس سرہ قطب ابدال بودند و از ایشان این نوع
کار بسیار به وقوع می آمد این کمینہم گدای و بگاہ آن سلطانان میباشد که بنابر مصلحت آب
مستعمل را در حوض ریختیم خالی از حکمتی نخواهد بود و ایشان صوفی خواجہ این را نمی دانند که مردمان
دویش علی اکثر درین زمان لافک و خوربین می باشند اگر از مخطای رفت معذور خواهند
داشت هر کسکه ایشان دعای طلبد بگفتند کہ اللہم اہل نابہد ایتہ القیاسات و غیر
و عامی کردند و ایشان اکثر اوقات در پس کوئی داشتند و بہ تربیت اہل سلوک کتر می کشیدند
و می فرمودند کہ قباب الملائی ما افتادہ است روزی می فرمودند کہ دوازده سال فقیر بر بار
فصیح بار حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان خدمت خالص کرده ام و چند سال خدمت
آتش خانہ بدست من بود کہ از نمک آن بخشیدہ ام و از خود می خورم و الحال ہم از خود بخورم

و از آنجا که فرم تمام احوال آن عالی مال را اگر بیان مسایم کتاب علاحدی باید کرد اینجا
 اسما جزو مختصا و مطلوب است و اصل ایشان از ولایت، خوقند است در بخارا از برای تحصیل
 علوم دینی آمد و که خدا شد و اندر الحال در بخارا فرزندان دارند و حضرت و اما ایاز علیہ الرحمہ برادر
 خود ایشان بودند که در بخارا نشو و نما یافته بودند و از یاران قدیم حضرت ایشان قدس سره
 بودند و سالها در کس در ستم حضرت خواجه محمد باقر قدس سره بودند و از حضرت امیر روحی (۱۰۸۰)
 برآمد چند مدت ایشان را رئیس بخارا گردانیده بودند و آنجناب در باب حق گوئی و دینداری
 و تقوی و رعایت حدود و امثال و ضرب المثل از بخارا بودند و باین فقیر در دو بار در
 محبت تمام و اما کلام داشتند و وفات حضرت و اما - عادل قدس سره در ماه اواخر جمادی
 الاول در سال هزار و دویست و شصت و هشت از هجرت بود در موسم جواد سال
 مرغ و قبر ایشان در بخارا در هلموئی قبر حضرت اخوند ملا قوی است علیهما الرحمہ و قبر
 ایشان را نیز زیارت می کنند و وفات حضرت و اما ایاز علیہ الرحمہ در ماه محرم در سال
 هزار و دویست و شصت از هجرت بود در سال گوشت حساب ترکان و قبر ایشان نیز در
 هلموئی قبر حضرت و اما قوی است علیهم الرحمہ و المرصیان بیت

مسافران اقلیم ملک لم یزلی	چو آمدند درین کهنه چار و دیوار سے
گذشتند متاع جهان و بگذشتند	تو نیز چون و گران گذری و بگذاری
براه فقر قدم نه کزین ره تار یک	امید هست که آب بقا به کف آری
مباش غریب یک لحظه ریشخند فلک	فراز شیب مزون تر بود ز همواری
ستاره را چه بود پیشه کسینه اندوزی	سپهر را چه بود شیوه مردم آزاری
بغیر دوست بهر نام دشمنان به زبان	به نیم قطره دوران بخور کس یاری
مذاق لذت از اوگان بر و شناس	ز بارست و دنان بجو سبک باری
بقا تهای خدای است و ملک ملک خدا	بجز رضا خدایت و نفع بمباری

خلیفہ لعل بیگ رحمۃ اللہ علیہ

وی نیز از اکابر خلفاء حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان بود و وی را آنجناب ولایت
 ماب خلیفہ حبیب خطاب داده بودند و وی حافظ کلام اللہ و عالم و متقی و صالح بود و سن و
 سمر و جهانگیر و کار کرده بود و سالها به خدمت حضرت ایشان بوده و ہم صحبت و صاحب
 ستر ایشان بود و ویرا از سر زندان خود مستقیم پیدا شدند و حرمت می کردند و آری
 بیچ خلیفہ نبود که از وی بالانشیند و بی رغبت وی سخنی کند وی از قصبہ درویش از ملک پنجاب
 است بوده و خلیفہ خیر محمد روحی که قبر وی در پشاور است و وفات وی بعد از سال ہزار
 و دویست و بیست و چهار از ہجرت است نیز از قصبہ درویش بوده و حضرت ایشان
 قدس سرہ خلیفہ بیور اہل آفر در سر قند خلیفہ کرده بودند و وی آنجا نشو و نما می فرامان
 یافتہ بود و یاران را تربیت می کرد و فقیر وی کر را دیدہ بودم و مرا دوست میداشت و فرزند
 خواندہ بود و وفات خلیفہ لعل بیگ روحی در سر قند در سال ہزار و دویست و ہجده و یا
 ہزده از ہجرت است و وفات فرزند وی ملا علی غلام قاند کہ بعد از پدر سالها شیخ بود و
 سال ہزار و دویست و پنچ از ہجرت بود و قبر وی در پہلوی قبر پدر است در سر قند کہ ہر
 راز یارت می کنند و من قبر خلیفہ جو را در سر قند زیارت کردہ ام در وضعی جای پر
 فیض است رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسئ

حضرت میان قاضی علی اللہ تعالیٰ

نام مبارک می شیخ محمد ادریس است بن حضرت قدرة العسا برین شاہ میان غلام حسین
 بن حضرت زبدۃ الاولیا حضرت شاہ غلام محمد بن قطب الاقطاب حضرت شاہ غلام مصطفی
 ابن حضرت شیخ محمد اسماعیل بن قیوم زان حضرت صہبۃ اللہ بن حضرت عروۃ اللہ خواجہ محمد

بنام ربانی مجدد الف ثانی ولی قدس اللہ تعالیٰ سرور جم آئینہ مجتہب مرید حضرت ایشان
 شہدہ بودند و از آنجناب کمالت بی نهایت حاصل کرده آنجناب ستنے الالقاب عالم و فضل
 و پارسا و متقی و مہر و صالح و کامل و مکمل میباشند و کے را در بزرگی و بزرگ زادگی و ایشان
 سخن نیست و در شہادت تمام دارند و در باب سخاوت و کرامت و محبت و انصاف و وفا
 و مروت و شجاعت و حسم و وقار و مجاہدہ فکلیں و غیر ذلک بنظیر اند کو یاد و جو در شریف ایشان
 خاتم الاولاد حضرت مجدد الف ثانی است قدس سرہ حضرت حق سبحانہ و تم آن ذات
 شریف را بآن شرافت و سلامت و سیادت و دین و ریانت کہ با استقامت و بنیانت
 و کف عافیت دارند تا ابد برین دولت سرمد سلامت دارا و رب العباد و بیت

یار بپناه اہل جہانشش تو کردہ اندر پناہ خویش بدار این پناہ را
 ای باد صہا سلام ما مستماکان باید کہ رسانی بر در سکانش

حضرت میان احمد معصوم قدس سرہ

بن حضرت میان عزیز القدر بن حضرت میان محمد عیسیٰ بن حضرت شیخ سیف الدین بن
 حضرت عروۃ الوثقیہ شیخ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ
 ارواحہم خدمت میان احمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضرت ایشان علیہ الرحمۃ و انوار
 بودند و چند مدت آنجناب را حضرت ایشان بہ ولایت آقچہ بلخ خلیفہ کرده بودند و ایشان
 و اما حضرت ایشان قدس سرہ بودند و خواہر بیٹی حضرت شہاد میان فضل قادر و مدظلہ
 العالی ایشان و اوہ بودند و آن صالحہ محترکہ از جمیع اولاد حضرت ایشان و رسالہ کلان
 اند و الحال در پشاور و قیہ حیوۃ میباشند و از ان بغضیہ دو پسر و یک دختر الحال و حق
 اند نام پسر کلان ایشان حضرت میان کسب احمد است کہ حضرت ایشان آنجناب ریز
 خلیفہ کردہ اند و پسر خورس ایشان حضرت میان فضل عزیز نام دارند کہ ایشان حافظ کلام

ایشان تاجی مسنونہ
 مائتہ اندیشاں غلام حسین
 دیبایں غلام احمد دیبایں
 قدس سرہ

دوست طالب علم و دیندار و صالح و متقی باشند و فرزند دیگری دارند که ازین دو برادر
در سال کتان تراند و مادر ایشان دیگر است نام ایشان میان عبدالعزیز است که الحال
در قید حیات باشد و وفات حضرت میان احمد معصوم علیه الرحمة در ماه ذی القعدة و در سال
هزار و دویصد و پانزده از هجرت بوده است و شصت و سه سال عمر داشته اند و قبر
ایشان در ولایت پشاور است بمیت

آنکه از خاک پاک بیرون شد باز در خاک پاک منزل کرد
رحمت الله علیه و برکاته

حضرت میان وجیه احمد نور الدین عالی مرقدہ الامجد

بن حضرت شیخ میان غلام احمد بن حضرت شیخ میان محمد بن شمس الدین بن حضرت شیخ فقیر
بن حضرت شیخ محمد یحیی بن حضرت محمد و الف ثانی قدس الله تعالی اسرارهم خدمت
میان وجیه احمد نیز مرید و خلیفه حضرت ایشان بودند و فقیر ایشان را دیده بودم و مرا
فرزند خوانده بودند بسیار بزرگ و متبرک بودند و ذرا استقامت شریعت و طریقت لائل
بودند و حقائق و معارف بسی از ایشان ظہور میکرد خدمت حاجی الحرمین الشریفین میان
وزیر احمد سلمه الله تعالی الدارین که دلدار شد ایشان اندک الحال در قید حیات باشند
و عالم و متقی و شاعر بالادست اند و دیوان غزل نیز دارند که تخلص ایشان وزیر است
وفات حضرت میان وجیه احمد در پشاور در شب هشتم ماه شعبان در سال هزار و دویصد
و بیست و یک از هجرت بوده است بمیت

در سال فوت او بیستم من از عقل خرد گفتا بمن با خواب راحت
با خواب راحت تلمیذ فوٹ ایشان است و مرقد مبارک ایشان در پشاور است و در
مقبره والده حضرت ایشان رحمة الله و برکاته

حضرت میان حامد رسا علیه الرحمة والشفقة

بن صحت میان علام ابراهیم بن حضرت محمد حق رسا بن حضرت خواجہ محمد ہارسا بن حضرت سراج
الشریفة عبید اللہ بن حضرت عروۃ المولفۃ خواجہ محمد مصوم علیہ الرحمة نیز مرید و خلیفہ حضرت
ایشان علیہ الرحمة والرضوان بودند و سپہ سالار آستانہ ولایت آب بودند حضرت ایشان
سردی صادق القول و سادہ لوح و راست اعتقاد و کثیر الطاعات و العبادات بودند
و عم ایشان میان علام قاسم نام داشتہ اند کہ از والد ماجد ایشان و رسال خورد بودند
یک پسر از ایشان ماندہ بود کہ میان صریق احمد نام داشتہ و میرا حضرت ایشان قدس سرہ
و اما کردہ بودند و عمر دی کوتاہ بود و از ایشان الحال پسرے ماندہ و یک دختر از ایشان
ماندہ است کہ الحال در عقد میان ولی است سلمہ اللہ تعالی و ابقاء خدمت میان حامد رسا
نور اللہ مرقد و صحبت بعضی عزیزان زمان خود را نیز صیافتہ و حضرت خواجہ میر در اقدس سرہ
کہ صاحب کتاب مستطاب است و چندین تصانیف نیز دارد و عالمے برکت از آستانہ قبلہ
اہل سادت گرفتہ این مقرر ایشان فرزند خود خواندہ بودند و اجازت تعلیم طریقہ عالیہ
نقشبندیہ و قادریہ و شہتیبیہ نیز داده بودند و عالمے خیر در خاندانی کردہ اسید دارم کہ
آن دعوات ایشان بہ روز قیامت باذن حضرت مالک یرم الدین جل جلالہ من مخلص بہ کار
نفع کند و کارگر افتد از قلعے و تقہ کس ولی الاجاہۃ و فوات حضرت میان حامد رسا قدس
سرہ بعد از سہ ہزار و دو صد و بیست و چہار نہ ہجرت بودہ است و قبر ایشان در بلبرہ پشاور
است اندرون مقبرہ صاحب حضرت میان سراج الاسلام رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہ

حضرت میان نور مہدی قدس سرہ

نیز مرید و خلیفہ حضرت ایشان علیہ الرحمة والرضوان بودند و خواہر زادہ آستانہ ولایت

سحاب بن حضرت نور مہدی
این حضرت نور مہدی بن نور مہدی
عروۃ المولفۃ بن حضرت
عروۃ المولفۃ بن نور مہدی
سرہ

آب اند خدمت ایشان عالم و دانا و نچتہ کار کرد و وراہ دیدہ بودند اکثر اوقات در صحبت
خاص حضرت ایشان و مجلس شریف آن عالیشان حاضر می شد و روز ہر گونہ نقل و
حکایات خصوصاً از بزرگان ماضی می کردند و آنجناب سخنان ایشان را بخدمت تمام
استماع می نمودند خدمت ایشان در طاعت و عبادت و استقامت شروع شریف و بزرگ
طریقیت ہلوان بودند و بزرگ بزرگ زاوہ بودند و در خوبی و مرغوبی درجات رفیع و
سکات منبع داشتند ایشان نیز این محقر را فرزند خواندہ بودند و بہ طریقہ نقشبندیہ قادریہ
و شتیہ مجاز و مخلص کرد و حضرت میان فضل محمد سلمہ المدنی از سائر فرزندان ایشان
در خوبی ممتازند و فرزند و گچہ ایشان میان نیاز مجتہد نام داشتند کہ حضرت ایشان تکرار
سرو ایشان را دانا و کرد و بودند و ایشان را در بخارا وفات کردند و وفات حضرت
میان نور مہدی علیہ الرحمۃ در پشاور بعد از سنہ ہزار و دویست و بیست و چہار است
از ہجرت وی مرقد ایشان نیز در پشاور است افندون مقبرہ والدہ حضرت ایشان
علیہ الرحمۃ و لعنف ان من الکاک النہان

حضرت میان احمد بخش سلمہ المدنی و البتہ

بن حضرت میان عبدالقدوس بن حضرت میان عبدالقادر بن حضرت قبلہ عالم میان محمد
زیر بن حضرت شیخ محمد ابوالعلا بن حضرت خواجہ نقشبند الملقب بہ قبة السہ بن قوالم
حضرت شیخ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی قدس السلام ارواہم خلیفہ و مرید
حضرت ایشان میان احمد بخش سلمہ المدنی مروی است جہان کرم و کریم جہان کے
از والد شریف خود و از جناب حضرت ایشان قدس ترہمایر شخصیت یافته کہ خواہر زاوہ
آنجناب اندا حال مسن شدہ اند و ایشان در سال ہزار و دویست و نہ از ہجرت اند
ولایت خود بہ زیارت روضہ منورہ حضرت شاہ ولایت امیر المومنین علی کرم السلام وجہ

حسین بن محمد بن مجاز
کریم بن ابی القاسم بن محمد بن
بوزن بن ابی القاسم بن محمد بن
حضرت ایشان بودند
عالم عالم بن محمد بن
در سنہ جوانی در کابل وفات
افتد و مرقد ایشان

الحکیم در بلخ آمد و بودند فقیرانش از زیارت کرم و به فقیران هر باب مهربانها و در عالم
و غیر کو وندایشان میفرمودند که در میان خلفای جد بزرگوار ما حضرت قبله عالم قدس
سره هیچ کس از خواجہ محمد نام علیہ الرحمۃ بزرگتر نبود و ایشان صاحب سرحد شریف
ما بودند و بعد از آن خدمت میان محمد آفاق سلمہ الدتہ من از میان محمد آفاق سلمہ
تم و البقاء نیز مجاز و رخص شدہ ام در طریقہ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و غیر ما رحمۃ اللہ
تم علی اربابہا و برکاتہ

حضرت میان رضاء اللہ نور اللہ مرقدہ

بن حضرت شیخ میان غلام احمد بن حضرت شیخ میان محمد روشن ضمیر ابن شیخ فیض اللہ
ابن شاہ محمد یحیی بن امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرار ہم نیز مرید و خلیفہ حضرت
ایشان علیہ الرحمۃ و الرضوان بودند و برابر حضرت میان وجہ احمد علیہ الرحمۃ بودند
آسجناب زاهد و عابد و متواضع و سلیم بودند و در سلوک سنجہ و کار کرده و حضرت ایشان
قدس سرہ را آسجناب را در اواخر کار بولایت آقچہ بلخ خلیفہ کردہ بودند و آسجناب بہ فقیر
سبب مہربان بودند و فرزند خواندہ بودند و کر و رحیمی این محقر آمدہ بودند و وفات ایشان
در ولایت آقچہ و ریاض دہم ماہ جمادی الثانی در سال ہزار و صد و مہبت از ہجرت
بود و قبر ایشان در آقچہ در پہلوی قبر مبارک حضرت خواجہ کفش گران است علی الرحمۃ
ہزار و تیرک بہ خدمت حاجی میان وزیر احمد سلمہ الدتہ و البقاء کہ ہزار و زائدہ ایشان اند
محمد رضاء اللہ ولی بود و کار شیخ یافتہ اند و وفات ایشان رحمۃ اللہ علیہ حتمہ و اسماہ و از ایشان
میان فرخ شاہ نام پسر باوکاری ماند و بود کہ بسیار قابل و دانا و جوان صالح و طالب علم
و وفات وی در سال ہزار و صد و مہبت و شش از ہجرت در پشاور بود و قبر وی در نجار
رحمۃ اللہ تعالی علیہ

خلیفہ مرزا سلیم نور الدین مرقدہ

نیز مرید و خلیفہ حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان بود و از یاران کهنه و قدیمی و سچتہ و کار
کرده و قدر شناس و ناموس سن بود و حضرت ایشان قدس سرہ دمی را نیز خلیفہ جیو
خطاب داده بودند و دمی از اہل بخارا بود و در زہد و پارسائی و قناعت و دیانت و
خلوص عقیدت و صدق نیت بنیطیر بود و سال ہا مثل ہوریا بدگاد عالم پناہ حضرت
ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان افتادہ بود و کلہم باسط قدم اعیہ بالوصید
شرح حال خیر مال او معنی فنا و دمی صادق بود و سر بقا و دمی مطابق دمی آیتی
بود از آیات ربانی و علامتی از علامات غنیات صمدانی بالجلہ کمالات محبتہ بود و علامت
منظمہ این کتبہ را دمی فرزند خود خواندہ بود و داسر خود را پنهان نمیداد تمام بیان احوال و اظہار
ہمیشہ علی خیر و حق این شتر شہار بدکار میکرد و دست رحمت بر سر حق و اہل طالت می مالید امیدواری از غنیات
حضرت ہماری است عز اسسمہ کہ فرامی یوم الحشر نفع آنرا بمن ظاہر کند و مرا اما امید از زہرہ
در و ایشان صاحب حسنی نگردانند و فانت دمی در سال ہزار و دو صد و سی و سہ از ہجرت
در بخارا بود و قبر دمی در آنجا است رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ عبد الرحیم خوقندی علیہ الرحمۃ

دمی نیز از اجلہ خلفاء حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان بود و آنحضرت قدس سرہ دیا
از سایر خلفا متمایز گردانیدہ بودند و سطر کل و جان عالم و روح قدس خطاب داده بودند
و دمی دو دختر خود را بہ دو سپہر حضرت ایشان قدس سرہ کہ یکے حضرت میان بزرگ سلمہ
و البقاہ اند و دیگرے حضرت میان فصل کریم علیہ الرحمۃ بودند ہر زنی دادہ بود و حضرت
ایشان قدس سرہ بدست مبارک خود بوسے مکتوبے نوشتہ بودند کہ امی فرزند زیادہ از

اخلاص شده چه باشد که دو پسر فقیر را دانا کرده این دوی عالم و فاضل و مستحق و صالح
و متشرع و صاحب کرامات و آیات بود و وجود شریف او بسی منتظم و در هر روز یازده
هزار قطره ازاله بود و وفات وی در سال هزار و دویست و سی و دو از هجرت بود
ایشان که حضرت ایشان قدس سره از عالم رفتند و قبر وی در ولایت مرغینان است
از ائمه اهل حق است گویند که وی مستجاب الدعوه بود چون شنید که حضرت ایشان
قدس سره از عالم فانی به ملک جاودانی شتافتند در حال ساجات کرد و گفت خلفه
الکون ز منگی مرا مینماید که روح من از بدن رفت و در حال عاهی او قبول شده نزدیک
وفات کرده است رحمه الله علیه و برکاته

صوفی خواجسته لقی بر داله مصحح

وی نیز از خلفای ارباب قدیمی حضرت ایشان قدس سره بود و کتب و ابیات و مراسلات آئین را
به نوشت و کتابت شجره اسماء شایخ کرام علیم السلام نیز بوی تفویض داشت و ائمه
بر درگاه عالم پیام حضرت ایشان قدس سره در بخارا افتاده بود و از لنگه ایشان طعام
می خورد و سن وی قریب به صد سالگی رسیده بود و وفات وی در ماه محرم در سال هزار
و دویست و سی و دو از هجرت بود و قبر وی در بخارا است رحمه الله علیه

داملا نفس بخاری علیه الرحمة

یکی اندر بزرگان و خلفاء حضرت ایشان قدس سره بوده و عالم عامل و فاضل کامل و مستحق و پارسا بود
شده از احوال وی بالا گذار شده است و وفات وی در اوایل ماه جمادی الثانی در سال هزار
و دویست و سی و یک از هجرت در بخارا بود و قبر وی آنجا است رحمه الله علیه و برکاته

خلیفہ فاضل بیگ نور الدین مرقده

وی نیز از مریدان و خلفا حضرت ایشان قدس سرہ بود وی در اول حال سپاگری
 کرده است و در آخر کار توفیق رفیق حاصل کرده ہمراہ او گذارشته با ایشان خلیفہ صدیق
 رحمۃ اللہ کہ از کبار خلفاء حضرت سید دوسی خان خواجہ وہ پیری قدس سرہ بوده است
 مرید شدہ و از ایشان نصرت یافتہ بالآخر باذن حضرت اخوند ملا قوزی علیہ الرحمۃ مرید
 حضرت ایشان شدہ کی از خلفائے نامدار ایشان گردید و حضرات عالی درجات وی را
 دوست میداشتند و حضرت امیر المومنین میر حمید سلطان غازی مدظلہ العالی نسبت
 بوی محبت و عقیدہ تمام داشتند و در او افکار ماسہ بہر از وی زائل شدہ بود گویند
 کہ وی مستجاب الدعوت بود بنا بر مصلحتی از خدا تعالی در خواست نمود کہ از وی فور بہر
 زائل گردد و روزی این محقر در صحبت ایشان حاضر بودہ و حکایات و التفات البغیر
 می کردند کہ ناگاہ در مراقبہ فرو رفتند و بعد از مدتی بہر بالا کردہ این فقیر را دوست دار
 کردہ و سرور وی مرا مساس کردہ این بیت خواندند بیت

ہمچو نابینا بہر سوی دست با تو در زیر گلیم است ہرچہ هست
 این فقیر را فرزند خواندہ بودند و پیوستہ دعای خیر می کردند و بشارت و تسلی می
 بے غایات می دادند بیت

لطفش بمن کمیت بی غایت بود شاید کہ در آن روز جزا کار آید
 وفات ایشان در بخارا بعد از کسب ہزار و دو صد و بیست و سہ از ہجرت است و قبر
 ایشان نیز در آن بلدہ مبارک است رحمۃ اللہ و برکاتہ

علامہ محمد صالح عطار سلمہ اللہ تعالیٰ

دی نیز از مریدان و خلفاء حضرت ایشان است قدس سره و آآن در قید حیوتمی باشد
و باسم و سکه صالح است و بی در صرافان بخارا و کان عطاری داشت و هرگاه که این
محقق در صرافان و اعلت شد نسبت دی بے اختیار این محقق را فروی گرفت و در علم قدرت
بسی ماهر است و در سلوک سخته و کار کرد دی در اول مرید و خلیفه خلیفه قیوم بود که و
از خلفاء حضرت سید موسی خان عوаж ده بیدی است قدس سره و بعد از وفات و
حضرت ایشان قدس سره مرید شد و آنجناب بوی رحمت و التفات بسیار میکردند
و در یاد و طریق نقش بندیه مجاز و مرخص کرده بودند و ایشان عطا الله عوаж مرحومی بن عباد الله
خواج بن نعمت الله عوаж بن رحمت الله عوаж یعنی الحی علیهم الرحمة مرید و خلیفه ملا محمد صالح
بودند شنود و معیشد که الحال ملا محمد صالح بعلت فالج متهماست که گرفتار ندسه

خوابم بشداز دیده ازین فکر جگر مسوز

گافوشش که شد منزل و آسایش خوابت

اصح الله تعالی احواله فی الدارین آمین رب العالمین

انخوند ملا نیاز محمد مفتی بخاری علیہ الرحمة

دی نیز از مریدان و خلفاء حضرت ایشان علیہ الرحمة والرحمنان بود و از منصب فنان نرلی
بید فافره بخارا است بسیار مریدی متقی و متورع و زاهد و پارسا و متما من بود و از علمای
دیندار و از فضلای نام دار بود و مریدی را تصنیفات کثیره است از آن جمله دو بزرگ کتاب
در علم دین تصنیف کرده است شل کتاب عجائب المهمات و حسنات این العبادات و در
النزول در علم لغت و سیرة الاقنیاء و علم صوفیه و غیر نادیه از مشرب و در سان خباب بده
الطیلة و الملا یاز و عمدة البحار و الملا یسی علیہ الرحمة بوده است و در هر فن از علوم دریا و آواج
بود و وفات دی بعد از سن هزار و دویست و سی از هجرت است و قبر وی در قصبه فنان نرلی

بخارا است رحمت اللہ علیہ و برکاتہ

خلیفہ عبد الرحیم فضلی پشاور می سلمہ اللہ والبقا

الملقب بہ حافظ جیو صاحب بن ملا خان محمد پشاور می مرحومی وی نیز از مریدان ^{مقبول} و
حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان است و حضرت ایشان قدس سرہ در مکتوب
خود ویرا فرزند می می نوشتند و وی استاذ حضرت میان شاہ غلام قادر سلمہ اللہ قدس سرہ
است وی عالم و فاضل و فقیہ و محدث و مفسر است و در علم عربی بسیار با قوت است
و در زہد و تقوی و استقامت بنیطیر رسائل کثیرہ دارد و در ہر فن چیزی گفته و اکثر
اوقات بہ زہد و انقطاع و وحدت و عزلت و سکوت عمر بسر میبرد حضرت ایشان
قدس سرہ در سال ہزار و دویست و بیست و دو از ہجرت ویرا در ولایت اچین بلخ خلیفہ
کرده بودند و وی ہر روز سال است کہ آنجا خلیفہ است و یاران را کہ تعلیم شراعی و احکام
و طہارت و سلوک می نماید و از آشنایان فقیر است و چند مرتبہ در ولایت مزار فیض
آمار و منزل این فقیر آمدہ است سلمہ اللہ تعالی و البقاہ

صاحب در شاخہ حضرت
جیو صاحب پشاور خلیفہ
نمودہ

واللہ مرزا گل خلمی نور اللہ مرقدہ

نیز از مریدان مقبول و خلفائے حضرت ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان بودند و حضرت
ایشان قدس سرہ آنجناب را مہر کل صفات خطاب دادہ بودند مولانا و علم و
فضل و کمال و حال و قال تو منیق و استقامت و کرامت و فراست و جہاد و روت
و سخاوت گوی از میدان اقران بودہ بودند و ایشان را تصنیفات بہترہ است و
دیوان غزل نیز دارند و تخلص خود را طیب ہمارہ بودند و سخن را شوریدہ و بلند می گفتند

بیت

کانال تلگرام کتاب عرفانی